دنیا کی تواریخ اور علوم و فنون کا سلسلہ

اسلام کی تاریخ اور اسکے علوم و فنون کس درجہ پر ہین

دفتر عالم مین کوئی تاریخ ایسی نہین کہ جو اور ملکون کی تاریخ سے تعلق نہ رکھتی ہو۔ اصطلاح مین ملکتون کے حالات اور ممکن الثبوت واقعات کو تاریخ کہتے ہین۔ بعض امورات ہین کہ حقیقت مین درست اور مسلم ہین مگر انکا ثبوت نہین ہوسکتا انہین تاریخ سے کچھ علاقہ نہین۔

مالک یورپ
عرب
رومیہ کبریٰ
یونان
مصر
فارس
ہند

اگرچہ چین اور جاپان نے ممالک دنیا سے الگ رہنا چاہا مگر وہ بھی بچ نہ سکے اور آخر کو تاریخ عالم مین شامل ہونا پڑا۔ یہ بھی واضح ہو کہ کسی مملکت کی تاریخ عالم مین شامل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ وہ واقعات اور معاملات کے سبب اور ملکون کے زنجیرہ مین آجائے۔ جبتک کہ ایک ملک ان معاملات سے الگ ہے تب تک تاریخ کے سلسلہ مین نہین مثلاً امریکا اسی زمین پر تھا مگر جبتک اسکا حال کسیکو معلوم نہ تھا تو اسکو تاریخ سے بھی شمول نہین تھا جب ۱۴۹۲ء مین سیاح بحری کولمبس نے اسے دیکھا اور اسکا ذکر تاریخ مین آیا تب وہ بھی گویا معاملات ممالک کے زنجیرہ مین آگیا (شجرۂ تفریع العلوم ملاحظہ ہو)
عرب کا ملک بھی جب سے الگ تھا۔ اسلام نے اور ملکون سے تعلق پیدا کیا۔ اور ہند علوم و فنون کے اعتبار سے بھی [illegible] قدیم ہے لیکن چونکہ لوگ یہان کے سب سے الگ تہا اسلئے یہ بھی تواریخ عالم کے زنجیرہ مین [illegible] علوم و فنون مین تقدم اسکا ایک حیثیت سے ہے [illegible] علوم و فنون دنیا کی عہد قدیم [illegible]
[illegible] فارس مین ظہور کیا اور [illegible] مصر [illegible] ہند اور فارس
[illegible] یونان کا علم و ہنر رومیہ کبریٰ مین گیا۔ رومیہ سے [illegible] یونان [illegible]
[illegible] یونان [illegible] علوم [illegible]

اسلام کی تاریخ ایک دو یا تین ملکون کی پابند نہین بلکہ برعکس اسکے گویا تمام
تواریخ عالم مین اسکا اثر دوڑا ہوا ہے اگر بلا واسطہ نہین تو کسی واسطہ ہی سے ہے
اسیواسطے اگر کوئی اسلام کی تاریخ کا جاننا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ تاریخ عالم
کو دیکھے -

سرچشمہ اسلام اور اسکا صدر مقام بلکہ دل و جان جو کچھ کہو عرب کا ملک تھا
اسلئے پہلے دو چار کلمے اس قوم کے باب مین لکھے جاتے ہین - یہ ملک کئی ہزار برس سے
موجود ہے مگر اہل عرب کسی فرمانروا کے قلم بندوبست کے نیچے نہین آئے خود چڑھکر
گئے تو فتحیاب ہوئے اور شکست کھائی تو وطن کو پھر آئے بلکہ ۱۹ سو برس پہلے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس ملک نے بابل اور مصر کو بادشاہ دیئے - مگر اس ملک پر
فراعنہ مصر اور شاہان شام کی سعی بیجا حصل گئی - کیخسرو ایرانی اور
اسکندر یونانی سے بچ رہا روم کی سلطنت تمام دنیا پر چھا گئی یہ
اس سے بھی آزاد رہا - چھوٹے چھوٹے غیر مشہور ہمت والے تھے آپس مین
کشمکش مین رہتے تھے اور قبیلے بنے ہوئے تھے محمد مصطفےٰ صلعم
نے سب کو مذہب کی بندش یعنی اسلام سے اکٹھا کیا اور یہ
چھوٹی چھوٹی جماعتین ایک جمعیت اعظم ہو گئی - جب ہی سے
اسکی تاریخ کی اصل قائم ہوتی ہے - انہون نے اپنی حکومت کو بلا واسطہ
یا بالواسطہ سواحل گنگ سے جو ہند مین ہے دریائے ٹیگس تک
اندلس مین پہنچا دیا - بعد اسکے عرب نے فقط تلوار
ہی کے ساتھ ملک فتح نہین کیا بلکہ قلم کا زور بھی دکھایا یورپ تو یونانی و لاطینی

علوم کو بالکل بھول چکا تھا روم و یونان اگرچہ بت پرست تھے

روم کا نام آجکل مختلف تحریروں میں آتا ہے اور لوگوں کو اسکے نام سے اشتباہ پڑتا ہے - واضح ہو کہ اصلی روم ممالک
اطالیہ میں ہے ٧٥٣ برس پہلے حضرت عیسیٰ ؑ سے آباد ہوا جن ملکوں میں لاطینی زبان بولی جاتی
تھی یہ ان سبکا دار السلطنت تھا - پہلے سلطنت جمہوری تھی کئی سو برس کے بعد بادشاہ وہاں کے قیصر کہلانے
لگے اور لوگ وہاں کے اسوقت بت پرست تھے - انکی سلطنت نے اسقدر قوت اور شوکت پائی تھی کہ
جو ملک اسوقت معلوم تھے انکے اعتبار سے گویا تمام ممالک روے زمین کو اسنے زیر قلم کیا تھا - قانون وہاں
کے آجتک شائستہ سلطنتوں کے دستور العمل ہیں - اسکی زبان یعنی لاطینی بھی یونانی کیطرح مخزن علوم
اور ایک جزو شائستگی کی تحصیل کا ہے ٣٣٠ سنہ ؑ میں اسکے اضلاع مشرقی میں تھریس یونان کا ایک
شہر تھا قسطنطین بادشاہ روم نے اسے بڑھا کر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام پر قسطنطنیہ رکھا اور پھر
بادشاہ کی توجہ سے یہ بھی روم مشہور ہوگیا - اسی کو فارسی کتابوں میں استنبول بھی لکھتے ہیں - یہاں کے
لوگ بھی مشرک تھے مگر قسطنطین نے عیسوی کیا - الپ ارسلان سلجوقی نے ١٠٧١ سنہ ؑ میں اسپر فوج کشی کی
تو ایشیا مائنر اکو چک ایشیا میں رہکر اسنے روم جدید یعنی قسطنطنیہ کے مشرق میں اپنی حکومت قائم کی
اور رفتہ رفتہ ١٤٥٣ سنہ ؑ میں دولت عثمانیہ کے خاندان سے محمد خان ثانی نے اسے اپنی فتوحات میں
داخل کیا - چنانچہ اب وہ سارا ملک مع شام اور مصر وغیرہ کے دولت عثمانیہ کے قبضہ میں ہے - استنبول -
اسلام بول ہوگیا (یعنی گروہ اسلام) وہی اب دار الخلافہ مشہور ہے - اور بادشاہ خلیفۃ الروم کہلاتا ہے
پس اس زمانہ میں دو روم ہوگئے ہیں - ایک تو وہی قدیمی روم ہے کہ اب ملک اطالیہ (اٹلی) کا دار الملک ہے
اب بھی وہانکی بادشاہت عیسوی ہے اور لوگ وہانکے حضرت عیسیٰ ؑ اور بزرگان عیسوی کی تصویروں کی تعظیم کو عبادت
سمجھتے ہیں پوپ یعنی مرشد دین بھی موجود ہے - اگلے زمانہ میں تو خاص و عام میں یہی دنیاوی حاکم ملت عیسوی کا پوپ
ہی سمجھا جاتا تھا اور جس بادشاہ کو چاہتا تھا جس ملک پر بھیجدیتا تھا کہ وہ اسے تسخیر کرلیتا تھا اب وہ زور انکا
نہیں رہا فقط فرانس پرتگال اندلوس اور اٹلی وغیرہ ایک بزرگ اور پیر مذہب سمجھا جاتا ہے - اس روم کو
رومیۃ الکبریٰ یا مغربی روم کہتے ہیں کیونکہ مغرب میں واقع ہے اور دوسرا روم قسطنطنیہ ہے کہ اسلامبول اسکا
دار الخلافہ ہے اور اسکو روم مشرقی بھی کہتے ہیں کیونکہ قدیمی مشرق میں واقع ہے

مگر شایستگی عالم کی بنیاد وہی تھی - تب عرب نے کیا کیا کہ انہون نے اسپر
پھر نظر ڈالی کیونکہ جن لوگون سے لڑائی نہین ہوئی اونسے وہ بالکل بے تعصب تھے
اور اسکے علم و ادب کو اچھی طرح دیکھا - یورپ تاریکی ظلمت مین پڑا ہوا تھا
کیونکہ اسوقت اسکو مذہبی باتون مین تعصب بہت تھا

یہ بات بھی جتانے کے قابل ہے کہ تاریخ کا زمانہ تین طبقون مین منقسم ہے
اور ہر طبقہ کئی کئی سو برس کا ہے

(۱) عہد قدیم یعنی وہ زمانہ کہ ابتدا سے لیکر حضرت عیسیٰ تک ختم ہوتا ہے
اس زمانہ مین اول بابل کی بڑی سلطنت رہی بعد اسکے مصر پھر فارس پھر
یونان پھر رومیۃ الکبریٰ

(۲) عہد وسطیٰ کہ حضرت عیسیٰ سے لیکر ۱۵۰۰ء تک جاری رہا جسے انگریزی
مورخ عہد ظلمت کہتے ہین - اول روم کی سلطنت برباد ہونیکو تھی جو عیسوی
مذہب کی نشو و نما سے شروع ہوئی - مذہب نے عیاشی اخلاق اور حکومت کی
سختی کی تو اصلاح کی مگر سلطنت کو کب سنبھال سکتا تھا آخر چار سو برس کے
عرصہ مین روم کی وہی مثل ہوگئی کہ جب عقل انسان کو خراب کرتی ہے اور
انحطاط ترقی کی تہ ی زوال ہے - روم تو برباد ہوگیا مگر چند وحشی قومین
پہاڑون سے اتر آئین اور تمام سلطنتونکو خاک مین ملا دیا - وہ سو برس
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سیسر۔ یونان۔ روم کے کمالات اور قوانین کی جگہ اُنکے چال چلن قانون
ہوگئے تھے۔ بلکہ خود مذہب بھی انہیں کے سایہ میں دب گیا اور تاریکی کا اطلاق
تحقیقی ہو گیا چھہ سو برس کے بعد اِس عالمگیر اندھیر میں الفرڈ شاہ انگلینڈ
اور شارلیمین شہنشاہ فرانس نے چراغ جلانا چاہا مگر جو کچھہ ہوا وہ ایسا تھا
گویا کچھہ نہ تھا کیونکہ ساتھہ ہی اِسکے یورپ اور عرب میں جہاد شروع
ہو گیا اسوقت روم میں اور اوسکے ہمسایہ عرب اور کچھہ افریقہ کے حصہ میں اوجا
تھا اور عباسیت کے اوج اقبال کا زمانہ تھا یہہ بھی ظاہر ہے کہ اِس صحرا میں شائستگی
فقط کچھہ صاحب کے بندوبست قایم ہوئی۔ جہاد کی آندہی بھی عرصہ دراز
تک باقی رہی قسطنطنیہ جو سلطنت روم کا ایک ویرانہ باقی تھا اِس آندہی
وہاں ہوا اور عرب سے کچھہ کچھہ سرمایہ علوم و فنون کا اُڑ آیا اور ۱۲۰۰ سنہ سے اوجا
شروع ہوا چھاپا تک کہ سنہ ۱۴۵۲ع میں علوم و فنون کا نقارہ یعنی چھاپہ نکل آیا
دس) یہہ بلفعل ۱۵۰۰ع سے شروع ہوکر آجتک ترقی کرتا چلا آتا ہے مگر دنیا کی فتح
و توانائی اور علم کی نورافشانی ممالک یورپ اور امریکا کے عیسوی قوم
کی بدولت ہی۔ سبب اسکا یہہ ہے کہ وہاں مذہب کو مداخلت نہیں جب
کوئی شخص ایک نئی بات نکالتا ہے یا کچھہ ترمیم پیش کرتا ہے تو اوس سے
یہہ کوئی نہیں پوچھتا کہ تیرا مذہب کیا ہے۔ ہاں یہہ سوال تو ضرور ہوتا
کہ اِس ایجاد یا اصلاح میں کچھہ فایدہ بھی ہے؟ اگر فایدہ ہوتا ہی تو یورپ
اور امریکا کے لوگ اکثر اختیار کرلیتے ہیں
اب ہم پوچھتے ہیں کہ نعمتہا سے دنیا اہل اسلام نے کیا کیا کچھہ پایا۔

اسلام سے دنیا کو کیا ہاتھہ آیا؟ ظاہر ہے کہ یونانی اور لاطینی یعنی رومی زبان کی تصنیفات اہل عرب کے فلسفہ اور ریاضی اور علم ہیئت وغیرہ کا ذخیرہ یہ ہوئیں علم طب کا سرمایہ بہم پہونچانے کے لیئے علاوہ یونانی تحقیقات کی بیاد و نخہ بستر سے بستر لگا کر سوئے - اور معالجات اور ادویہ کی تحقیقات ہیں وقت کے بموجب عمدہ کتابیں تصنیف کیں دوسری نظر سے دیکھو تو عرب اپنا خزانہ بھی رکھتا تھا - اول ادب اور رسشت اور تہذیب بدوی صحرا نشینوں کے اطوار و اخلاق کی اصلاح کی اسکے علاوہ سفر کر کے جغرافیہ کی ایجادات - تاریخ حیوانات - تحقیق نباتات کی علوم کا نمونہ دنیا کو دکھایا - علم کیمیا اور ریاضی اور ہیئت میں مہارت کے ساتھہ قوت ایجاد دکھائی - ہر چند اوس وقت کی بعض تحقیقاتوں میں اون غلطیاں نکلتی ہیں لیکن ہمارے آجکل تعلیم کا نتیجہ تو وہی ہے - عالیشان مسجد و اور رفاہ عام کی عمارتوں سے فن عمارت کے نئے نئے ڈہنگ سا بنا کر نقشے کہینچے چنانچہ بیت المقدس - قرطبہ - نیروان - دمشق بغداد میں اوس عہد کی عمارتیں شاہد حال ہیں - کئی کاموں میں اونہوں نے خصوصاً بڑی بڑی کارگذاریاں کیں چنانچہ پہلے یہہ بات اونہوں نے کہی کہ علم کی ایک نہ مانو جب تک کہ تجربہ کا گواہ ساتھہ ہو" حکما اور اہل تصنیف کی سوانح عمری ہیں کتابیں بترتیب حروف تہجی تصنیف کیں انسائیکلوپیڈیا یعنی قاموس العلوم و الفنون لکھی (اس قسم کی کتابوں میں تمام علوم و فنون کے مطالب اور تحقیقات کے خلاصے بترتیب خاص مندرج ہوتے ہیں کہ جس علم کی بات مطلوب ہو اسمیں نکل آسکے) -

یہہ بات اِن ہی کے وجود سے حاصل ہوئی کہ عہد وسطی مین علوم و فنون معدوم ہوگئے
اور اون ہی سے پہر یورپ مین جاکر حیات تازہ پائی - ساتہہ اِسکے یونیورسٹی
کے مدرسون کی بنیاد ڈالی اکثر اُنکے رواج کا باعث ہوئے (اے یورپ والو
جن چشمون سے تم آب حیات لاتے تہے وہ خشک ہو گئے - اب اِس خاکسا کی طرح شکر کرتا
ہو اور پہر اوس پانی کے ساتہہ اپنا تازہ آب زندگانی اونہین پہونچاؤ)
سخت مشکل ہے کہ دنیا مین تعصب مذہبی ایک جنون کی طرح انسانکے سر پہ چڑہ
آتا ہے اور وہی قوم کی تاثیر اور قوت علمی کے تنزل کا باعث ہوتا ہی جو دور
اسلام کی ان قوتونکے ضعف کا باعث ہوا وہی ولولہ مذہبی تہا - مگر یہ فقرا
مقولہ معقول کہ کوئی نیکی بدی سے پاک نہین اور کوئی بدی نیکی
سے خالی نہین سنہ ۱۰۹۶ع سے سنہ ۱۲۹۱ع تک ادہر عیسوی اور ادہر محمدی دونون
ایک خدا کے بندے تہے مگر دینی جہاد کے نام سے بیت المقدس کے قبضہ کے لیے
ایک دوسرے کی قتل پہ کمر باندہے ہوئے تہے چونکہ ملت موسوی اور عیسوی
کا قبلہ اور حضرت عیسے کا مقبرہ ہے اِسلیے تمام یورپ اُمنڈ آیا تہا اور
خون کے جوش کا یہہ عالم تہا کہ بچہ بچہ اوسکا مرجانیکو حیات دارین سمجہتا تہا
کبہی شکست پاتے تہے اور کبہی فتحیاب ہوتے تہے - اگرچہ نتیجہ اِسکا یہی
تہا کہ مسلمان اور عیسائی دونونکے دل تاریکی مین جا پڑے تہے
مگر یہہ جنون بہی خالی نہ گئے - پہلا فایدہ تو انگلستان کو ہوا کہ آئین کے بموجب
بادشاہ کے ماتحت بڑے بڑے جاگیردارونمین ملک منقسم تہا اور جاگیردار
اونکی فقط بادشاہ کی اطاعت علامتہً محدود تہی - اِنکے نیچے اور چہوٹے چہوٹے

تعلقہ دار اور زمیندار ہوتے تھے یہہ سب اپنے اپنے بالادستونکے زنجیر غلامی
مین قید ہوتے تھے - لڑائیونکے بندبستون مین یہہ آئین نکل آیا کہ
مجالس مین جو سلطنت کی کارروائی کے لئے مقرر ہون اونکے ممبر
منتخب کرنے کا اختیار شہر اور اضلاع کے لوگون کو ہو - اِس سے
ایک رائی کی غلطی اور جانب داری کی قباحت نکل گئی سبکے دل بڑہ گئے
اور بہت سے دل ایک ہوگئے - ملکون کی آبادی زیادہ ہوگئی اور نئے
نئے شہر اور بندرگاہین آباد ہوگئین - ملک ملک کی فوجون کی آمد و رفت
سے یورپ کے تمام ملکونمین سڑکین بن گئین بیچ بیچ مین دریا بھی حایل تھے
اسلئے جہازرانی علمونکے عمل ہونے لگے مشرق و مغرب مین لین دین
پھیل گیا - خشکی اور تری کے رستے سے تجارت کی باربرداریونمین زمانہ
کے تمام علوم و فنون کھنچ لئے - غرض کہ چودہوین ہی صدی مین چار و ناچار
یورپ نے کارخانے کھولدئے اور نئی نئی ایجادون کی آوازین آنے لگین
۱۳۰۲ء مین قطب نما کو یا دریا کا رہنما پیدا ہوا - ادہر جرمنیا مین چھاپہ
جاری ہوا کہ عالم مین علم عام تمام ہوگیا - اودہر ڈروف کا نسخہ نکلا ادہر
اٹالیہ مین گلیلو نے دوربین نکالی لوتھر نے مذہب پراٹسٹنٹ کی ترویج
مین اصلاح کی کلمبس سیاح بحری نے ۱۴۹۲ء مین امریکا - یعنی نئی دنیا
نکالی - اور بڑا فایدہ اس لڑائی کا دیکھو تو یہہ ہوا کہ خدا ے وحدہ لاشریک
کی وحدانیت شاید دلون سے محو ہوجاتی وہ قایم رہ گئی - نہایت شکر کا
مقام ہے کہ ایسے نازک وقتونمین اہل اللہ نے اپنے اعتقاد کے استقلال اپنے

بنظر کبھی مگر ساتھہ ہی اِسکے یہہ تاسف ہے کہ علم کے ساتھہ وسعت مشرب
بھی اونکے ہاتھہ سے جاتی رہی - کیا کیا حسرتین ویپر گذرتی ہین کہ جس قوم
نے آجتک شایستگی کی بنیاد رکھنے مین مدد دی اوسنے اپنی عمارت کو پورا کیا
اور تعصب یا خیالی باتون کو قیود مذہبی سمجھکر عالم ترقی کی سیر سے محروم رہے
غرض یوروپ والون کے اسی جنون تعصب نے اُنھین ادھر نکالدیا تھا چنانچہ اب وہ
عرب پھر اپنی قدیمی سرزمین مین رُکے ہوئے ہین اور بڑے نام اسلامیون
کے ترک بادشاہ کی تاریخ مین مذہب کی تاثیر ابتک رہی ہے مگر علوم کی
کشتی فنا کے کنارے پر پہنچ گئی ہے -
مسلمان تو بہت ہین مگر وہ جانتے کیا ہین کہ - اگر کچھ عربی کا ایک عمدہ دیوان
یا تاریخ کی کتاب درکار ہو تو یوروپ سے لینی پڑیگی - اِبنِ خلدون
ابورشد حاجی خلفہ اِبنِ بتوتہ اِبن القاسم محمد بیطی
وغیرہ جو اسلام مین آسمان علم کے آفتاب تھے یہان انہین کوئی جانتا
بھی نہین - تأبط شرا اِمرؤ القیس عنترہ حاتم بحتری
ابو تمام کا دیوان سکے آدمیون نے پڑا - انگلینڈ جرمن فرانس
مین صدہا آدمی یہہ کتابین پڑہتے ہین - اور ترجمۂ قرآن تو ہزارون
بلکہ لاکھون - ایک عالم جرمنی کا رہنے والا ہے اوسنے شعرای عرب کا تذکرہ
اونکی سوانح عمری کے طور پر نہایت جامع اور مفصل لکھا ہے مسٹر دساسی
پیرس مین موجود ہے اوسنے بہت کتابین لکھین چنانچہ مقامات حریری
کی شرح اور نحو مین ایک کتاب لکہی جو علم ادب کی جان ہے بیان

موجود ہے معلم پیترس نے محیط المحیط جو کل علم لغت مین ایسی جامعیت
اور تحقیق سے لکہی ہے کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ لین صاحب انگلشی اپنے سب
کنبے سمیت تکمیل تحقیق کی نظر سے عرب مین چلے گئے اور ۳۰ برس کی
محنت مین ایک لغت کی کتاب لکہی کہ آدہی چہپ چکی ہے مگر افسوس ہے
کہ چہاپہ خانہ مین آگ لگ گئی اور سارے مسودے جل گئے - یہان علم لغت
کا مدار قاموس پر ہے جسکی تصنیف کو آج پانسو برس ہوئے - اس عرصہ مین
ہزارون لغت زبان مین نئے داخل ہو گئے انہین کہان دیکہین - تک
زبان عرب اور علم ادب کے شائقین پر انکا احسان ہے - اسکے علاوہ
صدہا مصنف عربی کے ہین کہ فقط اپنے ذوق دلی سے اس کام مین مصروف
ہین اور تصنیفات جاری ہین - لطف یہہ ہے کہ ان کتابون مین مذہب اسلام
کی نسبت سوء ادب کا لفظ تک بہی نظر نہین آتا - مین بہ صلائے
عام کہتا ہون کہ اے بندگان خدا برای خدا ایک ہو اور سب یکدل ہو جاؤ
یہودی عیسائی ہندو مسلمان سب کو چاہیئے کہ مل جل کر کام کرین
اور عمدہ قاموس کیطرح خوبیون کے لینے اور رواج دینے مین کوشش کرین
مذہب گران بہا شئی ہے اوسے گہر مین رکہہ چہوڑین - ہمین ایکدوسرے
کے فواید کا حاسد بہی نہونا چاہیئے - اور جو بہلائی عام عالم کے لیئے عقلاً
مفید اور مستفید ہونا چاہیئے جہان مل سکے خواہ چین خواہ انگلستان
خواہ روم خواہ ایران - بعضی لوگ کہتے ہین کہ جنون تعصب اسلام
کی سرشت مین داخل ہے مگر یہہ بات نہین - کیا ہارون رشید

ما مور تھیا حق پرست مسلمان نہ تھے ۔ اونہون نے اپنے مذہب کے لیئے اور مذہبون کو آزار کیون نہ پہونچایا۔ بلکہ مین کہتا ہون کہ وسعت مشرب اسلام ہی مین بہت ہے ۔ قرآن مین جو مکی سورے ہین انہین دیکھو کیا اوسمین رحملی اور ملایمت نہین ٹپکتی ۔ یہہ سچ ہے کہ مدنی سورے اونکی نسبت زیادہ سخت ہین مگر انکا باعث کیا ہے ۔ موقع ہی ایسا آپڑا تھا یہودی ورآور درپئے آزار ہوئے ۔ اونسے زور کا مقابلہ زور سے کیا ۔ اور طاقت کو طاقت سے ہٹایا ۔ زمانہ مین ابھی دہوپ ہے ابھی چھاؤن ہے آج سردی ہے کل گرمی ہے ہر وقت کا سامان جُدا ہے ۔ رحم وکرم خلق و مروت بہت خوب ۔ مگر جبپر کوئی حملہ کرے اوسے اپنا بچانا واجب ہے ہان مردم آزار اور بدسرشت لوگ ہی دنیا مین ہین کہ جنکے سبب لوگون کو ستاتے ہین اتفاق ہے کہ وہ بھی اِس مذہب مین پیدا ہوگئے اور یہہ خدا کی طرف سے ہے نہ کہ انکی طرف سے ۔ جو لوگ سبکو راحت وآرام دیتے ہین خدا اُنہین پیار کرتا ہے ۔ وَھُوَ رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمُھُمَا فَیُحِبُّ الرَّاحِمِیْنَ ٥

ایام قبل اسلام

جسے اسلام کے اہل تصنیف ایام جاہلیت کہتے ہین

زمانہ سلف سے عربستان جوکہ وطن اسلام ہے بیابان اور کوہستان چلا آتا ہے

عربا عِبرانی مین ریگستان کو کہتے ہین ۔ اور لغت عرب مین نام ایک قوم خاص کا ہے کہ عرابہ کے معنے گندم گونی کے ہین شاید رنگ کے سبب سے عرب کہتے ہون ۔ مجیبا المجیب

اوسوقت بہی نا ئند پرستش عرب کی مختلف فرقون اور متفرق قبیلون مین منقسم
تہی۔ بعض فرقے بالکل دہریے تہے کہ خدا کی ہستی ہی نہ سمجہتے تہے
بعض قبیلے بت پرست تہے۔ ہر فرقہ کا بت اپنے اپنے مقام پر قائم تہا
مثلاً ہُبَل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اساف اور نائلہ [illegible] اور
مروہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا طائف مین اور عزیٰ قریش کا اور
منات اوس اور خزرج کے قبیلہ مین تہا۔ بعض فرشتون کے اور
جنات کے معتقد تہے۔ بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کی تعظیم کرتے
تہے اکثر یہودی اور نصرانی بہی تہے۔ عالم اوسوقت ان لوگون مین فقط یہ تہا
کہ اپنے نسب اور خاندانون کی تاریخ جانتے تہے۔ خواب کی تعبیر جانورون
کی آواز اور پرواز سے شگون اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم نکالتے تہے
[illegible] دنیا اور دنیا کی لذتون سے منہ موڑ کر جنگلون
اور پہاڑون کی غارون مین یا عبادت گاہون مین بیٹہے غیب دانی او
پیشین گوئی کے دعوے باندہتے تہے اور کاہن یا راہب کہلاتے تہے
[illegible] انکی اس جاہلیت مین بہی قریب اسلام کی تہین مثلاً یہ بات
اور اسی طرح بیٹیو کے ساتہہ نکاح جائز تہا۔ دو سگی بہنون کو بہی ایک شخص

---

۱ جیسا کہ ڈلفی قلعہ یونان کا مقدس مقام تہا اسیطرح کل قوم عرب کا کعبہ تہا
اگرچہ مختلف جگہ فرقہ فرقہ کے دیوتا تہے مگر امور غیب دانی مین ڈلفی سب کا
بالاتفاق متبرک مقام تہا

۲ انہین صابئیہ کہتے تہے کیونکہ عبرانی مین صابئیہ کے معنے ستارہ کے ہین

کعبۃ
۱- کعبہ
۲- آب زمزم
۳- حجر اسود
۴- باب النبی
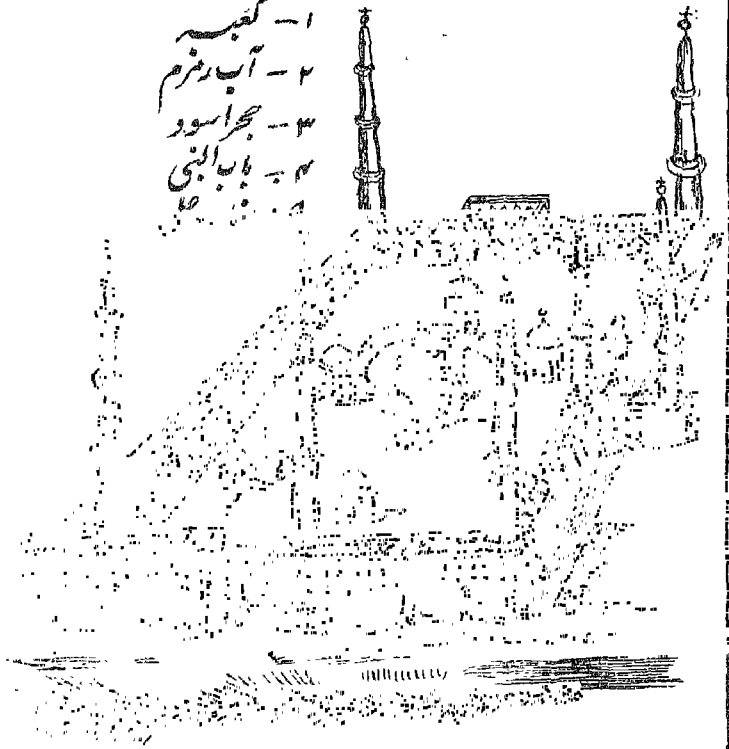
نکاح میں نہ لا سکتا تھا - سوتیلی ماں سے شادی نہایت معیوب تھی سال بسال
کعبہ کا حج پہلے بھی کرتے تھے - ضروری غسل - مسواک - کلی - ناک میں
پانی دینا - استنجا - بغلیں منڈانی - ناخن لواسنے - ختنہ وغیرہ جاری تھا چور
کا داہنا ہاتھ سزا میں کاٹا جاتا تھا - تین برس میں ایک مہینہ تجارت
یا کچھ پیشہ بھی کر لیتے تھے

چونکہ سرزمین اس ملک کی خشک اور برسات بہت کم ہوتی تھی اسلئے
قبیلے کے قبیلے اپنے ڈیرے یعنے بکریوں کے گلے اور گھوڑے اونٹوں سمیت
جہاں برسات کا پانی یا کوئی چشمہ اور گزارہ کی جگہ سنتے وہیں اوٹھ اوٹھ کر
جا پہاڑوں کے پیچھے - خیموں کی خرگاہیں ڈالکر اور کمل تانکر اتر پڑتے
اور مہینوں تک پہیلجاتے اور سنکڑوں سے دن گزارتے جب وہاں کا پانی
ہو چکتا تو ان ہی میں سے کوئی خبر لی آتا جہاں اسی موقع کی جگہ پاتے
وہاں جا اترتے - یہی سبب تھا کہ قبیلے قبیلے کی زبان میں فرق تھا یہ
لوگ بدوی یعنے صحرا نشین کہلاتے تھے

مگر کچھ سب خانہ بدوش نہ تھے جہاں گزارہ کا سامان دوامی دیکھتے تھے
وہاں گھر بھی بنا لیتے تھے چنانچہ مکہ اور مدینہ اور چھوٹے چھوٹے اکثر
مقام میں انہیں ہر جگہ بیٹھ ہی گئے تھے مکہ ایک ایسی جگہ واقع ہے

+ حج یعنے قصد ہے چونکہ اس سفر میں عبادۃً قصد بیت المقدس یا کعبہ کا ہوتا تھا
اسلئے حج اور جانیوالے کو حاجی اور مقدسی کہتے تھے - حج یعنے سال بھی
چونکہ وہاں سال بسال حج ہوتا تھا شاید اس سبب سے کہتے ہیں -

کہ ہند اور افریقہ کی تجارت کے دو رستے یہاں سے ملتے تھے اسلئے وہاں آمد و رفت اور مجمع زیادہ رہتا تھا۔ اِس ملک میں تجارت کے ساتھ مذہب بھی پیار رہتا تھا چنانچہ ہر جگہ ایک ایک معبد و تھانہ بھی ہوتا تھا کہ لوگوں کی راستی اور سند اعتبار کے لئے کام آتا تھا

اِس قوم میں بادشاہی نہ تھی اگرچہ تو جمہوری طرز تھی کیونکہ طبیعت ہر شخص کی فطرتاً آزاد و بلند دماغ بلند اور دل خود سر تھے۔ ہر قبیلہ کا ایک سردار رئیس ہوتا تھا جب کوئی بڑی مہم آجاتی تو سب مل کر سر انجام کر لیتے۔ اُسے رئیس کو یہ لوگ بہت مانتے تھے اور اور لوگ بھی اسکی عظمت کرتے تھے ایسی ہی کہ جیسے کسی گھر کے لوگ اپنے بزرگ کی

قریش کا قبیلہ قدیم سے مکہ میں تھا اور معزز شمار ہوتا تھا اسلئے کہ وہ مکہ کی آبادی اور سب کی بہبودی میں کوشش کرتے تھے۔ تجارت کا انتظام کرتے تھے اور ملک ملک کو قافلے بھیجتے تھے انہیں **بنی ہاشم** کا خاندان نامی اور بزرگ شمار ہوتا تھا اور زیادہ تر عزت انکی اِس سبب سے تھی کہ [illegible] کعبہ کے متولی انہی میں سے ہوتے تھے اور یہ بھی اُسکا حق اچھی طرح ادا کرتے تھے

عرب کے لوگوں میں فصاحت کلام۔ سخاوت۔ مہمان نوازی۔ غیرت انتقام [illegible] استقلال وغیرہ صفتوں کی بڑی تعریف تھی مگر بہادری کی اور [illegible] عام تھی جیسے عہد ظلمت میں ممالک یورپ میں [illegible] لوگ نائٹ کہلاتے تھے۔

[illegible] اور قریش ایک قبیلہ کا نام [illegible] قریش کہتے ہیں [illegible] [illegible] قریش [illegible] کہا [illegible]

شجاعون کی شجاعت پائی اور تولی جاتی تہی کوئی بہادر سو سوار کے برابر
کہلاتا تہا کوئی پانسو کے کوئی ہزار کے چنانچہ مرحب ہزار سوار کے برابر تہا
عرب کے لوگ اسی سبب سے اپنے گہوڑون کو بہت عزیز رکہتے تہے اور وہ حقیقت
مین بہی عزیز رکہنے کے قابل ہوتے تہے

غرض اس ملک پر اکثر اوقات اطراف و جوانب کی قومون نے تسخیر کے ارادے
کئے مگر ویرانی ملک اور وحشت کے سبب سے نہ قایم رہ سکے نہ قیام مین
کچہہ فایدہ دیکہا - قبایل عرب مین خود بہی ذرا ذرا سی باتون پر ہمیشہ خونریزیان
رہتی تہین - ایک اونٹ کے کہیت مین چر جانے پر - ایک تالاب سے پانی
پلانے پر قبیلے کے قبیلے کٹ جاتے تہے - چنانچہ ان خونریزیون کو اگر شمار
کرین تو ۱۷۰۰ جنگ ہوئے ہین اور جلسے کے اشعار کا مجموعہ اب تک انکی
یادگار باقی ہے

۳۲۵ برس پہلے حضرت عیسے سے سکندر ذوالقرنین نے نیارکس
اپنے میر بحر سپہ سالار کو بہیجا تہا کہ عرب کی زمین کو تسخیر کی نگاہ سے دیکہے
اور وہانکا حال معلوم کرے مگر سکندر کو اجل نے مہلت نہ دی اور یہہ ارزو
دل کی دل ہی مین رہگیا - بطلیموس کے سپہ سالار جو مصر مین تہے اور انکی
اولاد اور مصر اور روم وغیرہ کے بعض بادشاہ ہاتہہ ڈالتے رہے مگر
جنگل بیابان اور ویران کوہستانون سے کچہہ ہاتہہ مین آنا معلوم ہوا
پانو سمیٹ کر بیٹہہ رہا -

۵۷۰ء مین یہہ ملک اس حالت کو پہونچا کہ ان ہی مین حمیر کے قبیلے کا

ستارہ شاہانہ روشنی کے ساتھہ طلوع ہوا اور آتش پرست جو نجوم کے معتقد
تھے اور صابئین کہلاتے تھے غروب ہو گئے۔ بعد اسکے کچھہ یہودی تو پہلے ہی
رہتے تھے جب اہل روم نے بیت المقدس کو برباد کیا تو بہت او یمن سے
عربستان کو نکل آئے اور یہاں کے اکثر قبیلوں کے مذہب بدل دئے کنانہ - کندہ
حارث ابن کعب لوگوں میں اونہوں نے بہت طاقت اور اختیار پایا - پیچھے
پیچھے مذہب عیسوی بھی عرب کے جنوب میں آن پہونچا - اور حمیر - غسان
تغلب - طی - قضاعہ - ربیعہ وغیرہ سوا حمیرہ اور نجران کے
سب عیسوی ہوگئے - ذو نواس حمیری بادشاہ مشرک یہودی تھا اسکی
سبب سے نجران اور حمیرہ میں بھی بادشاہ حبش+ عیسوی مذہب کو
ملک کے لئے لایا

حضرت ابراہیم کے عہد سے حج سالانہ اور اکثر مہمات معاملات دنیا کے لئے
کعبہ مرجع خلائق تھا - ابرہۃ الاشرم حاکم یمن نے نجاشی بادشاہ
حبشہ کی ایما سے صنعاء یمن میں عمارت عالیشان صنائع معماری سے
آراستہ کر کے حج کعبہ کی طرح لوگوں کو سال بسال حج کرانا چاہا مگر جب کعبہ
سے آگے اوسکا چراغ نہ جلا تو سنہ [illegible]ع میں ہاتھیوں کا لشکر لیکر مکہ پہ چڑھائی
کی قریش اور بنی ہاشم نے اسوقت بھی ہمت ظاہر کی اور اصحاب الفیل

+ اسوقت تک چیچک کا مرض عرب ایران توران ہندوستان وغیرہ میں نہ تھا
سنہ [illegible]ع میں جبکہ ان حبشیوں نے یمن فتح کیا تو یہیں سے عربستان میں اور پھر
جہاں جہاں اسلام گیا وہاں یہہ مرض بھی گیا۔

نے شکست کہائی مگر پورا بندوبست اُنکے دفع کا اہل فارس کی مدد سے عمل مین آیا۔

شروع اسلام اور اُس سے سو برس پہلے ان لوگون مین ایک فخر اور بھی تہا یعنے فصاحت اور بلاغت چنانچہ اسمین انہون نے ایسا اقتدار بہم پہونچایا تہا کہ ایک فصیح صاحب تقریر جماعت کثیر کو فقط اپنی قدرت کلام سے جس طرف چاہتا تہا روک لیتا اور جدہر چاہتا تہا جہونک دیتا تہا یہہ کمال اس مرتبہ پر پہونچا کہ فصاحت قرآن کے لئے معجزہ ٹہیری۔ کلام کا اثر یہانتک بڑہا کہ کہا گیا اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا یہہ جوہر اُنکا ذاتی تہا کہ اشراف خاندانون کے بچے فصاحت زبان طوطی اور بلبل ہزار داستان کی طرح اپنے ساتہہ لیکر پیدا ہوتے تہے جب معرکہ جنگ مین رجزخوانی سے شجاعت کے جوش و خروش پہ آجاتے تو [illegible] چہوٹ جاتے۔ جب اپنے کشتون کی لاش پہ نوحہ کرتے تو سننے والونکے آنسو نکل پڑتے۔ گل و بلبل سے عبارت آرائی تو جانتے نہ تہے جنگل کے صحرائی اور پہاڑونکے سنگباری تہے مگر بیابان خدا سے وہ زور دیا سمجہا کہ جب اپنے ارادہ پر کمر باندہ کر قبیلے مین کہڑے ہو جاتے ہزار دلونکے دل ان سے ادہر کرتے۔ باوجود اسکے تکلف اور آورد بالکل نہ تہی جو کچہہ تہا اصل بیان اور صفائی زبان تہی ایسے شاعر کمال خطیب کہلاتے تہے اور ایسا نہایت

* سال بربہہ سے عام الفیل کا سنہ قرار پایا کہ پہلے سنہ عیسوی یا ہجری کی جگہ عرب میں وہی لکھا جاتا تہا۔ بعض روایتون مین ہے کہ محمد مصطفٰے اسی حملے کی سال کو پیدا ہوئے۔ انمین کل ہاتھی تہے اور ایک سفید ہاتی تہا کہ فتح نصیبی کے سبب سے اسکا نام محمود تہا

بدذوقی اور ملک ملک کے مسافر جو آئے ہوئے تھے بڑے ذوق
وشوق سے جمع ہو کر ایک میدان میں باسلوب بیٹھ جاتے تھے - ان میں سے
ایک شخص کہ اپنا نام یا کام یا مقام کچھ نہ بتاتا تھا دفعۃً سروقد اوٹھ کھڑا ہوتا
تھا اور حفظ اپنے اشعار پڑھ سنے شروع کر دیتا تھا - بنیاد ان اشعار کی - بہادری -
جوش خروش - خونریزی - یا فخر خاندانی - رفاقت دوستانہ - سخاوت - مہمان نوازی
نیکنامی دوامی - فرحت مقام - دریاؤن کی روانی - جنگلون کی ویرانی -
کوہستان وحشت ناک - خوشنما جزیرے اور سرسبز جنگل اور ٹیلے - حیوانات
کی وحشت اپنے گھوڑے یا اونٹ کی تعریف یا عشق - یا دل کی اوداسی
طبیعت کی پریشانی وغیرہ غرض اس قسم کے مضامین پہ لوگ اشعار پڑھا کرتے
تھے اور فقط کلام کا اثر ان ایجان لوگون نے اپنے مصنف کو ایسے بے لاگ
میلے تحسین یا آفرین کے دلواتا تھا کہ تمام میلے مین ایک دھوم مچ جاتی تھی -
ذلک فی مین ہونون کی لڑی سے عزت ملتی تھی یہان جو قصاید خلعت
قبول پاتے تھے - وہ ہرن - بکری اونٹون کی جہلیون پر - ابریشمی
کپڑون پر سنہری حرفون مین نقش ونگار ہو کر کعبہ کی دیوارون پر
آویزان ہوتے تھے اور مُذَہَّبَہ یا مُعَلَّقَہ کہلاتے تھے - یہ صاحب
قصیدہ کے لیے بڑا فخر ہوتا تھا اور اسپر قبیلون سے مبارکباد کے خط آتے تھے
حق پوچھو تو وہ بازار عام رائے لینے کے لئے ایک جمہوری کونسل کا جلسہ تھا -
غرض کعبہ کی برکت یا اس شاعری کے بہانہ سے اوس صحرائے دشت نا
مین اس معاملہ اتفاقی نے عجب عجب کام کئے - ہمت اور سچا محنت

[1] چنانچہ اسی لحاظ سے سات قصیدون مشہورہ کا نام سبعہ معلقہ رکھا گیا ہے اور انکے شاعرون کے
نام یہ ہیں (۱) امرؤ القیس بن حجر (۲) طرفہ بن عبید (۳) زہیر بن ابی سلمی (۴) لبید بن ربیعہ (۵) عمرو بن کلثوم
[illegible] عنترہ [illegible] حارث بن حلزہ [illegible] تھا -

عام پسند ہوگئی - نسب دانی اور معلومات خاندانی سے بڑھکر لوگ تاریخ دان ہوگئے
اونکے یہہ قصیدے تاریخ جاہلیت کے لئے چراغ راہ ہوگئے - خاص پسند
باتین عام پسند ہوگئین - ان زبان آورونکا رعب و داب عزت و وقار سب
پہ چھانے لگا - وحشی صحرائی ان بیٹھی سے ان نیت سیکھ گئے - اوس
ہیں کی کشت کشتی بھی کم ہونے لگی - پاکیزہ پاکیزہ الفاظ - فصیح محاورے
نمکین اصطلاحین - اور قصہ طلب خواہ استعمال مین آنے لگے - نئے تکلف
اور بے مبالغہ کلام مین گرمی اور زور تاثیر پیدا کرنے کا شوق بوڑہے سے
لیکر بچہ تک عام ہوگیا - اسی بازار کا سبب ہے کہ زبان عرب مین اکثر اشخاص
اور اشیا کے لئے وجہ تسمیے ہین اور اسیطرح ابتک مشہور ہین - چھوٹی چھوٹی
باتون کے قصے بیان تک کہ ایک بدوی عورت نے جو لفظ اپنے اونٹ کو
پانی پلانے مین کہا وہ بھی مشہور ہوکر گھر گھر زبان زد ہوگیا اب تک ہر شخص
جہان چاہتا ہے نظم و نثر مین کہاوت کی طرح بول جاتا ہے - کہ یہہ
شہرت آج اخبارون مین اشتہار دینے سے بھی نصیب نہین ہوتی
افسوس ہے کہ سوا ان سات معلقون کے اور کوئی معلقہ نظر نہین آتا
بلکہ آج علم ادب اور انشاء عرب کی کوئی تصنیف اسلام سے سو برس
پہلے کی نہین ملتی - کچھہ عمداً اور کچھہ بے اعتنائی اور بے قدری سے معدوم
ہوگئین مگر اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانی زبان ہے کیونکہ اسکی ورزش اور
عروض کے قاعدے سب بااصول ہین مہلہل عرب کا پہلا استاد ہو
ہے اسنے زبان کو صاف اور صیقل کیا اسلئے اسکو مہلہل + کہتے ہین اسکے

+ نام اسکا عدی اور ربیعہ تغلبی کا بیٹا تہا یہہ اپنے بہائی کلیب ابن ربیعہ کے خون کے عوض جنگ بسوس مین
[illegible]

کے عہد میں جمحی نے اسے جمع کیا اور مامون کے عہد میں یوسف بن اسمٰعیل
نے اوسکی تکمیل کی۔ کسی شخص نے ایک حبشن عورت گھر میں ڈال
لی تھی۔ اس سے عنترہ پیدا ہوا۔ باپ تو اس سے بکریاں ہی چرواتا تھا مگر
اپنی زبان کی فصاحت اور ہاتھ پانو کی قوت اور دل کی شجاعت
سے وہ بات بنی عبس میں حاصل کی کہ عبلہ[+] ایک خاندان نامی کی عورت
سے شادی ہوئی اور خود صاحب خاندان ہو گیا۔ اسکی کلام کو پڑھ کر معلوم
ہوتا ہے کہ زبان عرب ہر رنگ کے مطالب کو چون کانون ادا کر دیتی
ہے۔ اور ہر قسم کے مطالب کے لئے الفاظ موجود ہیں۔ جسطرح کہ
الف لیلہ کے دیکھنے سے اوسوقت کے ادا کی نفاست اہل شہر کی
نزاکت گردن کی سجاوٹ معلوم ہوتی ہیں۔ اسیطرح عنترہ کا کلام بدو
خانہ بدوشون کے گردن کے کینڈے سے۔ چال ڈھال کے ڈھنگ بانکے
کے جھٹکے سے آئینہ کی طرح دکھاتا ہے۔
غرض ان بے قید اور بے باک قبیلون میں جو معرکے اور کشت وخون ہوئے
مثلاً ۲۵۵ میں بادشاہ یمن کی حملہ آور فوج کو توڑا۔ قبیلہ کندہ کی شاہ اور
کی فتحین۔ ساسانون کی فتحیابیان ربیعہ اور کلیب کی جنگ سے میدان وائل
۴۹۴ء میں پھر حرب بسوس جسکی حقیقت یہ ہے کہ بسوس بنت
منقذ جساس بن مرہ کی خالہ یا اوسکی خالہ کی کوئی ہمسائی تھی اوسکے گھر
میں سعد جرمی ایک شخص مہمان اوترا اوسکی اونٹنی سراب نامی کلیب
وائل کی رکھ میں چلی گئی اور وہان جاکر چرنے لگی دوسرے دن جو کلیب نے

+ اسکی کنیت ام ابلیلم تھی اور مخزوم بیٹے مالک کی بیٹی تھی۔

ملائیکن اور جب اپنا سا حال دشمن کا کر لیا تب وہ آن ٹوٹی

عجیب شے یہ ہے کہ ان مقاتلوں اور مجادلوں کے بعد آپس میں فیاضی اور بردباری
کے بھی مباحثے ہوتے تھے اور اوسکو مُنافرہ یعنی خاندانی عزت کا مباحثہ
کہتے تھے ایک دفعہ علقمہ بن علاثہ اور عامر بن طفیل میں جو دونوں عامری تھے
جھگڑا ہوا تھا کہ کون شخص قبیلہ کا امیر ہو چنانچہ آخر کار ہرم بن قطبہ کو دونوں نے حَکَم
مقرر کیا اُسنے اول طرفین سے عہد قبولیت کا لیا اور پھر کہا کہ برس دن کے
بعد دونوں کا حال دیکھکے حکم لگاؤنگا - اس عرصہ میں طرفین سے خوب خوب
ضیافتیں اور ہمتیں دکھائی گئیں جب برس دن گزرا تو اُسنے کہا کہ حقیقت
میں تم دونوں امارت کے قابل ہو - چنانچہ دونوں ایک ہی قبیلہ کے امیر ہوگئے
اور آپس میں اسطرح صلح صفائی رہی کہ کبھی بگاڑ نہوا - اسطرح کے مقدمے بڑی
بڑی عظمت اور شان وشوکت سے طے ہوتے تھے عہد ظلمت یعنی عہد وسطیٰ
میں ممالک یورپ میں بھی اسطرح کے مقدمے اکثر ہوا کرتے تھے - اسکے علاوہ ملک عرب میں
سخاوت فی نفسہ ایک صفت قابل اعتبار اور اعزاز تھا چنانچہ حاتم طائی جسے ہندوستان
میں بھی جاہل سے لیکر عالم تک سب جانتے ہیں - قبیلہ طے کا ایک سردار تھا اور ایسا
کیا موقوف ہے وہاں امیر اوسی شخص کو کرتے تھے جسکی شہرت اوس قسم کی [illegible]
سے ہوتی تھی اور شہرت بھی پاتا تھا جو سخی اور مہمان نواز ہوتا تھا - یہہ
حاتم بھی فصیح شاعر تھا دیوان اسکا عرب وفارس میں مشہور ہے

القصہ شاعری عرب کی تین طبقوں میں منقسم ہے

پہلا طبقہ مُہَلہَل بن ربیعہ - امرء القیس - عنترہ - ابن کلثوم

زہیر - علقمہ بن عبدہ - طرفہ بن العبد وغیرہما

دوسرا طبقہ عہد اسلام کا - اول تو شاعری مذہب کے بموجب منع ہوگئی
تو بھی شاعروں کی زبان کب بند ہوتی تھی - حمد نعت مختلف قسم کے اشعار ہوتے
رہے - مگر وہ آزادی کلاموں کی جاتی رہی اور طبیعتیں رک گئیں چنانچہ حسان بن
ثابت - عمر بن ربیعہ - جریر - فرزدق - نصیب - غیلان[1] ابتدا میں انکی
کلام کی طرز ایک خاص طور پر تھی جب وہ بدلا تو وقت کے انقلاب نے انکی طرز کلام کو بدلا
تیسرے طبقہ میں کچھ امویہ اور کچھ عباسیہ کا عہد آگیا - اسکے بادشاہ
درباروں کی قدردانیوں سے شاعروں کے دل بڑھ گئے دوسرے طبقہ کا خاتمہ
کی ابتدا ذوالرمہ سے سمجھنی چاہیے کمیت - جریر - ابی نواس - بحتری - ابو تمام وغیرہ شاعر فصیح
و بلیغ ہوئے - مگر اصل زبان کا لطف جب ہی تک تھا کہ اپنے وطن کے
اور پہاڑوں کی تشبیہیں اپنے اونٹوں اور بکریوں سے مضامین باندھ
کر دلی اور اصلی مطلب ظاہر کرتے تھے - پھر کلام میں تکلف
اور آورد اور مضامین میں عشق کی بھرمار آگئی - اصلیت مطالب کے حسن
کو اشعاروں کی رنگینی اور الفاظ کی خوشنمائی پہ قربان کر دیا - تجنیس اور
ترصیع وغیرہ فضول صنعتیں اسکے ساتھ لگائیں - خلفا اور سلاطین
میں کہ اکثر ان میں سے ترک تھے وہم وہام کے قصیدے کہکر انکو خوش
کر کے انعام لیتے تھے - دو سو برس تک یہی دربار اور جلسے تھے آخر مبالغوں کے
بوجھ سے اصلی زبان کو دبا کر ایسا ضعیف کیا کہ اگر آج اوسی طرز میں کسی

[1] غیلان دو شاعروں کا نام ہے ایک غیلان بن سلمہ الثقفی طایف کا رہنے والا ... میں فوت ہوا - اور دوسرا غیلان بن عقبہ جسکا لقب ذوالرمہ ہے ... ہوا - جو دوسرے طبقہ میں درج ہے وہ پہلا ہے اور جو اخیر میں ہے وہ ثانی ...

واقعی معاملہ کو بیان کرنا چاہیں تو بات کی اصلیت کا ادا ہونا ممکن نہیں
فائیدہ ہر شی کا عام خلق اللہ کی رائے اور ضروریات کے بموجب ترقی کرنا
اسمیں قدرتی حسن اور طبعی خوبی پیدا کرتا ہے۔ جب اوسی خاص اشخاص کی
منظور نظر کرنا چاہو تو اسمیں شک نہیں کہ خاص خاص قیدیں اسمیں ضرور لگجاتی
ہیں خصوصاً بادشاہوں کی پسند کہ اسمیں تکلفات اور ظاہری آرایش لازم
پڑی ہوتی ہے۔ لوگ انعاموں کے لالچ سے فقط انکی نگاہ کو دیکھتے ہیں
اور پھر رفتہ رفتہ دربار کا رواج پھیلکر سب اسیکو پسند کرنے لگتے ہیں مگر قدرتی
حسن اور اصلی خوبی اسکی برباد ہوجاتی ہے۔ گلاب کے پھول کی لطافت اور نزاکت
اور خوشنمائی محتاج بیان نہیں مگر جو کچھ قدرتی ہے۔ اگر کوئی مصور اپنی
دستکاری صرف کرے تو نقش و نگار ضرور ہونگے مگر اس سادگی کے حسن
میں خوشنمائی ہے وہ اسمیں نہوگا۔ بلکہ اصلی خوبی بھی خاک میں ملجائیگی

عربستان کی تاریخ بہ ترتیب سنین عیسوی و ہجری

محمد مصطفےٰ قریش کے قبیلے سے مکہ+ میں پیدا ہوئے اور
سنہ ۵۷۰ء
سنہ ۵۹۵ء میں ۲۵ برس کے سن میں بی بی خدیجہ سے شادی کی۔
چالیس برس کی عمر میں پیغمبری کا دعوی کیا۔ پہلے جن لوگوں نے اسلام
سنہ ۶۰۹ء
قبول کیا انمیں سے (اول) خدیجہ انکی بی بی (دوسرے) انکے چچیرے بھائی علی
۱۳ قبل ہجرت
(تیسرے) انکے اصحاب میں سے حضرت ابوبکر اور انکا غلام زید تھا۔ ابوبکر

+ مکہ کو عہد قدیم میں بتاسس کہتے تھے۔

روضۂ منورہ محمد مصطفیٰ

شہر مدینہ
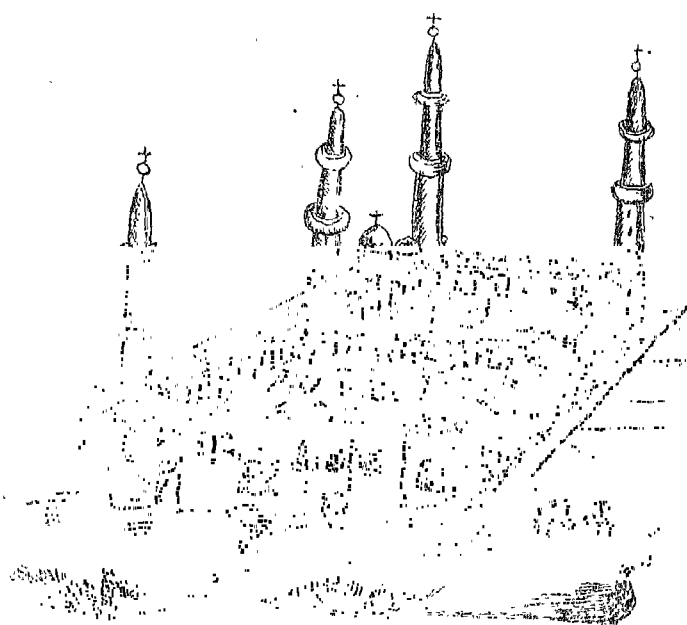
انکی بی بی عائشہؓ کے باپ بھی تھے۔ بعد انکے وہ شریف خاندانی مکہ کے اور بھی اسلام لاکر اونکے ساتھ شامل ہوئے تین برس تک پوشیدہ ہدایت کرتے رہے۔ مگر سنہ ۶۱۱ء میں ایک ضیافت عام میں اظہار پیغمبری کیا اور آیات قرآنی شروع ہوئیں۔ قریش کے لوگوں نے انکی قتل کی تجویز کی اسواسطے ۱۵ جولائی سنہ ۶۲۲ء جمعہ کے دن مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو چلے گئے۔ اسیدن سے تاریخ اسلامی یعنے سنہ ہجری شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ میں آگئے سنہ ۶۲۳ء میں قریش سے جہاد شروع کیا۔ چنانچہ پہلے ہی بدر کی گھاٹی میں ایک گروہ پر حملہ کیا اور فتحیاب ہوئے۔ اسپر قریش کے لوگوں نے صلح کرلی اور اہل اسلام کو مکہ میں جانیکی اور کعبہ میں حج وغیرہ عبادات کی اجازت ہوگئی پھر جانفشانی اونکی دیکھکر سب لوگوں کے دلوں میں انکی طرف جوش اتفاق پیدا ہوا۔ اگرچہ بہت سے جنگ کیے جنمیں خود بھی شامل ہوئے اور لشکر بھی بھیجے۔ مگر مشہور میں سے خاص خاص لڑائیاں ہیں چنانچہ سنہ ۶۲۵ء میں جنگ اُحد کی لڑائی فتح ہوکر شکست کی صورت ہوگئی اور اسمیں انکے چچا حمزہؓ شہید ہوئے

سنہ ۶۲۷ء جنگ خندق فتح ہوئی اور عمرو بن عبدود جسکو اہل عرب ہزار بہادروں کے برابر گنتے تھے انکے بھائی علیؓ کے ہاتھ سے مارا گیا

* پہلے اس شہر کا نام یثرب تھا عربی میں مدینہ شہر کو کہتے ہیں۔ اور حضور وہاں آئے سے مدینۃ النبی اوسکا خطاب ہوا اور پھر مدینہ مشہور ہوگیا۔

** عمرو بن عبدود قریشی تھا اور ود اوس بت کا نام تھا جسکی صورت آدمی جیسی تھی

۶۲۸ء — سنہ ۶۲۸ء میں بنی مصطلق کی لڑائی فتح ہوئی — ۶ھ

۶۲۹ء — سنہ ۶۲۹ء میں خیبر کی لڑائی فتح ہوئی۔ اور مرحب یہودی جو بڑا بہادر اہل عرب میں مشہور تھا اسے حضرت علی نے مارا۔ — ۷ھ

۶۳۰ء — سنہ ۶۳۰ء میں بمقام موتہ روم کی فوج کے ساتھ لڑائی میں انکے بھائی جعفر ابن ابی طالب شہید ہوئے۔ اسی سنہ میں حاتم طائی جسکی سخاوت عالم میں مشہور ہے بقضائے الٰہی مر گیا۔ — ۸ھ

۶۳۰ء — سنہ ۶۳۰ء ہی میں مکہ کو محاصرہ کر کے فتح کیا اور کعبہ میں جو بت دھرے ہوئے تھے اونہیں برباد کر دیا۔ — ۸ھ

۶۳۱ء — سنہ ۶۳۱ء میں خبر پائی کہ شاہِ روم نے مدینہ پر فوج کشی کی ہے اسلئے اوہر سے بہت سا سامان کر کے اور لشکر آراستہ کر کے چلے مگر منزلِ تبوک میں معلوم ہوا کہ یہہ خبر غلط ہے اسلئے واپس آئے۔ اور اس غزوہ یعنے فوج کشی کا نام غزوہ تبوک مشہور ہوا۔ — ۹ھ

۶۳۱ء — سنہ ۶۳۱ء میں تمام عربستان مغلوب ہوا اور بہت لوگ ایمان لائے اور یمن فتح ہوا۔ — ۱۰ھ

۶۳۲ء — سنہ ۶۳۲ء میں ۶۳ برس کی عمر میں بقضائے الٰہی فوت ہوئے — ۱۱ھ

۶۳۲ء — سنہ ۶۳۲ء سے سنہ ۶۶۰ء تک چار خلیفہ جو کہ انکے اصحاب اور انکے مذہب کے مؤید اور مروج تھے حکمران رہے اور دار الخلافہ انکا مدینہ تھا۔ — ۱۱ھ — ۴۰ھ

چار خلفا کی خلافت کا بیان

بوکر جماعت موجودہ کے اجماع اور کثرت رای صحابہ خلیفہ ہوئے

حضرت ابوبکر محمدؐ کے خسر تھے قبیلہ انکا بنی تیم بن مرہ تھا سنہ ۶۳۲ء میں خلیفہ ہوئے۔ قرآن کی آیتیں چمڑوں پر اور پتوں پر متفرق لکھی ہوئی تھیں یا لوگوں کو حفظ تھیں سب ایک جگہ جمع کرکے لکھی گئیں۔ حضرت عمر کے عہد میں اسکی اور تکمیل ہوئی۔ پیچھے حضرت عثمان کیوقت میں کامل ترتیب اور تکمیل ہوئی اور اسی کے بموجب ابتک تمام عالم میں رایج ہے

سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمیہ نے انکے پہلے سنہ خلافت میں پیغمبری کا دعوی کیا۔ اور بنی تمیم اور تغلب اسکی ننہیال کے قبیلہ کے لوگ تابع ہوگئے۔ انہی دنوں میں مسیلمہ کذاب نے بھی دعوی نبوت کا کیا اور ان دونوں میں اسطرحکا ارتباط ہوا کہ لوگ انکو بد اعتقاد سمجھے حضرت ابوبکر نے مسیلمہ پر فوج کشی کی اور مسیلمہ مارا گیا +

یہ خلیفہ بہت رحم دل تھے۔ انکے عہد میں فارس پر فوج کشی ہوئی اور تمام یہ بھی شکست کیا سنہ ۶۳۳ء میں دنقوس کے سرلشکر کو گرفتار کیا اور اول بیت المال پر ادوغہ ان نے مقرر کیا اور قرآن کو مصحف کیا ۶۳ برس کی عمر میں ۲ برس کی خلافت کے بعد سنہ ۶۳۴ء میں فوت ہوئے

ان کا نام عبد اللہ تھا اور ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ... اور بیان ... انکی ... تیم ...

کے پہونچین۔
سنہ ۲۲ھ مین اذربیجان اور ہرات اور جرجان وغیرہ فتح ہوئے تھا وقد پر سخت لڑائی ہوئی یزدجرد شکست کہا کر بلخ مین آیا اور جیحون اوتر کر ترکستان کو بہاگ گیا۔ اس فتح کا اہل اسلام نے فتح الفتوح نام رکہا جس سے اصلاً مین بنیاد ریاست اسلام کی پختہ ہوگئی۔ ہندوستان کی جانب سے مکران[1] کے کوہستان تک فوج اسلام پہونچی۔ اور دیبل پہ آکر ایک لڑائی ہوئی۔ مگر لشکر اسلام واپس گیا۔ ابو موسیٰ اشعری نے فارس سے بہی صلاح دار الخلافہ کو لکہی کہ ہند کا قصد نکرنا چاہیئے۔ بہت سے ہاتہی بہی لوٹ مین آئے تہے حکم آیا کہ یہہ اس ملک مین کار آمد نہین اوس ملک کے لوگ اگر لیوین تو اونکو ہاتہی بیچ ڈالو اور روپیہ اوسکا فوج کو تقسیم کردو۔ ان خلیفہ کے اوضاع و اطوار سیدہے سادے تہے اور بہت بہادر اور عابد زاہد تہے۔ پہلے ان ہی نے امیر المومنین کا خطاب اختیار کیا سنہ ۱۶ھ مین حضرت علی کی صلاح سے سنہ ہجری جاری کیا اور دیوان وقد فاتر قرار دیا۔ اور سپاہ و تنبیہ کے واسطے تازیانہ مقرر کیا۔ رات کے لئے چوکیدار و عسس مقرر کئے اول ہی اونہون نے مصر سے بحر ایلہ کی راہ رسد بہیجی۔ اور گہوڑون پہ زکوۃ مقرر کی۔ اور شہر و ملک

[1] مکران۔ یہہ علاقہ سکارپور کی راہ سی فارس کے رستہ مین ہے۔ گویا کرمان اور سندہ کے درمیان ہے۔ اور اسمین ایک دریا بہی بہتا ہے۔ سندہ کا بادشاہ اسوقت رتبیل کہلاتا تہا جیسے روم اور چین کا قیصر اور فغفور ۔

* سعد بن وقاص سپہ سالار خلیفہ کے ہمراہ تہے اور یزدجرد شاہ فارس کے مابین مقام قادسیہ اور شاہ ... لڑائی ہوئی جسمین فارسی مغلوب ... اسلام منتقل ہوگیا اس لڑائی مین فارسیون کا نشان ... [illegible]

(Margin: سنہ ۲۲ھ ; سنہ ۱۶ھ)

مین فتح ہوئے اور کوفہ ۔ بصرہ ۔ الجزیرہ ۔ شام ۔ مصر ۔ موصل
مشہور اعظم قرار دیا ۔ رمضان کے مہینے مین مسجدوں مین قندیلین جلانے مین
اور جن لوگون کے گھر بار نہون اونکے لئے ذخیرہ بنائے گئے ۔ [illegible] ستو
وغیرہ رکھا رہتا تھا ۔ اور مکہ اور مدینہ کے رستہ مین اس قسم کے مقام
مقرر کئے ۔ مسجد نبوی کو وسیع کیا ۔ یہودیون کو حجاز اور شام سے نکال دیا
اور کعبہ مین مقام ابراہیم اسکی قدیمی جگہ پہ مقرر کیا ۔ عمر اُنکی ۵۵ برس
تھی کہ ۱۰ ½ برس کی خلافت کے بعد سنہ ۶۴۴ء مین شہید ہوئے

حضرت عثمان سنہ ۶۴۴ء مین مسند خلافت پہ بیٹھے بنی امیہ
کے خاندان مین سے تھے اور محمد مصطفی کے داماد تھے ۔ بہت سا حصہ روم
کا ۔ اور شمالی افریقہ کے بہت ملک ۔ اور جزیرہ قبرس و اندلس وغیرہ
فتح ہوئے ۔ فارس مین بھی بعض اضلاع خراسان ۔ اصطخر ۔ طبرستان
کرمان ۔ سجستان وغیرہ فتح کئے ۔ انہون نے سنہ ۶۴۹ء مین قرآن
کے نسخے جمع کرکے دوبارہ ترتیب کیا اور وہی اب چھاپ جاری ہے ۔ اسی سال
مین فارس سے آگے [illegible] اُرگنج وغیرہ بالکل فتح ہوا اور یزدجرد بادشاہ
فارس مر گیا ۔ سنہ ۶۵۱ء مین نیشاپور ۔ اصطخر ۔ خراسان ۔ ہرات
سیستان ۔ قہستان ۔ مرو ۔ طالیقان وغیرہ فتح ہوا
سنہ ۶۵۲ء مین انہون نے مسجد مدینہ کے گرد پیش کی زمین خرید کر اسی مسجد کو وسیع کیا
سندھ و ہند پہ فوج کشی کرنے کے لئے پہلے بطور سفیر کے ابن حبلہ نام ایک
آدمی بھیجا ۔ مگر وہ خدا جانے کس رستہ آیا اور کن ملکوں مین پھر کر اسنے ملک

* عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف [illegible] آنحضرت
[illegible] دو بیٹیان آنحضرت کی [illegible] ذوالنورین بھی [illegible]

کی ویرانی سرزمین کی خرابی اور ناپیداواری اہل ملک کی بے وفائی اور غداری اس طرح بیان کی کہ فوج کشی کا ارادہ بالکل موقوف رہا مگر دانش انکا وتیرہ تھا۔

۶۵۶ء — ۳۵ھ سنہ ۳۵ھ ۶۵۶ء مین لوگ اسنے ناراض ہوئے اور انہین شہید کر دیا۔ یہہ خلیفہ صاحب علم تھے اور اپنے دوستو نکے باب مین بہت فیاض تھے۔ اول پولیس کے طور پر سپاہی انہون ہی نے مقرر کئے۔ مگر ہر کام مین نرم دلی اور خوف کرتے تھے۔ عمر ۸۲ برس اور خلافت ۶۵۶ء ۳۵ھ تک ۱۲ برس رہی*

۶۵۶ء — ۳۵ھ حضرت علیؓ ۳۵ھ ۶۵۶ء مین مسند خلافت پہ بیٹھے بنی ہاشم کے خاندان سے تھے۔ اور رشتہ مین محمد مصطفےٰؐ کے چچیرے بھائی اور داماد بھی تھے کل خلفا مین یہہ اور انکے دو بیٹے ایسے خلیفہ ہوئے کہ جنکے ماں اور باپ دونون ہاشمی تھے۔ حضرت علیؓ کی خلافت مین سب سے بڑی مشکل یہہ پیش آئی کہ خانہ اسلام ہی مین نزاع واقع ہوگئی۔ پہلے ہی برس مین بی بی عائشہؓ نے جو کہ محمد مصطفےٰؐ کی بی بی اور حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھین فوج کشی کر کے ہنگامہ قتال کو گرم کیا۔ پھر امیر معاویہ نے جو کہ امیہ کے خاندان سے تھے نشان خلافت بلند کیا۔ بہت سی خونریز لڑائیان ہوکر معاویہ کی کامیابی پہ مہمون کا خاتمہ ہوا۔

۶۶۲ء ۴۲ھ

۶۵۸ء — ۳۸ھ سنہ ۳۸ھ ۶۵۸ء مین حضرت علیؓ نے صلح منظور کر لی اور خانہ نشین ہو کر ۶۶۱ء ۴۰ھ مین کوفہ کی مسجد مین شہید ہوئی۔ انکے عہد مین بھی فارس کا لشکر مکران اور قصبہ قیقان اور کوہ پایہ سے ہو کر کیکان کے پہاڑ تک آیا۔ مگر اہل اسلام

* علی ابن ابی طالب بن عبدالمطلب یہانسے انکی نسب آنحضرتؐ سے ملتی ہے

اٹھکر کبھی ٹھکرانی نہیں چاہئیے۔ یہہ خلیفہ شجاعت اور ہمت اور فیاضی اور صاف دلی کے لئے ایک آئینہ تھے۔ عمر ۶۳ برس کی اور خلافت ۵ برس رہی

اُمویہ کے خاندان کی خلافت

یہاں سے امویہ کی خلافت قایم ہوئی جسمین ۱۴ خلیفہ ہوئے اور ۹۱ برس حکومت رہی

سنہ ۴۱ ہجری سے سنہ ۱۳۲ ہجری تک

+ اسم المغیرہ و سمی عبد مناف لانہ شرف و علا و اناف علی اشراف العرب

عبد مناف کا نام مغیرہ تھا اور اسکا شجرہ نسب اسطرح ہے۔ مغیرہ بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب

حسنؓ بڑے بیٹے حضرت علیؓ کے اگرچہ کوفہ میں جانشین ہوئے مگر
عربستان۔ شام۔ مصر کے لوگوں کی رفاقت سے امیر معاویہؓ نے دمشق
سنہ ۴۱ھ کو جہاں کے وہ حاکم تھے دار الخلافہ بنایا سنہ ۴۱ھ ۶۶۲ میں پھر لڑائی کا سامان ہوا مگر حضرت ۶۶۲ع
حسنؓ نے اہل کوفہ میں رفاقت کی بو نہ پائی۔ چھ مہینے کے بعد ناچار خلافت سے
سنہ ۴۹ھ دست بردار ہو کر حجاز کو چلے گئے اور آخر سنہ ۴۹ھ ۶۶۹ میں زہر سے شہید ہوئے ۶۶۹ع
حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد سنہ ۴۱ھ ۶۶۱ سے حضرت معاویہؓ کی خلافت شمار کیجاتی ہے

معاویہ بن ابی سفیان

سنہ ۴۱ھ سنہ ۴۱ھ ۶۶۱ میں اس طرح خلیفہ ہوئے کہ کوئی مخالف انکی خلافت کا نہ رہا۔ حضرت عثمانؓ بھی امیہ کے خاندان میں سے تھے مگر ۶۶۱ع
خلافت امویہ کا یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ انہوں نے دار الخلافہ کو
دمشق سے شام میں منتقل کیا۔ ہر چند حضرت علیؓ کو زیادہ تر کوفہ میں
رہنا ہوا تھا مگر اسوقت سے گویا مدینہ میں سے خلافت نکل گئی۔ انکے
شروع خلافت میں ایک فساد خوارج کا ہوا اور ایک بلوہ بصرہ میں ہوا مگر ان
صاحب تدبیر نے اسے نہایت سختی سے روکا۔ ساتھ اسکے روم اور یونان کو
سنہ ۴۸ھ بھی تسخیر کرنا چاہا چنانچہ سنہ ۴۸ھ ۶۶۷ میں انکا بیٹا یزید لشکر لیکر گیا۔ ۶۶۷ع
اور تھوڑے تھوڑے مقابلے جو رستہ میں آئے انہیں ہٹاتا ہوا تمام کوچک ایشیا کو
طے کر کے ہلسپونٹ یعنی بحر قسطنطنیہ اور ترکی استنبول کو جا گھیرا مگر [illegible]
سنہ ۴۹ھ ہوئی اور آخر سنہ ۴۹ھ ۶۶۹ میں شکستہ ناکام پھرا ان حملوں میں آتش یونانی بھی کام میں آئی* ۶۶۹ع

* آتش یونان ترجمہ گریک فایر کا ہے وہ ایک قسم کی بارود تھی کہ پانی سے بجھتی نہ تھی بلکہ اور زیادہ ہوتی۔ عربی اور فارسی کی تاریخوں میں جو لکھا ہے کہ نفط کے حقّے بھر بھر کر مارے اور منجنیق کام میں آئے اوس سے یہی مراد ہے۔

حقیقت مین اطراف یورپ کی نسبت اول عُبید اللہ انکا سردار خراسان
مین اور پھر سعید اُسکا قائم مقام آگے بڑھکر ماوراء النہر مین بہت کامیاب
ہوا۔ سنہ ۵۶ھ مین خاتون بخارا کی ملکہ خراج گزار ہوئی اور سمرقند
کا محاصرہ ہوکر صلح اسطرح ہوئی کہ فوج اسلام ۵ لاکھ ٹنکے لے اور شہر مین سے
ہوکر نکلجائے۔ سنہ ۴۴ھ مین ایکطرف عبد الرحمن بن سمرہ نے
کابل فتح کیا۔ اور مہلب نے نشان فتح آگے بڑھایا۔ اور دوسری
طرف سے اسی سال مین ۴ ہزار کی جمعیت سے ایک فوج سندھ کی
طرف بھیجی کہ کیکانان تک لشکر آیا اور ایک سخت لڑائی کے بعد پھر ان کو
ہٹ گیا۔ دو برس کے بعد اور لشکر سیستان سے کوہ قصرج کو آیا اور
نواحی بُودیتک پہونچکر واپس گیا۔

سنہ ۵۹ھ مین بادشاہ یونان سے صلح کرلی اور شرط ہوئی کہ ۳۰ من ۲۰ بیس
سونا سالانہ دیا کرینگے

انہون نے جسطرح اپنے چست انتظام اور درست تدبیر سے سلطنت کو جمایا اور
باہر پھیلایا اسیطرح اپنے خاندانی استقلال کا بھی بندوبست کیا تاکہ تقرر اُسکا لوگون
کے اتفاق رای کا محتاج نہوکر سلسلہ میراث مین آجائے چنانچہ سنہ ۵۶ھ مین
یزید کے لئے جو حقیقت مین سنہ ۵۰ھ سے ولیعہد تہا اب سرداران قوم سے بیعت لی۔ اور یہ بات
قابل یادداشت ہی کہ اسوقت تک مدینہ مین جو خلافت ہوئی صحابہ کے
اتفاق رای سے ہوئی انہون نے اس دستور کو موقوف کیا۔ مگر غالباً مکہ
اور مدینہ کے شرفا کو بھی کچھ فاطمہ کی ہمدردی کے ساتھ ابھی سے اختیاری

پسند آئی ہوگی۔ چنانچہ عہد یزید مین اسکا ظہور زیادہ تر ہوا۔

اہل تاریخ نے اکثر باتین انکی اولیات مین لکھی ہین چنانچہ اول انہین سے تقرر ولیعہد کا ہے۔ قاصدون کی ڈاک انہون نے بٹھائی۔ خواجہ سرا خدمتگاری مین رکھے چونکہ انکی ایک تحریر مین کسی نے جعل کر کے ایک لاکھ درہم کی جگہ دو لاکھ درہم بنا لیے تھے اسلیے سند کے استحکام کیواسطے مُہر اور مُہرداری کا دفتر مقرر کیا۔ کعبہ پہ پوششون کی زیادتی کو زیادہ سمجھکر موقوفی کا حکم دیا۔

یہہ خلیفہ نہایت صاحب تدبیر اور منتظم تھے اور اہل عرب پر سخاوت کے ساتھ کمال حلم سے پیش آتے تھے آخر ۶۰ھ مین ۷۵ برس کی عمر مین ۱۹ برس کی خلافت کے بعد فوت ہوئے

ابو خالد یزید اموی

۶۰ھ مین تخت نشین ہوا۔ مگر عالم انتظام اور حسن تدبیر مین باپ کے برابر نہ تھا پہلی خرابی اس سے یہہ ہوئی کہ جو غلطی اسکی ولیعہدی مین ہوئی تھی اوسکی اصلاح کی بابت زیادہ تر بے اعتنائی کی اور حسین بن علی اور ابن زبیر سے بیعت طلب کی۔ کیونکہ ابن زبیر بھی ایک صاحب ادعا شخص تھے۔ باپ انکے حضرت زبیر عشرہ مبشرہ مین داخل تھے اور ہمیشہ معرکون اور لڑائیون مین سرگروہ اور مرجع خلایق ہوتے تھے اسکے علاوہ ابن زبیر حضرت ابوبکر کے نواسے بھی تھے سب سے زیادہ یہہ کہ یزید نے عیاشی اور حرکات ناروا اختیار کین۔ چنانچہ لوگ ناراض ہوکر دو فرقے ہوگئے اہل کوفہ وغیرہ نے حسین بن علی کو امام بنایا۔ اور دوسرے فرقے نے عبداللہ ابن زبیر کی طرف رجوع کی۔

عراق کے لوگ خصوصاً اہل کوفہ جو ہمیشہ سے بے استقلال طبیعت کے تھے اگرچہ بڑی گرمجوشی سے اٹھے اور مسلم بن عقیل یعنے حسین ابن علی کے چچا زاد بھائی کو بلا کر اپنا سردار بنایا مگر عبید اللہ بن زیاد نے شام سے آکر انہیں نہایت ہوشیاری اور تدبیر سے دبایا اور انجام اسکا یہہ ہوا حسین ابن علی نے بیعت کو ہاتھ نہ دیا۔ مگر اپنی جان کے ساتھ ۷۲ جانیں دیکے یزید خلیفہ وقت کی خلافت کو مطمئن کیا۔ یہہ مقام کوفہ سے ۲۵ میل پر فرات کے کنارے پر ہے کہ پہلے ارض نینوی اور پھر کربلا کہلاتا تھا۔ چنانچہ اب تک بھی مشہور و معروف ہے یزید بعد انکے باقی اہل و عیال سے کسیطرح متعرض نہوا کیونکہ انمیں کسیکو خلافت کا خیال نہ پایا۔

اہل مکہ و مدینہ نے اسکی بدکاریوں سے ناراض ہوکر ابن زبیر کیطرف رجوع کی چنانچہ یزید نے اہل مدینہ کو بھی باغی قرار دیکر شہر کو نہایت بری طرح قتل و غارت کیا۔ پھر ابن زبیر پر مکہ کی جانب فوج کشی کی اور اوسے کعبہ میں محصور کیا۔ کہتے ہیں کہ نفط کی منجنیق اسقدر برسائے کہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ چھت بھی جل گئی اور مشہور ہے کہ حضرت اسمٰعیل کی قربانی کے مینڈھے کے سینگ جو اسمیں لٹکے ہوئے تھے وہ بھی جل گئے۔ آخر ۶۴ھ میں مرگیا۔

یزید بہادر اور خوبصورت جوان تھا۔ شعر اکثر کہتا تھا اور اچھا کہتا تھا کعبہ پر دیبا کی پوشش پہلے اسی نے چڑھائی ہے

معاویہ بن یزید

+ مقامات حریری کے دیباچہ میں جو قطعہ ہے ۵ شعر کا مشہور ہے [illegible]

سنہ ۶۸۳ع میں باپ کی بعد تخت نشین ہوا مگر تہوڑے دن کے بعد خلافت سے دست بردار ہوکر
مرگیا۔ اور کسیکو جانشین نہ کرگیا۔ چنانچہ خلافت کا سلسلہ برہم ہوگیا عبیداللہ بن زیاد
حاکم بصرہ نے چاہا کہ میں خلیفہ ہوجاؤں مگر اہل بصرہ نے اسے نکال دیا۔

عبداللہ ابن زبیر

عبداللہ بن زبیر نے دعوے کیا اور اسکے دعوی کی عراق حجاز۔ یمن
اور مصر نے تائید کی۔ مصر میں ضحاک کو نائب کیا اور خود
مکہ کو دار الخلافہ کرکے بیٹھ گئے۔ چونکہ امیہ کے خاندان کے لوگ شامی تھے
اسلئے بیرونی فتح کرتے تھے مسدود کی سبب الله کعبہ کی دیواریں منجنیقوں کے
صدمے سے خراب ہوگئی تہیں اور سنہ ۶۸۳ع ۶۴ھ میں از سر نو تعمیر کرکے حضرت
ابراھیم کی بنیاد پر بنایا یعنے کہ زمین جو اصلی بنیاد سے چہٹی ہوئی تھی وہ
بھی شامل کرلی کہ حجر اسود اسکے اندر آگیا +

ساتھ ہی بنی امیہ میں سے مروان بن الحکم نے دمشق میں ہوکے
خلافت کا دعوی کرکے چند روز میں تمام شام اور مصر کو تابع کرلیا

اسی عہد میں ہاشمیہ فرقہ بنی ہاشم حضرت علی اور آل عباس کے طرفدار۔ بنی
خراسان کیطرف زور پکڑ گئے اور مسلم نام ایک شخص کو حاکم بنایا کہ بڑا
سخی اور عالی ہمت شخص تہا +

بہت سے اہل کوفہ نے حسین ابن علی کو خط بھیجکر بلایا اور [illegible]
رفاقت نہ کی تھی اپنے اس گناہ [illegible] توبہ کرتے [illegible] شام اور [illegible]
میں ایک بلوہ کیا کہ سلیمان بن صرد اسکا خود مختار سرگروہ تہا۔ کہ

عبید اللہ بن زیاد نے فوج بھیجی اور سلیمان کے خون سے وہ آگ بجھ گئی

مروان نے ہر چند یزید کے بیٹے خالد سے وراثۂ خلافت دینے کا

قسمیہ وعدہ کیا تھا مگر طرفداران خالد کو انعام و اکرام سے ملا لیا اور عبد الملک

اپنے بیٹے کو خلیفہ کر دیا اسلئے خالد نے اپنی ماں سے جو کہ مروان کے نکاح

میں آگئی تھی اُسے مروا ڈالا ۔ مگر جانشین اسکا شام و مصر میں عبد الملک ہی ہوا

عبد الملک ابن مروان

سنہ ۶۸۴ء ۶۵ھ میں مسند نشین ہوا مگر عبد اللہ ابن زبیر مکہ میں موجود تھے ۔ اور

حجاز عراق ۔ یمن وغیرہ پر قابض تھے ۔ اسی حالت میں مختار نام ایک

شخص کوفہ میں حسین بن علی کے خون کے دعوے پر کھڑا ہوا اور چند فتوحات کے

بعد ابن زبیر کے لشکر سے سنہ ۶۸۶ء میں قتل ہوا ۔ بعد اسکے عبد اللہ نے عبد الملک پر زور

دیا عبد الملک اسوقت قیصر روم اور یونانیوں سے لڑ رہا تھا ۔ گھر کے فساد پر نظر کر کے

۵ ہزار دینار سالانہ دینا کیا اور سنہ ۶۹۰ء میں آ کر ابن زبیر کی خبر لی یہانتک کہ حجاج اسکا

وزیر فوج لیکر کعبہ پر چڑھ آیا اور سخت محاصرہ اور شدت کے بعد ابن زبیر کو

سنہ ۶۹۲ء ۷۳ھ میں سولی دی

ابن زبیر شہسوار اور نامور بہادر تھا اور فصاحت میں یہ عالم تھا کہ جب

خطبہ پڑھتا تھا تو گویا در و دیوار بول اٹھتے تھے الغرض

سنہ ۶۹۳ء ۷۴ھ

ہجری ... حکومت اسلام پر واقع ہوا ۔

[illegible] ... جو اپنی ماں کے پیٹ میں ... قبل ولادت ... مر گیا ... [illegible]

... شاہ روم ... پیدا ہوا تھا ... [illegible]

اور ... نام ... [illegible]

سے عبد الملک بالاستقلال خلیفہ ہوا۔ اور کل خلافت اسلام پھر ایک شخص
کے ہاتھ میں آئی۔ مگر خاندان امیر معاویہ سے نکلکر مروان کے خاندان میں آگئی
اُسنے پھر کعبہ کو گرواکر جیسا تھا ویسا ہی کر دیا اور حجر اسود باہر ہو گیا
[margin: ۶۹۲ء / ۶۹۷ء] [margin: ۷۳ھ / ۷۷ھ] سنہ ۷۳ھ میں ایشیا مائنر و عراق پر حملہ ہوا سنہ ۷۷ھ میں شہر قادس
جو افریقہ میں ہے آباد ہوا۔ اور اسکے لوگ جو اب مسلمان ہیں اسلام
[margin: ۶۹۶ء / ۷۰۰ء] [margin: ۸۲ھ / ۸۲ھ] لائے۔ سنہ ۸۶ھ میں مصر کی مسجد گرا کر دوبارہ تعمیر کی۔ اسکے علاوہ
شہر سے نکلکر اطراف میں بھی کچھ کچھ فتحیں حاصل کیں سنہ ۹۲ھ میں جتنا
ملک افریقہ کا معلوم تھا وہ فتح ہوا۔ اہل عرب اور حبشی مسلمان مل جل
گئے۔ اسیوقت عرب والے بھی بلاد یوروپ میں مُور کہلاتے ہیں
عبد الملک اخبار و اشعار عرب میں بڑا ماہر تھا۔ اسلام میں اول دینار پر
سکہ اسنے لگایا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ

لا اله الا الله
[illegible]

اسوقت دینار کی یہ صورت تھی
اسوقت تک دیار عرب میں رُوم یا فارس کا سکہ چلتا تھا عبد الملک نے
اتفاقاً اول مرتبہ سکہ کے دیباچہ میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور پیغمبر صاحب کی نعت
لکھی تھی قیصر روم نے اعتراض کیا۔ خلیفہ وقت نے خفا ہو کر یہ دینار جاری کیے
عبد الملک نے کل قلمرو اسلام میں دفتر و دیوان عربی سے کیے اور حکم دیا کہ

افریقہ روم کی عملداری کا مغربی حصہ ہے۔ جسمیں شہر قادس مشہور تجارت گاہ ہے
یونانی زبان میں مور کالی کو کہتے ہیں مور کے ملک سے ملک سیاہ مراد ہے
+ ایشیائے کوچک

دربار عام مین کوئی اُسکے سامنے بولنے نپاسکے - وہ پہلا خلیفہ ہوا کہ جسکے
سرپر مسلح سپاہی تلوارین سونتے کھڑے رہتے تھے - خلفا مین پہلے بھی خلیفہ
بخیل ہوا اسیواسطے لوگ اسکو رشح الحجارہ کہتے تھے - اسکے موںہہ مین ایسی
بدبو آتی تھی کہ مکھی بھی بیٹھہ سکتی تھی اسلئیے ابوالذبان کہتے تھے -
ایکدن اوس سے کسینے پوچھا کہ تم بہت جلد بڈھے ہوگئے - بولا کیونکہ ہفتون
ہرجمعہ کو عقل اپنی خلایق پر خرچ کرتا ہون - اسکے عہد مین حکومت حجاج
کی شمشیر ظلم سے ہزارون صحابہ اور تابعین صاحب فضل قتل ہوئے -
آخر ۸۶ھ مین خود بھی مرگیا - سوا چند لڑایونکے بیرونی فتوحات
کم حاصل ہوئین - البتہ اپنے گھر کو مخالفون سے صاف کیا

ولید ابن عبد الملک

۸۶ھ مین خلیفہ ہوا عبد الملک نے ایکدن بیماری کی حالت مین کہا کہ مین
نہین جانتا ولیعہد کسے کرون - لوگون نے کہا کہ ولید - بولا اسے نحو نہین
آتی غلط بولتا ہے - ولید نے سنتے ہی نحویون کو بلایا اور چھہ مہینے تک
بیٹھا اُنکے ساتھہ بیٹھا جب نکلا تو پہلے سے بھی بدتر تھا عبد الملک نے
کہا کہ خیر وہ معذور ہے ولید بڑا جابر اور ظالم بادشاہ تھا اور باوجود
اسکے قرآن کی تلاوت بہت کرتا تھا - اُسنے حجاج کو وزارت سے
معزول کرکے عراق کا حاکم کردیا ۹۳ھ مین اُسکے لشکر نے سندھ
دیبل کے کنارے پر فتح پائی - اسوقت ایک قوم بیچامہ تھی کہ انکو
تکامرہ کہتے تھے اور اب دیبل کو ٹھٹھہ کہتے ہین صورت اسکی

ہوئی کہ اہل عرب کا ایک جہاز دیبل یعنے بندرگاہ سندھ مین ہندوؤن نے
پکڑ لیا - پس سنہ ۹۲ھ مین حجاج نے اپنے بھتیجے قاسم کو ۶ ہزار فوج
کی جمعیت سے بہیجا وہ کرمان مین آیا اور وہان سے مکران کو ہوتا ہوا مقام
ارمابیل کو فتح کرکے سندھ مین داخل ہوا اور دیبل کو فتح کیا -
اسوقت بہکر کے پاس الور یا ارور جو آجکل لوہڑی یا روڑی مشہور ہے دارالخلافہ
ان اضلاع کا تہا اور داہر راجہ وہانکا تمام سندھ سے لیکر اٹک کے کنارے
کابل باغ تک دوسری طرف کشمیر تک قابض تہا - کہتے ہین کہ سا
توین دن خط کا جواب کرمان سے آتا تہا قاسم کے ساتہہ خلیفہ کے خاصہ
کا ایک منجنیق تہا کہ عروس اسکا نام تہا اور اس سے پتھر پہینکتے تہے
پانسو آدمی اُسے کہینچتے تہے - اور جعونہ سلمی اسکے نشانہ کا
قادر انداز تہا - غرض دیبل اور بعد اسکے نیرون (جسے حیدرآباد کہتے ہین)
فتح ہوا - پہر سیہوان کا قلعہ باوجود کمال استحکام کے ساتوین دن
فتح ہوا - محمد قاسم اگرچہ ۱۷ برس کا نوجوان تہا مگر نہایت تدبیر سے چلا
مسلمان زمینداروں سے عشر اور ہندوؤن سے زرمال گزاری بموجب
رواج ملک کے وصول کیا - مندرون اور شوالون کی عام اجازت
دیدی اور یہہ فتوی ہوگیا کہ جب غیر مذہب نے جزیہ ادا کیا تو پہر اسکے ادا
رسوم مین مزاحمت نہ چاہیئے جو راجہ جزیہ قبول لیتا تہا اوسکا ملک
بدستور بحال رہتا تہا - برہمنون اور پجاریون کے وظیفے ۳ روپیہ سیکڑہ کے

سنہ ۹۲ | سنہ ۷۱۱ء

---

۳ شاید کسی قسم کی توپ ہو -

حسابِ سابق بموجب آئین قدیم کے بحال تھے سوداگرون اور پیشہ ور لوگون کیلئے
وقت حملہ کے کشت وخون سے امان تھی۔ شہر کے حملہ مین فقط مقابلہ کرنیوالے
قتل کیے گئے تھے۔ دوسری طرف کابل کے رستہ ملتان تک عمل اسلام پہونچ گیا
غرض اسطرح تدبیر اور شمشیر کے زور سے قنوج تک پہونچا۔ مگر ہندوستان سے
جو عورتین خلیفہ کے لئے بھیجی گئی تھین انمین سے ایک عورت کے بہکانے سے
خلیفہ نے حکم بھیجا کہ قاسم کو چاہیے اپنے تئین کچی کھال مین سلوا کر یہان
حاضر ہو۔ وہ اسوقت مقام ادھاپور مین تھا۔ فوراً تعمیل حکم کرکے روانہ ہوا
اور دوسرے ہی دن گھٹ کر مر گیا۔ یہان تمیم دوسرا حاکم آیا۔ ۱۳۰ برس
تک بلاد مفتوحہ پر قابض رہا مگر بنی امیہ کی بربادی اور قوت عباسیہ کے
انقلاب سے سنہ ۱۳۲ھ مین ہندون نے پھر مسلمانون کو نکال دیا۔ — سنہ ۱۳۲ھ | سنہ ۷۵۰ء

سنہ ۹۱ھ مین ملاطیہ شام کیطرف فتح ہوا سنہ ۹۲ھ مین سردارون مین — سنہ ۹۱ھ | سنہ ۷۱۰ء
سے موسیٰ اور طارق سپہ سالار نے ہسپانیہ یعنے اندلس پر قبضہ کیا۔ اُس
اسی وجہ سے اس مقام کا نام جبل الطارق (وجبرالٹر) مشہور ہے سنہ ۹۲ھ مین — سنہ ۹۲ھ | سنہ ۷۱۱ء
مغرب کی طرف ممالک یورپ مین اور مشرق کیطرف ترکستان اور ایران
اور ہندا مین فتحین حاصل کین سنہ ۹۴ھ مین فرغانہ یعنے کوکان۔ شاش — سنہ ۹۴ھ | سنہ ۷۱۲ء
تاشکند وغیرہ فتح ہوئے

اسکے عہد مین سنہ ۸۶ھ سے سنہ ۹۶ھ تک علوم وفنون خصوصاً علم عمارت
کی بڑی ترقی ہوئی اور سلطنت اسلام رونق پر آئی سنہ ۸۸ھ مین ایک مسجد — سنہ ۸۸ھ | سنہ ۷۰۷ء
عالیشان دمشق مین بنوائی اور بے حساب روپیہ خرچ کیا۔ اسطرح

مسجدِ اقصی کی عالیشان عمارت تعمیر کی اور مسجدِ نبوی کے بنانے کے لیے
(سنہ ۹۶ھ / سنہ ۷۱۵ع) حکم بھیجا۔ آخر سنہ ۹۶ھ میں فوت ہوا

حجاج ابن یوسف ثقفی

اسکا ظلم حاتم کی سخاوت سے کم مشہور نہیں ہے عبد الملک کا وزیر صاحب
امارت تھا۔ اکثر عراق فارس پر حاکم بھی رہا۔ کعبہ کی تعمیر اسی
(سنہ ۸۲ھ و سنہ ۸۳ھ) کے اہتمام سے ہوئی سنہ ۸۲ھ میں شہر واسط اور سنہ ۸۳ھ میں
اردبیل آباد کیا۔ عرب میں کشتیون پر رال کا روغن اسی نے لگایا۔ اور
صحرا نشین لوگوں کے ہاتھوں پر اُنکے اور اونکے ولادت گاہ کے نام گدوائے۔ پہلا
شخص تھا جسکے دربار عالیشان میں ہزار خوان کھانا کھایا اہل مجلس کے آگے چنا گیا
بے سقف قید خانہ اوسیکا ایجاد ہے۔ اور مرد و عورت سبکو ایک زنجیر میں اسی
نے قید کیا عبد الملک کے عہد میں اسکے اقبال کا دور تھا۔ آخر
(سنہ ۹۵ھ / سنہ ۷۱۳ع) سنہ ۹۵ھ میں ۵۴ برس کی عمر میں مرگیا۔ کہتے ہیں کہ ناک اسکی چپکی ہوئی تھی
اور آواز مہین تھی۔ مگر تیغ ظلم ایسی دراز تھی کہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار صحابی و
عام مسلمان قتل کیے

سلیمان ابن عبد الملک

(سنہ ۹۶ھ / سنہ ۷۱۵ع) سنہ ۹۶ھ میں خلیفہ ہوا اور بلاد ترکستان اور گرجستان وغیرہ میں بہت بڑی بڑی
فتحیں بھی حاصل ہوئیں خراسان کی بغاوت کو دبایا۔ دوسری طرف جزیرہ
(سنہ ۹۸ھ / سنہ ۷۱۶ع) صقلیہ* کو فتح کیا اسنے سنہ ۹۸ھ میں روم پر لشکر بھیجا چنانچہ وہاں جاکر
خیمے ڈالے اور محاصرہ کرکے زراعت شروع کردی اور انہی کا غلہ او گاکر

* جزیرہ اسکو انگریزی میں سسلی کہتے ہیں ۱۲

کہلایا۔ فتوحات کو بہت تنگ کیا تہا کہ اس عرصہ میں سلیمان کے مرنے کی خبر
پہونچی۔ اور لشکر پہر آیا۔ مگر بہت سے جہاز اونکے آتش یونانی یا باد مخالف سے
تباہ ہو گئے۔ یہہ خلیفہ زیادہ تر اپنی پرخوری سے نامور ہوا۔ چنانچہ ایک جلسہ
میں ۷۰ انار۔ ایک حلوان ۔ ۶ مرغیان اور قریب ۱۰ سیر کے طائف کا
منقی کہا گیا۔ اسنے حلب میں ایسی ہی عالیشان مسجد بنائی جیسے ولید
نے دمشق میں بنائی۔ خوبصورت جوان تہا۔ اور اسپر اوسے بہی ناز تہا
ایک دن دو تہیلے انجیر اور انڈوں کے بہرے ہوئے آئے چنانچہ دونوں کے
دونوں یکبارگی خالی کر دئے اور اسی دن سے بدہضمہ ہو کر ۱۸ صفر سنہ ۹۹ھ میں فوت ہوا

سنہ ۹۹ھ — ۷۱۷ء

عمر ابن عبد العزیز

خلیفہ متوفی ایک وصیت نامہ لکہہ گیا تہا اُسکے موجب عمر ابن عبد العزیز
ابن مروان خلیفہ ہوا۔ لڑکپن میں خچر نے سر میں لات ماری تہی اسکے
نشان کے سبب سے لوگ اسکو اشدح یعنے (سر پہٹا) کہتے تہے اس خلیفہ
کا مزاج اور طبع حلیم تہا۔ زاہدوں و پارساؤں کی طرح گذران کرتا تہا چنانچہ
قسطنطنیہ پر جو لشکر گیا ہوا تہا اسے بلا لیا۔ کفایت شعاری اسکی اس
حد کو پہونچی کہ لوگ اسکو بخیل سمجہتے تہے مسجد نبوی کو وسیع کیا اور حضرت
کی بی بیوں کے گہر بہی اسمیں شامل کر دئے کہ میدان مسجد کا دو سو ہاتہہ کا ہو گیا
اور جو صحن پہلے لیے کیا تہا اوتنا ہی اور زیادہ کیا باغ فدک
بنی فاطمہ کو دیدیا اور امیر معاویہ کے وقت سے خلفاے بنی امیہ
جو حضرت علی اور اونکے طرفداروں پر خطبہ میں لعن کرتے تہے وہ بہی موقوف کی

لوگ اس بات سے ناراض ہوئے اور غلام سے ایک ہزار دینار کا لالچ دیکر زہر دلوا دیا۔ چنانچہ اُسنے تنہا بلاکر پوچھا اور غلام نے قبول کیا۔ دینار تو بیت المال میں بھجوا دئے اور کہا کہ چپکے سے کہیں بھاگ جا۔ لوگ دیکھیں گے تو مار ڈالیں گے۔ سنہ ۱۰۱ھ میں کہ دیر سمعان میں مرگیا

یزید ابن عبد الملک ابن مروان

سنہ ۱۰۱ھ میں خلیفہ ہوا اور سنہ ۱۰۵ھ میں فوت ہوا۔ اور اب آفتاب انکا اوج اقبال سے ڈھلنے لگا۔ یزید نہایت عیاش تھا آخر اپنی معشوقہ کے غم میں کہ جو اسکے قصور سے فوت ہوئی تھی مرگیا۔

ہشام ابن عبد الملک

سنہ ۱۰۵ھ میں خلیفہ ہوا۔ اسکے عہد میں بلاد روم کی طرف قیصریہ وغیرہ فتح ہوئے اور دوسری طرف کوچک ایشیا میں اور کچھ وسط ایشیا میں فتحیں اور معرکے ہوئے۔ یہ خلیفہ اگرچہ عیاش تھا مگر تو بھی عقل و تدبیر سے خالی نہ تھا سنہ ۱۲۵ھ میں فوت ہوا۔ اسکے عہد میں زید ابن علی ابن حسین سے اہل کوفہ نے بیعت کی مگر جب ہشام کی طرف سے فوج آئی تو ۴۰۰ آدمی سے زیادہ ساتھ نہ ہوئی۔ اور آخر انہیں شہید کیا۔ اسی کے عہد سے خاندان عباسیہ کی سلسلہ جنبانی خراسان کی طرف سے ہونے لگی۔ اور اسلام کی فتحمند فوج جو فرانس کے جگہ میں جا کر فتان تک تھا اسکی ترقی یورپ میں رک گئی۔ چنانچہ چارلس مارٹل نے سنہ ۷۳۲ع میں شہر پائرش دار الخلافہ فرانس کے پاس ٹورس پر اور سنہ ۷۳۶ع میں ناربون کے قریب

+ پیرس سے ۱۴۰ میل -

لشکر اسلام کو شکست دی

ولید ابن یزید ابن عبد الملک

سنہ ۱۲۵ھ — سنہ ۷۴۳ء میں خلیفہ ہوا مگر باوجود فسق و فجور کے ایسا جاہل طبع تھا کہ قرآن اور خانہ کعبہ کے ساتھ سخت نازیبا برتاؤ کیا ان کی سب لوگ خصوصاً اہل حمص اور اہل فلسطین* اس سے بگڑ گئے اور آخر بغاوت کر کے سنہ ۷۴۴ء میں مار ڈالا — سنہ ۱۲۶ھ

یزید ناقص (ابو خالد ابن ولید)

سنہ ۷۴۴ء میں خلیفہ ہوا۔ فوج کی تنخواہیں بہت کاٹی تھیں اسلئے تمام خلق اللہ نے یہ خطاب دیا شاہ فرند اسکی ماں پوتی یزدجرد کی تھی۔ اور اسکے نانا کی ماں کسریٰ کی پوتی تھی۔ اور اسکے پرنانا کی ماں خاقان کی بیٹی تھی اور اسکے نانا کی نانی قیصر روم کی بیٹی تھی۔ سلطنت کی رشتہ داری پر خیال کرو کہ کہاں سے کہاں پہونچی ہے۔ اور اسنے ملک کے ارتباط اور اہل ملک کے انتفاع پر اسوقت کیا کیا اثر ہونگے۔ اسکے عہد میں راگ رنگ اور شراب کا چرچہ خلفا کے خاندان میں بہت ہو گیا تھا۔ چنانچہ اسنے اس باب میں نصیحت کی اور ۶ مہینے کی خلافت کر کے سنہ ۷۴۴ء میں مر گیا۔ — سنہ ۱۲۶ھ

ابراہیم ابن ولید ابن عبد الملک

سنہ ۷۴۴ء میں بھائی کے بعد خلیفہ ہوا۔ مگر مروان حمار اسکے سوتیلے بھائی نے سرکشی کی یہ بھاگ گیا اور خلافت سے دست بردار ہو کر خود مروان سے بیعت کر لی — سنہ ۱۲۶ھ

---

* فلسطین (پیلسٹائین) شام کا جنوبی حصہ ہے۔ اسی کو کنعان بھی کہتے تھے

یعنی مرثیہ نقم ۱۲

مروان حمار

سنہ ۱۲۷ھ میں خلیفہ ہوا۔ اسلام کی پیشقدمی اور بیرونی ترقی جو کئی برس سے رکی ہوئی تھی اسپر ایک اور نیا انقلاب پیدا ہوا۔ یعنی حضرت عباس پیغمبر صاحب کے چچا کی اولاد میں سے سفاح نام ایک شخص نے انکی قرابت کے حق سے خلافت کا دعویٰ

(سنہ ۷۴۴ع)

خلافت عباسیہ

دولت بنی امیہ کا زوال اور آل عباس کا ظہور اقبال بھی قابل غور کرنے کے ہے حقیقت یہ ہے کہ بنی امیہ کے حق میں حالات شرع باتوں کے ساتھ عیش و عشرت اور غفلت انکی باعث خرابی ہوئی اور یہی سبب ہے کہ ابتدا سے خلیفہ از حضرت علی اور اونکا خاندان وہ نکر سکا جو آل عباس سے ہوا۔ چنانچہ ابراہیم نے آل عباس میں سے نشان اوٹھایا اور ابراہیم امام مشہور ہوئے۔ وہ تو مروان کی قید میں مارے گئے۔ مگر انہوں نے ابو مسلم کو جو گودرز گیانی یا بزرجمہر کی اولاد سے ایک اولو العزم شخص تھا اپنا نائب کر کے خراسان کی طرف روانہ کیا تھا کیونکہ وہان کے لوگ بنی امیہ سے دلی مخالفت رکھتے تھے اور اکثر بنی ہاشم کے دوست تھے۔ ابو مسلم نے وہان جاکر خوب جمعیت بہم پہونچائی بچت بندوبست سے لشکر کثیر جمع کیا اور عباسیوں کی طرف لوگون کو مایل کیا۔ اور خود نقیب آل محمد کا خطاب حاصل کر کے ۷۰ نقیب اور مقرر کیے اور اطراف میں بھیجے۔ کل دوستداران آل عباس کے لیے سیاہ لباس مقرر کیا

* حمار زبان عرب میں ایک صدی کو کہتے ہیں اور دس برس کو سنت الحمار کہتے ہیں۔ چونکہ دمشق کے قبضہ سے اسوقت تک حکومت بنی امیہ کو سو برس ہوگئے تو اسلیے اسکا لقب حمار ہوگیا۔

اور برابر خبر دوڑا دی کہ جہاں جہاں ہوں رمضان کے اخیر دن وقت
اوٹھ کھڑے ہوں

یہاں ابراہیم امام مرتے وقت سفّاح اپنے بھائی کو خلیفہ کر گئے۔ اور یہ
ابو مسلم بھی کامیاب ہوا۔ اور رفتہ رفتہ الجزیرہ* میں کہ فرات اور دجلہ
کے درمیان میں ہے سفّاح کی خلافت کی منادی ہو گئی اسنے محمد ابنِ علی
اپنے چچا کو فوج دیکر مروان کی طرف روانہ کیا۔ وہ ایران کے دفع فساد میں
مصروف تھا اسطرف متوجہ ہو کر مقام زاب پر آخری شکست کھائی اور مصر کو گیا
چند روز بھاگتا پھرا اور آخر گرفتار ہو کر سنہ ۷۴۹ء (۱۳۲ھ) میں دریای نیل کے کنارے
مقام ذات السلاسل پر قتل ہوا اور بالاتفاق ٹھیر گیا کہ امیہ کے
خاندان سے کوئی تخت نشین ہو۔ ۷۰ سرگروہ بنی امیہ کے دمشق میں
لاٹھیوں اور گرزوں سے محمد ابن علی کے سامنے ایک حمام میں مارے گئے
اور اسیوقت انکی لاشوں پر بچھونا بچھا کر سب نے کھانا کھایا پھر بعد اسکے بھی
جہاں جہاں ملتے تھے قتل ہوتے تھے۔ ایک شخص عبد الرحمن نام
افریقہ کی طرف بھاگ گیا کہ جس سے اندلس میں پھر سلطنت امیہ کی
قایم ہوئی۔ اور سنہ ۱۰۳۱ء (۴۲۲ھ) تک خلفای عباسیہ سے آزاد اور قدم بقدم آگے گئی

عبد اللہ ابو العباس سفّاح

عبد اللہ ابو العباس جو کہ پانچویں پشت میں حضرت عباس کا پوتا تھا

* الجزیرہ (میسوپوٹیمیا) عبرانی قدیم میں (ارم النہرین) ایک ہی ملک کا نام ہے۔ اسمیں دیاربکر
مشہور شہر ہے اس ملک کو اب عراق عرب بھی کہتے ہیں۔ اور قدیمی بابل کا ملک یہی تھا

کل ممالک مفتوحۂ اسلام میں خلیفہ ہو گیا۔ اور اِن ممالک کی دینی و دنیاوی سلطنت کے چتر نے اسکے سر پر سایہ ڈالا۔ لقب اُسکا سفّاح ہوا کیونکہ طبیعت کا خونریز تھا۔ مگر جتنا خونریز تھا اوتنا ہی زر ریز تھا۔ چہار برس کے حکمرانی کے بعد ۱۳۶ھ میں چیچک کے عارضہ سے مرگیا اور منصُور اپنے بہائی کو خلیفہ کر گیا۔ مگر چونکہ وہ خود بہی اور اکثر اوسکے ہمراہی بلاد فارس و ترکستان میں بہت رہے تھے اسلئے بخلاف مصلحت وقت عربوں کا زور گھٹانے کے لئے ترکوں کو دربار میں بہت دخل دیا۔ خرابی اسکی جو کچھ ہوئی عنقریب معلوم ہوگی

۱۳۳ھ ۔ ۷۵۴ء

ابُوجعفر منصُور دوانیقی

۱۳۶ھ ۔ ۷۵۴ء

۱۳۶ھ میں تخت نشین ہوا۔ یہہ ہر معرکہ میں بہائی کا دہنا ہاتہہ رہا اور نہایت بہادر اور منتظم اور شایق علم و کمال کا تہا۔ مورّخ اسیواسطے اوسکو فاتحۃ الخلفاء لکہتے ہیں۔ اسنے ملک اور فوج کا خوب بندوبست کیا اور خزانہ جمع کیا۔ مگر یہہ بہی مزاج کا سخت اور خونریز تہا۔ اور علاوہ اسکے بخیل تہا چنانچہ دانہ دانہ کا حساب لیتا تہا اسیواسطے اسکو دوانیقی کہتے تھے مگر اہل علم کے لئے بخیل نہ تہا۔ لوگوں کو ادب آداب اور اطاعت کے رستوں پر لایا۔ اور اس عقیدہ پر زور دیا کہ خلیفہ نایب خدا ہے۔ اسنے بہت سے علماء کو اس شک سے مارا کہ وہ بنی اُمیّہ یا بنی فاطمہ کے خروج میں ساعی تھے چنانچہ امام ابُوحنیفہ کو بہی اسی شبہ میں قید کیا اور کہتے ہیں کہ زہر دیا اسوقت تک عباسی اور علوی لوگ ملے ہوئے تہے مگر منصُور نے اپنی

جدائی ڈالی - ابو مسلم کو خیال باست سے بد دماغ دیکھکر قتل کرنا چاہا
چنانچہ لسنے ۳ ہزار آدمی کی جمعیت سے مقابلہ کیا اور مارا گیا

سنہ ۶۲ء سنہ ۱۴۵ھ

سنہ ۶۲ء میں محمد یعنے امام حسن ابن علی کے پر پوتے نے دعوے
خلافت کا کیا اور لڑائی میں قتل ہوئے - انکو نفس زکیہ کہتے ہیں پہر انکے
بہائی نے لوگوں کو جمع کیا اور واسط اور اہواز وغیرہ پہ قابض ہوئے

سنہ ۶۳ء سنہ ۱۴۶ھ

مگر وہ بہی قتل ہوئے سنہ ۶۳ء میں جزیرہ قبرس وغیرہ فتح کئے اور وفقط

سنہ ۶۶ء سنہ ۱۴۹ھ

اندلس - عبد الرحمٰن اموی کے پاس گیا سنہ ۶۶ء میں بغداد کی تعمیر اور
آبادی سے فارغ ہوا اور اوسے دار الخلافہ قرار دیا - کہ اسی نواح میں نوشیرواں
کا باغ داد تہا - یا - بغ بت کا نام ہے اور داد بخشش ہے

سنہ ۶۷ء سنہ ۱۵۰ھ

سنہ ۶۷ء میں خراسان میں استادسیس کی لشکری سے ایک بغاوت

سنہ ۷۱ء سنہ ۱۵۴ھ

عظیم ہوئی اُسے دفع کیا - اور سنہ ۷۱ء میں بہی حملہ کیا سنہ ۷۱ء میں بیت المقدس
کی زیارت کو گیا - چونکہ شایق علم وکمال کا تہا - اور مقابلہ سلاطین یورپ
سے تہا اسلئے علوم وفنون کی ترویج پر متوجہ ہوا منصور کے شوق علمی سے
بغداد ایسا ہوگیا جیسے سکندریہ کا اسکندریہ - اسکے شوق سے
خاندان کے لوگ اور تمام اہل دربار عموماً وخصوصاً علم کی طرف متوجہ ہوگئے
چنانچہ پہلے اسنے ایلچی بہیجکر قیصر روم سے ترجمے کتب علمیہ کے منگائے
وانسے کچہ اقلیدس اور بعض کتابیں فلسفہ کی آئیں - علمائیان سے
وہنہیں شوکہ اور زیادہ مشتاق ہوئے - چنانچہ بہت سی کتابیں رومی
فارسی - سنسکرت وغیرہ سے عربی میں ترجمہ ہوئیں

اور مجسطی اور کلیلہ دمنہ کا بہی ترجمہ ہوا کتاب السیر والمغازی
مرتب ہوئی - اور یہہ سلسلہ اسی کے عہد سے شروع ہوا کیونکہ اوسوقت تک علما
مسایل مذہبی و علمی یا حالات تاریخی جو کچھہ تہے زبانی بیان کیا کرتے تہے - یا
کہال اور چہال اور ہڈیون پر متفرق تحریر ہوتے تہے - اسکے وقت سے
سب علوم کی تدوین شروع ہوگئی - چنانچہ ابن جریج - مکہ مین امام
مالک مدینہ مین اوزاعی شام مین ابن عروبہ اور حماد
ابن سلمہ وغیرہ بصرہ مین معمر یمن مین سفیان ثوری
صاحب تصوف کوفہ مین احادیث وغیرہ کی کتابین لکھنے لگے - اسکے
وقت مین امام ابو حنیفہ کوفی نے فقہ کو رای کے ساتھہ ترکیب دیا -
محمد ابن اسحاق نے کتاب السیر والمغازی سے تاریخ کا ڈھنگ نکالا -
اسحاق ابن حسین وغیرہ علم ہیئت مین عیسی ابن سہلاثہ اور
بختیشوع وغیرہ طب مین - اور علے ہذا القیاس ہر علم مین تصنیفین ہونے
لگین کہ اشارہ انکا ہر ایک علم کی ذیل مین کیا جاویگا - خلفای اسلام مین سے
اول اسی نے نجومیون کے قول پر عمل کیا - اور اپنے غلامون کو کہ اکثر عجم سے تہے
خدمتون اور حکومتون دیگر عرب پر مقدم کیا کہ انجام اسکا نہایت برا ہوا -
دولت فارس کی شان و شوکت عرب مین دکھائی - بہت لمبی لمبی ٹوپیان
بناکر دربار مین پہناین کہ اندر اسکے نرسل وغیرہ اور اوپر سیاہ کپڑا ہوتا تہا -

بطلیموس یونانی نے علم ہیئت مین ایک کتاب تصنیف کی کہ بسبب عظمت اور کثرت فواید کے
یونان مین اسکا نام مجسطی سن تکسیس مشہور ہوا - جب کتاب مذکور عربی مین ترجمہ ہوئی تو مجسطی مشہور ہوئی

سنہ ۷۷۵ — سنہ ۱۵۸

چنانچہ شاعروں نے اِس مضمون کو اشعار میں باندھا - آخر سنہ ۱۵۸ھ میں منصور
فوت ہوا

اَبُو عَبْدُ اللّٰہ مُحَمَّد اِبْنِ مَنْصُور اَلْمَہْدِی

مہدی سنہ ۱۵۸ھ میں باپ کے بعد خلیفہ ہوا - مذہبی رد و قدح کی کتاب پہلے
اِسنے لکھوائی کہ زندیقوں کی تردید میں تھی سنہ ۱۶۰ھ میں اِسکے عہد میں
دارِ کل - دیول یا ٹھٹھہ ہندوستان کی طرف فتح ہوا مہدی نے
روم کے جھگڑے میں اپنے بیٹے ہارون کو سپہ سالار کر کے بھیجا - اگرچہ وہ ابھی
صغیر سن تھا مگر لڑتا بھڑتا اور فتحیں حاصل کرتا خلیج قسطنطنیہ تک
پہونچا اور اِس لڑائی میں اسقدر لوٹ ہاتھ آئی کہ گھوڑا ایک ایک درہم کو
بک گیا سنہ ۱۶۶ھ میں مہدی نے حکم دیا کہ ہادی کے بعد ہارون

سنہ ۷۸۲ — ۱۶۶ھ

خلیفہ ہو - کعبہ پر گران بہا پوششیں بہت کثرت سے ہو گئیں - مجاوروں نے
فریاد کی کہ ایسا نہو بدوی عرب آکر اُسے لوٹ لے جائیں اور کعبہ
مسمار ہو جائے - اُسنے حکم دیا کہ سوائے ہماری چڑہائی پوشش کے اور سب
اوتار لو - اول اول مہدی بھی منصور کیطرح پردہ میں رہتا تھا کہ رعب
شاہانہ زیادہ ہو - مگر پھر عام دربار کرنے لگا - ارکان دولت نے سبب پوچھا
اُسنے کہا کہ تم لوگونکے دیکھنے میں زیادہ لطف ہے - مگر شاہانہ شان و شکوہ
اُسنے بہت بڑہائی - مکہ میں برف پہلے اِسی کے واسطے پہونچی سنہ ۱۶۱ھ میں بغداد
اور مکہ کے رستہ میں جا بجا عمارتیں اور تالاب بنوائے - مسجدوں
میں سے مقصورے موقوف کئے اور منبر اُسنے مختصر کر دئے کہ جیسے پیغمبر صاحب

سنہ ۷۷۷ — سنہ ۱۶۱

گو ہیمین ہے - مدینہ - یمن - مکہ - بغداد کے رستون مین اونٹون اور خچرون کی ڈاک
بٹہائی مسجد الحرام کے گرد پیش کے گہر ملاکر اوسے وسیع کیا آخر سنہ ۱۶۹ھ مین فوت ہوا
عافیۃ بن یزید - نام ایک عالم کو اوسنے بلاکر کہا کہ یا تو قضا کی خدمت
اختیار کرو - یا میرے بچون کو تعلیم کرو - یا میرے ساتھ ایک نوالہ کہانیکا
کہا تو سوچکر بولا کہ خیر ایک نوالہ کہا لینا آسان ہے - غرض جب سفرخوان
شاہانہ بچہا تو وہ کہاتا جاتا تہا - اور باورچی کو یہہ اپہلا کہتا جاتا تہا - انجام یہہ ہوا
کہ کہانے نے لڑکون کو تعلیم بہی کروائی اور قاضی بہی ہوے

ہادی ابن مہدی

سنہ ۱۶۹ھ مین خلیفہ ہوا یہہ پہلا خلیفہ ہے جسکی اردلی مین سپاہی ننگی
تلوارین لیکر چلے - اوسکو اطبق کہتے تہے سبب اسکا یہہ تہا کہ بچپن مین
اسکے ہونٹ کہلے رہتے تہے مہدی نے ایک نوکر تعینات کیا کہ جب
اسکے ہونٹ کہلے ہوے ہون تو وہ کہتا تہا کہ اطبق یعنی ہونٹ بند کر اس سبب سے
اسکا لقب اطبق ہوگیا - یہہ خلیفہ شان و شوکت خلافت کو نہ سنبہال سکا
مگر باوجود اسکے فصیح اور ادیب اور رعب داب والا تہا - ایک دفعہ
جرجان سے بغداد تک گہوڑے کی ڈاک مین برابر سوار آیا - آخر سوا
برس کی خلافت کے بعد سنہ ۱۷۰ھ مین مرگیا مگر کہتے ہین کہ وہ رشید
کا مارنا چاہتا تہا - مان نے اوسی کو زہر دلوا دیا

ہارون الرشید

الخلفاء

سنہ ۱۷۰ھ مین بڑی دہوم دہام سے اسکا نشان خلافت علم ہوا اسکو وا[illegible]

کیونکہ واسطے جسکے محاورہ مین آویزہ کو کہتے ہین جو تار کے وسط مین ہوتا ہے عجیب الفاظ ہے کہ جس رات ہادی خلیفہ مرا یہہ خلیفہ ہوا اور مامون اسکے گہر مین پیدا ہوا کہ وہ بہی خلیفہ ہوا۔ نیقفور والی یونان کو خراج گزار کیا۔ سنہ ۱۸۹ھ مین سرزمین روم مین ہرقلہ فتح کرکے لشکر چارون طرف پہیلا دیا۔ سنہ ۱۹۰ھ مین سقلیہ[*] کا قلعہ فتح ہوا قبرس[**] کو فتح کیا۔ اور منہدم کرکے آگ لگادی ۱۶ ہزار آدمی بندی مین آئے۔ سنہ ۱۹۲ھ مین خراسان کا دورہ کیا۔ اسکے علاوہ وہ خود بہی بہادر تہا۔ سنہ ۱۶۵ھ مین نوجوان لڑکا تہا کہ خود فوج لیکر روم پر گیا اور فتح کرتا ہوا خلیج قسطنطنیہ کے پاس تک پہونچگیا۔ اسنے اول محمد اپنے بیٹے کیلیے بیعت ولیعہدی کی لیکر اُسے امین خطاب دیا۔ پہر عبد اللہ دوسرے بیٹے کیلیے بیعت لیکر مامون خطاب دیا۔ اور ممالک فارس اور خراسان اسکو دیے۔ پہر قاسم کے لیے بیعت لیکر موتمن خطاب دیا۔ اور جزایر وحدود اسکے سپرد کین۔ اس وصیت نامہ کی نقل کعبہ مین آویزان کردی اور معتصم کو احمق ہونیکے سبب سے بالکل محروم رکہا۔ مگر خدا کی قدرت کہ سلطنت وخلافت پہر اسیکے حصہ مین آئی اور آخر تک اوسیکی اولاد مین رہی۔ سنہ ۱۷۰ھ مین فرج خادم کو حکم تہا کہ شہر طرسوس آباد کیا۔ اور مصیصہ اور مرعش بسایا۔ الغرض علم وکمال نے اسکے عہد مین بہت ترقی کی۔ اہل علم کے جلسے کمیٹیونکے طور پر ہوتے تہے۔ اور تصنیفات کا زور شور تہا۔ الف لیلہ کی تالیف اسکے عہد مین شروع ہوئی۔ اور تخمیناً ۳۰۰ رات تک پہونچی بغداد اور کوفہ اور سکندریہ مین علوم جمہوری کے مدرسے قایم ہوئے۔ حقیقت مین یہہ عہد دولت اسلامیہ کے عین اوج اقبال اور ترقی سلطنت کا وقت تہا کہ خلیفہ اور اُسکے ارکین جامع خلافت وسلطنت تہے۔ بادشاہونسے بے تکلف وتعصب آمد و رفت

سنہ ۸۰۵ع — سنہ ۱۸۹ھ
سنہ ۸۰۶ع — سنہ ۱۹۰ھ
سنہ ۸۰۸ع — سنہ ۱۹۲ھ
سنہ ۷۸۱ع — سنہ ۱۶۵ھ
سنہ ۷۸۶ع — سنہ ۱۷۰ھ

[*] اسکو کتب انگریزی مین جزیرہ سسلی کہتے ہین —
[**] اسکو انگریزی مین سائپرس کہتے ہین جو حال مین سرکار انگلشیہ کے قبضہ مین ہے۔

ارتباط تھا۔ یہودی۔ عیسائی۔ پارسی۔ ہندو عالم دربار مین موجود تھے
شاہان یورپ سے براہ رسم شاہانہ خط وکتابت تھی۔ شارلیمین* شہنشاہ فرانس کو تحفے
ہای شاہانہ بھیجے انمین ایک گھڑی بھی تھی۔ تجارت کی آمد ورفت کا بڑا خیال تھا۔ چنانچہ
اسنے بحر روم اور بحر قلزم مین آمد ورفت کھولنی چاہی تھی۔ مگر یحییٰ برمکی وزیر نے کہا کہ اہل روم
جہازون مین گھس آئینگے اور مکہ مین سے نمازیون کو اوٹھا لیجائینگے اسلیے یہ ارادہ موقوف
ایرینی ملکہ روم کی سرکش ہوگئی تھی اسلیے لشکر کشی کی اور ادھر لڑائی کے لیے جہاز بھی
تیار ہوئے۔ چنانچہ خلیفہ کا لشکر فتحیاب ہوا۔ بعد اسکے پھر بھی اکثر لڑائیان اور
فتحین حاصل ہوتی رہین سنہ ۸۰۳ء مین نیکوفورس یعنی نقفور بادشاہ روم نے
نامہ لکھا کہ عقل زنانہ کے سبب سے ملکہ سابقہ نے جو کچھ کیا سو کیا۔ اب خلیفہ کو چاہیے کہ
جو کچھ خراج مین لیا ہے سب واپس کردے۔ رشید نے جب یہ خط پڑھا تو ایسا آگ بگولا
ہوا کہ کوئی اسوقت آنکھ سامنے نہ کرسکتا تھا۔ جتنے مصاحب بیٹھے تھے سب ادہر ادہر ٹل گئے
اور وزیر کی بھی عقل گم ہوگئی۔ رشید نے خط کی پشت پر جو کچھ اپنی قلم سے لکھا خلاصہ اسکا
یہ ہے کہ ہمنے تمہارا خط پڑھا۔ جواب اسکا تم سنو گے نہین بلکہ دیکھو گے۔ چنانچہ اسیوقت سوار ہوئے
اور فتح نمایان حاصل کی۔ مگر چند روز کے بعد نقفور پھر سرکش ہوا۔ چنانچہ جب یہ خبر آئی
تو مارے ڈر کے کوئی شخص رشید سے کہہ نسکتا تھا۔ آخر عبد اللہ ابن یوسف شاعر نے
ایک طور سے دو شعرون مین مطلب ادا کیا۔ غرض رشید نے دوبارہ پھر فوج کشی کی اور

---

* شارلیمین یعنی چارلس میگنس اعظم شہنشاہ جرمن و فرانس تھا۔ ہارون رشید کا بہت ارتباط تھا
† وزر عربی مین بوجھ کو کہتے ہین۔ چونکہ تمام سلطنت کا بوجھ اوٹھا لیا تھا اسلیے جعفر کو وزیر
کا خطاب ملا اور پہلے پہل یہ لفظ عام ہوگیا۔

جی توڑ کر پڑا کر قلعہ کے صحن میں اونٹ جا بیٹھا یا۔

باوجود اسکے عیش و عشرت بہی دل خوش کرتا تہا۔ اگرچہ پہلا مغنی اسلام میں طویس ہوا مگر اسکے دربار میں ابراہیم موصلی بڑا ماہر علم موسیقی کا تہا۔ خلفا میں اول سی خلیفہ چوگان کہیلا اور آویزان نشانہ پہ شرط باندہکر تیر اندازی کی اور شطرنج بھی کہیلی۔ اور گویوں کیلیے مراتب اور طبقہ مقرر کیئے (دیکہو بیان علم موسیقی) آخر ۱۹۳ھ میں فوت ہوا اور کہتے ہیں کہ جاجبریل بن طبیب نے معالجہ میں غلطی کی۔ مگر اسنے اپنے ایک رازدار سے یہہ بھی کہا کہ میرے بیٹون نے مجہپر نوکر لگا رکہے ہیں کہ وہی میرے ندیم بنی ہوئے ہیں یعنی مسرور ہامون کا ہی اور بختیشوع آمین کا اسیطرح مؤتمن وغیرہ

خاندان برامکہ کی تباہی بھی اسکے عہد میں قابل یادداشت ہے

واضح ہو کہ ۱۳۲ھ کے قریب برمک نام ایک ترک بچہ نے بلخ سے آکر سفاح کے پاس حسن خدمت سے وزارت تک نوبت پہونچائی اسکا بیٹا خالد اور اسکا بیٹا یحیی اور اسکا بیٹا جعفر اسکی پشت تک خاندان عباسیہ میں اسقدر صاحب اقتدار رہے کہ اندازہ عقل سے خارج ہی ۱۸۷ھ میں رشید نے کسی حرکت ناشایستہ کے وجہ سے جعفر سے کچھ ناراض ہو کر اسکو تمام خاندان کو نیست و نابود کر دیا اور پہر اپنی غلطی پہ بہت پشیمان ہوا جعفر وزیر کی محاسن تدبیر اور قوانین ملکداری ایسے بین قابل تعریف ہیں۔ فن ادب و انشا میں وحید عصر تہا۔ ترویج علوم و فنون کا نہایت شایق تہا جو کچہہ سامان تصنیف و اہل تالیف کا منصور اور ہادی کی وقتین جمع ہوا اسی خاندان کی حسن تدبیر سے ہوا چونکہ ہوئی دینار کو خالص کی اختراع دیا اسکو زر جعفری بہی زر خالص ایتک بہی مشہور فارس کی ہے اس خاندان کی سخاوت اور جود و کرم افسانون کی طرح کتابون میں درج کرنا اس کتاب کی حیثیت سے زیادہ مگر ایک نکتہ

اسکو انگریز
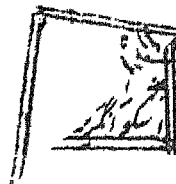
نمونہ کے طور پر لکھا جاتا ہے کہ جعفر برمکی وزیر اور حاکم مصر مین کچھہ شکر رنجی
رہتی تھی۔ ایک شخص اس معاملہ سے بیخبر جعفر کی طرف سے جعلی خط سفارش
کا بناکر وہان پہونچا۔ اُسنے متعجب ہوکر عزت و حرمت سے مہمان کیا۔ مگر خط کو
جو دیکھا تو شبہہ معلوم ہوا اسلیئے جعفر کا وکیل جو وہان رہتا تھا اُسے دیا
وکیل نے اصل خط جعفر کو بھیجکر حال دریافت کیا۔ جعفر بھی دیکھکر حیران
ہوا اور حاضرین سے پوچھا کہ اسے کیا سزا دینی چاہیئے کسینے قتل کو کسینے ہاتھ
کاٹنے کو۔ کسینے مار باندھکر چھوڑ دینے کو کہا۔ جعفر نے کہا کہ حیف ہے تم مین
ایک آدمی بھی صاحب مروت نہین۔ دیکھو مجھہ مین اور حاکم مصر مین مدت سے
بگاڑ تھا۔ اور ہم دونون چاہتے تھے کہ صفائی ہوجاوے مگر دو در پیچ [illegible]
ہوئے طرفین مین سے ہر شخص شرماتا تھا۔ خدا نے اسکی بدولت صلح عطا کی ایسے
وکیل کا احسانمند ہوکر جو کچھہ انعام سکو دیا جائے کم ہے [illegible]
ایسی ایسی سزائین تجویز کرتے ہو۔ اُسیوقت کاغذ مذکور اوٹھا کر پشت پر
لکھا کہ سبحان اللہ یہہ تو خاص میرا خط ہے تمہین اسمین شک کیون ہوا۔ یہہ میرا
بڑا دوست ہے جو کچھہ اسپر احسان کروگے مجھپر احسان ہوگا۔ چنانچہ حاکم
مذکور نے بہت غنیمت سمجھا اور بہت سا مال اور تحائف دیکر بغداد کو رخصت کیا
جب وہ یہان پہونچا تو مارے ڈر کے پانو پر گر کر رونے لگا جعفر نے کہا کہ
بھائی تم کون ہو۔ اُسنے کہا کہ آپ کا چور۔ جھوٹا۔ جعلساز۔ جعفر نے
اُسے پاس بٹھایا اور پوچھا کہ کیا ہاتھ آیا۔ اُسنے کہا ۱۰۰ x ۱۰۰۰ اشرفی۔ جعفر
نے کہا کہ چندے ہمارے پاس رہو تا کہ اوتنا ہی اور ہوجائے چنانچہ چندے رہ کر [illegible]

رخصت کر دیا۔

عبرت حکیم بختیشوع طبیب سے روایت ہی کہ ایک دن رشید قصر خلد میں شہر سلام میں بیٹھا تھا کہ میں بھی پہونچا۔ بیچ میں دجلہ بہتا تھا۔ سامنے آل برمک کے مکانات تھے دیکھا کہ سوار اور پیادو نکا یحییٰ کے مکان پر ہجوم ہے۔ رشید نے دیکھکر کہا کہ خدا یحییٰ کا بھلا کرے۔ ہمارے لئے کیسی محنت اوٹھاتا ہے اور ہم اوسکی بدولت آرام سے عیش کرتے ہیں۔ حکیم مذکور کہتا ہے کہ ایک دفعہ پھر میں وہیں رشید کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی عالم سامنے سے نظر آیا۔ رشید نے دیکھکر کہا کہ حقیقت میں یحییٰ خلافت کرتا ہے۔ میں تو فقط برای نام ہوں میں اُسیوقت سمجھ گیا کہ اب خلیفہ انہیں نہیں چھوڑتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایسے اشخاص کے دشمن اور حاسد بھی بیشمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اکثر لوگ رشید کے کان بھرتے رہتے تھے۔ ایک انہیں سے فضل ابن ربیع بھی تھا۔ جو کہ منصور اور مہدی اور ہادی کے عہد میں حاجب کا عہدہ رکھتا تھا۔ مگر ظاہر حال میں سبب یہ ہوا کہ آل ابی طالب سے خلفا ہمیشہ خائف رہتے تھے اِسلئے انہیں قتل کرتے تھے اور قید رکھتے تھے۔ چنانچہ رشید نے ایکدفعہ کسی علوی کو قید کر کے جعفر کی سپرد کر دیا۔ جعفر نے رحم کہا کر اُسے چھوڑ دیا۔ دشمنوں نے رشید کو خبر دی۔ رشید نے جعفر سے پوچھا کہ وہ علوی کہاں ہے اُسنے کہا کہ میرے پاس ہے رشید نے کہا کہ تجھے میری جان کی قسم تیرے پاس ہے جعفر سمجھ گیا اور کہا کہ اُسے میں نے چھوڑ دیا۔ کیونکہ میں نے سمجھا کہ اوسپر

سے خلیفہ حق کو کچھ آزار نہیں پہنچ سکتا تھا۔ خلیفہ اسبات پر خفا ہوا کہ کچھ نہ کہا
غلام کو گھر میں بھیجکر جعفر کا سر کٹوا منگوایا۔ اور باقی خاندان کو اسطرح تباہ
کر کے نشان تک باقی نہ رہا۔ جعفر کی عمر اسوقت ۳۷ برس کی تھی اور وزارت کچھ کم
۱۷ برس کی۔ یہہ بھی واضح ہوا کہ جعفر کا دادا خالد حقیقت میں برمک

سنہ ۸۵ — سنہ ۸۰۲

کا بیٹا نہ تھا۔ طبری کی روایت ہے کہ سنہ ۸۶ھ میں قتیبہ بن مسلم بلخ
میں آیا تو قیدیوں میں ایک عورت آئی کہ عبداللہ بن مسلم نے اسے
اپنے پاس رکھا۔ اخیر کو صلح ہوئی تو قیدی واپس ہوگئے۔ زن مذکورہ نے کہا کہ
اس عرصہ میں مجھے تیرا حمل رہ گیا ہے وہ عورت برمک حکیم کی بی بی تھی عبداللہ
نے اُسے برمک کے سپرد کر دیا اور کہا کہ بیٹا ہوا تو ہمارا ہوگا چنانچہ اس سے
خالد برمکی پیدا ہوا جب مہدی عباسی ادہر آیا تو اُس عورت نے
یہہ بچہ اُسے لاکر دیا مہدی بغداد میں لے آیا۔

محمد ابو عبداللہ امین ابن الرشید

سنہ ۱۹۳ — سنہ ۸۰۹

سنہ ۱۹۳ھ میں خلیفہ ہوا۔ اگرچہ نہایت حسین اور فصیح تھا مگر بد تدبیر اور عیاش
اور فضول خرچ تھا۔ پہلا حکم اوسکا یہہ ہوا کہ قصر منصوریہ کے نیچے چوگان بازی
کا میدان تیار ہو قاسم اور مامون دونو بہائیوں سے نزاع ڈالدی
چند روز تو امین اور مامون دونو کا نام خطبہ میں پڑہا گیا۔ مگر پھر باپ
کی وصیت نامہ کو کعبہ سے منگا کر پہاڑ ڈالا۔ اور ۵۰ ہزار کا لشکر علی ابن عیسیٰ
کو دیکر بڑی دہوم دہام سے روانہ کیا چنانچہ اسمیں چاندی کی بیڑیاں بہی
مامون کے لیے ساتھ تہیں مامون نے بہی طاہر ذوالیمینین کو چالیس ہزار

کی جمعیت سے مقابلہ پر بھیجا اور فتحیاب ہوا۔ آخر بغداد کا محاصرہ ہوا۔ منجنیقوں نے دارالسلام کی دیوارین مسمار کر دین۔ اور اہل شہر پر نہایت سختی گزری چنانچہ شاعرون نے اسپر مرثیے نظم کئے۔ ۱۵ مہینے کے بعد تمام ارکان دولت خلیفہ سے جا ملے آخر ۱۹۸ھ (۸۱۳ع) مین گرفتار ہوتے ہی قتل ہو گیا کہ مامون کو بھی اسکا افسوس تھا۔ امین نے ۵ برس کی سلطنت مین لہو و لعب و عیش و عشرت کے سوا کچھ نکیا۔ وہ کشتیان شیر۔ ہاتھی عقاب۔ سانپ۔ گھوڑے کی صورت بنوائین تھین کہ انمین بیٹھ کر عالم آب کا تماشا دیکھا کرتا تھا۔

٨١٣ع

عبد اللہ ابو العباس مامون ابن الرشید

٨١٣ع

مامون ۱۹۸ھ (۸۱۳ع) مین خلیفہ ہوا۔ یہ خلیفہ دولت و عظمت اور سخاوت مین مشہور تھا۔ اسنے سیاہ پوشی کی جگہ سبز پوشی کا حکم دیا کہ یہہ بنی فاطمہ کا لباس تھا۔ اسپر آل عباس مین فساد ہوا۔ اور آخر سیہ پوشی ہی قایم کرنی پڑی۔ اسکے علاوہ قرآن کے مخلوق ہونیکے مسئلہ مین بھی اختلاف شروع ہوا ۲۱۴ھ (۸۲۹ع) مین روم کے بادشاہ سے ایک نئی بنیاد پر لڑائی شروع ہوئی۔ یعنی ایک فاضل علوم ریاضی کا دربار روم مین تھا۔ مامون نے اسے بلایا نقفور بادشاہ نے روکا۔ اسپر لڑائی قایم ہو گئی اسوقت خلیفہ فتحیاب ہوا۔ مگر چند روز بعد یونان نے کئی فتحین حاصل کین جس سے نقفور کا دل بڑھ گیا۔ اور لڑائی پر کمر باندہی کہ معتصم کے عہد مین پھر اسکا ظہور ہوا۔ سلطنت کی شان و شوکت نے امرا عہدین

٨٢٩

رشید سے بھی زیادہ ترقی کی - چنانچہ جب ۲۰۹ھ مین بوران بنت حسن
ابن سہل سے اپنی شادی کی تو ہزارون مشک و عنبر کی گولیون
مین کاغذ کے پرچے لپیٹے ہوئے تھے کہ زر نقد اور لونڈی غلام اور
گھوڑون اور املاک اور جاگیرون کی چٹھیان اُنپر لکھی ہوئی تھین وہ
گولیان نثار مین پھینکین - اور جسکے ہاتھہ مین جو گولی آئی اوسکی چٹھی
کی چیز اُسے ملی

اُسنے بھی مختلف ولایتون سے اہل کمال کو جمع کرکے علوم حکمی اور ریاضی
وغیرہ فنون علمی و عملی کیطرف حوصلہ شاہانہ سے توجہ کی - جزیرہ قبرس
سے بھی بہت سی کتابین فلسفہ اور حکمت یونانی کی ہاتھہ آئین - اور اپنے
ایلچی شاہان یورپ کے پاس بھیجکر یونانی و رومی کتابون کے ترجمے
اور نقلین منگائین بلکہ اپنے مترجم بھیجے بھیجے چنانچہ بہت کچھہ سامان جمع ہوا
اسلام کے علمانے اِن علوم مین ایسے کمال پیدا کیے کہ معلم اوّل کی
رای مین رد و قبول سے دخل و تصرف کیے اور خود بھی کتابین تصنیف
کین چنانچہ جن جن علمو نمین اِنکی کوششون نے جوہر دکھائے اُن
علوم کے ذکر مین اشارہ کیا جائیگا مامون نے پہلے دیبائے سفید کی
پوشش کعبہ پر چڑھائی (محمود غزنوی نے زرد پوشش بھی چڑھائی تھی)
مامون کا قول تھا کہ عقلون کی لڑائی دیکھنے سے زیادہ کوئی
تماشا دنیا مین نہین

اِسکے زمانہ مین آل عباس کی مردم شماری ہوئی تو معلوم ہوا کہ ۳۰ ہزار

* معلم اول ارسطاطالیس اور معلم ثانی ابو نصر فارابی اور معلم ثالث شیخ بوعلی سینا کو کہتے ہین

۸۲۸ء — ۲۱۳ھ

۳ — سنہ ۲۱۳ھ مین جزیرہ صقلیہ اغلبی خاندان کے ذریعہ سے پھر قبضہ مین آیا - اسکے عہد مین ترکی غلام زیادہ تر عہدے پانے لگے طاہر کو ملک خراسان بالاستقلال عنایت کیا جس سے انجام کو خاندان طاہریہ کی سلطنت قایم ہوئی - اور بعض بعض ملکون کے حاکم اپنے اپنے دلومین خیال خودسری کرنے لگے

۸۳۳ء — ۲۱۸ھ

سنہ ۲۱۸ھ مین ایکدن کھجورین اس کثرت سے کہا ئین کہ دفعتہً انتقال ہوگیا -

مامون بخلاف خلفاے گزشتہ کے بنی فاطمہ سے بہت مانوس تہا اور انپر احسان واکرام کرتا رہتا تھا - بلکہ اپنے بعد بہی رعایت کیلئے وصیت کرگیا - اسوقت تک کل اہل اسلام پر خلفا کی دینی اور دنیاوی ہیبت اور سلطنت کا جاہ وجلال برقرار تھا -

لطیفہ مامون کو شطرنج کا بہت شوق تہا کہتا تہا کہ اس سے عقل بہت تیز ہوتی ہے مگر باوجود اسکے اچھی نہ کہیلتا تہا وہ خود کہا کرتا تہا کہ عرصہ عالم کا بندوبست کرتا ہون مگر دو بالشت کپڑے کا بندوبست نہین کرسکتا

تحقیق وہان کے لوگ اسوقت شطرنج کو شاہ مات کہتے تہے پس یہ کہیل وہان سے بلاد یورپ اور انگلینڈ مین گیا ہے - چنانچہ انگریزی مین اسے چکمیت کہتے ہین جو کہ مبدل شاہ مات کا ہے اور فرنچ اور جرمن وغیرہ زبانون مین بہی اسکے قریب قریب الفاظ استعمال ہین

معتصم باللہ ابو اسحق محمد ابن الرشید

سنہ ۲۱۸ھ ۸۳۳ء مین تخت نشین ہوا - بہادری کے ساتھہ نہایت قوی ہیکل اور
زورآور تھا - اسنے ترک بچے غلامون کو بہت قوت دی - خود بھی ترکون سے
بہت شوق تھا - انہین کی بولی بولتا تھا اور وہی چال چلن تھا - قریب
۱۰ ہزار کے غلام تھے کہ حکومتون اور خدمتون پر مامور تھے - بہت سے غلام
سمرقند اور فرغانہ سے منگائے - تمام خلعت شاہانہ اور سونے کی
پیٹیان باندہے بازار مین گھوڑے دوڑاتے پھرتے تھے اور لوگون کو
آزار دیتے تھے کہ شہر تنگ ہو گیا آخر سب نے فریاد کی کہ اگر خلیفہ اپنے
لشکر لیکے یہان سے نہ نکل جائیگا تو ہم جادو کے زور سے لڑینگے تب معتصم
نے شہر فاطول کے پاس سنہ ۲۲۰ھ ۸۳۵ء مین شہر سامرا
آباد کیا کہ مختصر ہو کر سامرہ مشہور ہو گیا

قیصر پر فوج کشی کی اور زبطرہ جو قیصر نے لے لیا تھا اُ
چھڑا کر عموریہ کو فتح کیا - قیصر نے جب عموریہ کو فتح کر کے لوگون کو قید
کیا تو ایک علویہ عورت نے مصیبت زدہ ہو کر پکارا کہ وا معتصما - سپاہی
ہنسکر بولا کہ آتا ہے ابلق گھوڑے پر سوار - اتفاقاً یہ خبر معتصم کو بھی پہونچی
جسطرح بیٹھا تھا اسیطرح اوٹھہ کھڑا ہوا اور رگ ٹوٹ وہان تک جاکر فتح
پائی اور اس بڑہیا کو تلاش کر کے قید سے چھڑایا - کہتے ہین کہ اس لشکر مین
ایک لاکھہ ۳۰ ہزار سوار تھے اور سب کی سواری مین ابلق ہی گھوڑے تھے
جب فتح پا چکا تو پھر اپنے معمولی جلسہ مین بیٹھا اور کہا کہ اب عیش و عشرت
نے مزا دیا - ؎

حیدر ابن کاؤس صاحب دارالنہر کے ایک خاندانی ترک کو افشین خطاب دیکر سپہ سالار کیا۔ اسکی اور سرداروں سے ناچاقی رہتی تھی چنانچہ اس سبب سے اکثر فساد رہا۔ آخر معتصم نے اُسے قید کر کے زہر سے مار ڈالا۔

اسکے عہد تک سوائے اندلس کے اور سب ممالک مقبوضہ بظاہر تابع تھے اندلس کی تسخیر کا ارادہ کیا تھا کہ مالک عدم سے پیغام طلب آیا۔ ہزار اشرفی روز صرف اسکے کہانے کا صرف تہا۔ ایک عالیشان میدان بغداد مین بنایا اور آپ ہی ویران کر دیا۔ عجیب نام ایک غلام ترک کی تعریف مین شعر کہتا تہا اور کہواتا تہا۔ آخر سنہ ۸۴۱ء ۲۲۷ھ مین مرگیا۔

سنہ ۲۲۷

واثق باللہ

سنہ ۲۳۲

باپ کے بعد سنہ ۸۴۱ء ۲۲۷ھ مین خلیفہ ہوا اور سنہ ۸۴۶ء ۲۳۲ھ مین مرگیا

المتوکل علی اللہ

واثق کا بیٹا خورد سال تہا وصیف غلام ترک نے متوکل۔ معتصم کے بہائی کو خلیفہ کیا۔ اسکی بے تدبیری سے سلطنت زیادہ ضعیف ہوگئی روم کی فوج آئی اور دمیاطہ تک لوٹ مار کر دریا کی راہ چلی گئی

اسکی ۴ ہزار بی بیان اور حرم لونڈیان تہین۔ ایک دن ابن سکیت اسکے بیٹون کو کہ حسن اور حسین انکا نام تہا پڑہاتا تہا اُسنے پوچھا کہ تیرے نزدیک یہ مین حسن اچہا ہے یا حسین ہے۔ اسنے کہا تمکیں غلام متوکل اسنے خفا ہوکر اسکی زبان نکلوا ڈالی۔ یا غلام ہوئے یا مال

* خلیفہ تیرے دونو بیٹون سے انکا غلام قنبر بہتر ہے اس خلیفہ کو بنی فاطمہ سے مخالفت تہی خیانچہ کربلا مین مرقد حسین پر ہل کاٹ کرڈالی کہ منہدم ہو جاوے +

کروادیا چونکہ ترک بہت زور پکڑ گئے تھے اسلئے رفتہ رفتہ مختلف باتوں پر ناراض ہوکر منتصر اپنے بیٹے کی ترغیب سے سنہ ۲۴۷ھ ۸۶۱ء مین قتل ہوا

سنہ ۲۴۷ / سنہ ۸۶۱

المنتصر باللہ ابو جعفر محمد ابن متوکل

سنہ ۲۴۷ / سنہ ۸۶۱

سنہ ۲۴۷ھ ۸۶۱ء مین تخت نشین ہوا۔ بہت سلیم اور نیک اخلاق تھا۔ برخلاف باپ کے بنی فاطمہ کے ساتھ بھی ملایمت ظاہر کی۔ مگر امرا سے کینہ ور کی ترغیب سے جن جن لوگوں سے خایف تھا انہین قتل کرنے لگا اور کشتی کی تلوار سے خون کے دریا بہا دیئے۔ آخر باپ کا خون بھی کچھ آسان بات نہ تھی جسطرح کہ پدر کشون کے لئے نہ اُنکی مشہور ہے ۶ مہینے کے اندر مرگیا یا زہر سے مارا گیا

کہتے ہین کہ ایک دن جشن عشرت کے لئے مکان سجوایا اور توشہ خانہ شاہی سے فرش مکلف نکلوا کر بچھوایا۔ اسپر ایک بادشاہ تاج دار کی تصویر تھی اور کچھ فارسی مین لکھا ہوا تھا منتصر نے منشی کو بلوا کر پڑھوایا منشی دیکھ کر غمگین ہوا۔ اور نہ پڑھا۔ خلیفہ نے اصرار کر کے پڑھوایا یہہ لکھا ہوا تھا کہ مین شیرویہ بن کسریٰ ہون۔ باپ کو قتل کیا مگر ۶ مہینے سے زیادہ ملک نصیب نہوا۔ منتصر کا رنگ فق ہوگیا اور بچھونون کو جلوا دیا۔

واضح ہو کہ اسوقت مین ترک بھی سلطنت مین ایک برابر کے حصہ دار ہوگئے تھے کہ جسکو وہ چاہتے تھے وہی خلیفہ ہو جاتا تھا۔ یہہ ترک خوارزم اور ماوراء النہر سے بندی باز خرید ہوکر آتے تھے اور

اسکا اصل سبب تہا کہ تاتار چین کے بادشاہ انہین اُسطرف سے دبا کر
عمل اسلام کی طرف نکالتے تہے ادہر کی سرحد پر آتے تہے تو اسلام کو قوی
پاتے تہے اور مغلوب ترکون کے سردار انہین اسلام کے حکام کو تحفہ
تحایف مین دیتے تہے یا بیچ ڈالتے تہے یا لڑائیون مین بندی ہوجاتے
تہے - وہان سے مال غنیمت مین تحفہ کے طور پر خلیفہ کے دربار مین آتے
تہے اور خلفا کی بے تدبیری سے فرعون بے سامان ہوجاتے تہے
حق پوچہو تو ایسی فوج کا سلطنت مین رکہنا نہایت خطرناک ہے چنانچہ
خلفا نے انہین عرب کا زور گہٹانے کے لئے مالک شمشیر کیا
انہون نے دیکہا کہ عرب کا مطلب ہمارے ذاتی مطلب کے خلاف ہے
پس خلیفہ کی دی ہوئی تلوار سے ہاتہ انہین پر صاف کئے
بلا شبہ یورپ مین ایک دفعہ دو مرتبہ (روم قدیم) مین غلامون کی
فوج خاصہ نے زور پکڑ کر تاج سلطنت کو اپنے ہاتہ مین اٹہا لیا تہا کہ جسکے سر پہ
چاہتے تہے رکہدیتے تہے وہی حال یہان ہوگیا - چنانچہ متوکل کو
آپ ہی خلیفہ کیا پہر بیٹے کے ہاتہ سے اسے مروادیا - اور اسیطرح
ورق کتاب کی طرح برابر سلطنت کو الٹتے رہے - چنانچہ بیان آیندہ
سے واضح ہوگا -

مُستَعِین بِاللہ ابُو العبّاس احمد ابن مُعتَصِم

بُغا کبیر اور بُغا صغیر اور نامش ترک سردارون نے مشورہ کیا کہ
خاندان کو پدر کشی کے جرم مین سلطنت سے خارج کرنا چاہئے اسلئے

مستعین ابن معتصم کو ۸۶۲ (۲۴۸) سنہ میں مسند نشین کیا۔ مگر دو برس ہی برا
ترک سرداروں میں فساد ہوا مستعین سامرہ سے بھاگ کر بغداد میں چلا
آیا۔ اُدھر چند ترکوں نے بلایا مگر وہ نہ گیا۔ اُنہوں نے معتز
کو اپنا خلیفہ کر لیا اور لشکر لیکر مستعین پر آئے اہل بغداد اسکے
طرفدار ہو گئے کئی مہینے تک لڑائی رہی اور قحط اور قتل کی آفت
لوگ تنگ آ گئے۔ آخر مستعین کی معزولی پر صلح ہوئی۔ اور مستعین
۸۶۶ (۲۵۲) سنہ میں قتل ہوا۔ اس خلیفہ نے لمبی لمبی ٹوپیوں کو خوشنما کیا اور
آستینوں کو بڑھا دیا۔ اسی کو اسکی علامت سلطنت سمجھنا چاہیئے

معتز باللہ محمد ابو عبد اللہ ابن متوکل

معتز ۸۶۶ (۲۵۲) سنہ میں مسند نشین ہوا۔ اس سے بڑی چوک یہہ ہوئی کہ جو ترک
لوگ اسکے ساتھ تھے مگر پھیری ترکوں کو صاف نہ کر دیا۔ ۱۹ برس کا نوجوان تھا
اور نہایت خوبصورت تھا۔ پہلے خلفاء کچھ چاندی کا زیور پہنا کرتے تھے اسنے
سونے کے زیور سے سواری کی۔ تاجوں اور سپہ سالاروں کو عزل و نصب اسکے
عہد میں بھی ہے صالح ابن وصیف ایک ترک زبردست سردار تھا کہ معتز
بھی اوس سے ڈرتا تھا۔ سپاہ کے سرداروں نے کہا کہ ہماری تنخواہ اگر
چاہئے دیں تو ہم اُسکا قصہ پاک کر دیں۔ ادھر سے اسنے معتز کی ماں
۵۰ ہزار دینار تقسیم تنخواہ کے لئے مانگا اُسنے صاف جواب دیا۔ آخر نوبت
یہاں تک پہنچی کہ فوج مسلح ہو کر حرم سرا کے دروازے پر آئی۔ او...
معتز کو طلب کیا اسنے کہا کہ میں دوا پی ہے ضعف کے مارے آ نہیں

المعتمد علی اللہ ابو العباس ابن متوکل

۲۵۶ھ میں مقام جوسق کے قیدخانہ سے نکلکر مسند نشین ہوا۔ اسکا
بھائی موفق بڑا قابل اور نیک تہا کہ بھائی کی سلطنت کا نہایت خوبی سے
بندوبست کیا۔ معتمد کو موسیقی کا بہت شوق تھا۔ خود بھی گاتا بجاتا
تہا اور رات دن راگ رنگ عیش و عشرت میں رہتا تہا کہ لوگ اس
سے بیزار ہوگئے ۔

احمد بن طولون مصر میں اور یعقوب صفار خراسان میں خود سر
ہوگئے۔ آل زنج سے بہبود قادیجی نے بغاوت کی اور بلاد اسلام
کو لوٹ مار سے تباہ کردیا۔ بہتکہا مسلمان اور سادات قتل و غارت
کئے۔ یہانتک کہ ایک ایک کے پاس ۱۰۰ علوی عورتین خدمتین تہین
موفق نے اسپر فوج کشی کی اور خاطر خواہ سزا دیکر سب قیدیونکو چہڑایا
اور بہبود کا سر کٹ لایا۔ اس دن تمام بغداد میں عید کی طرح خوشی ہوئی
اور قیدیون کو لیکر اپنے اپنے گہر وہاں پہونچایا تمام آدمی بہی طبرستان وغیرہ
میں مخالفت کرنے لگے ۔

موفق نے دیکہا کہ سلطنت میں بڑا ضعف ترکونکے فساد سے ہے چنانچہ
اسکا بھی قرار واقعی بندوبست کیا

پہر افسوس ہے کہ معتمد نے خیرخواہ بھائی کیطرف سے بے اعتماد ہوکر ابن طولون
حاکم مصر سے سازش کی کہ آخر کو خود قید ہوگیا ۔

اہل فرنگ نے بھی دو دفعہ حملے کئے ایک دفعہ شہر لوقہ اور دوسری دفعہ

دبا دیکو اور انجیرونہ اور موتبل وغیرہ تک آ سے ۔ جنگل کے اعرابی

سنہ ۸۹۱ — سنہ ۲۷۸

کعبہ کی پوشش اوتار کر لیگئے سنہ ۸۹۱ میں موفق کے مرنے سے

سنہ ۸۹۲ — سنہ ۲۷۹

معتمد کی خاطر جمع ہوئی تھی کہ سنہ ۸۹۳ میں خود بھی مرگیا

المعتضد باللہ احمد ابو العباس

معتضد - موفق - کا بیٹا تھا - چچا کی جگہ مسند نشین ہوا - نہایت شجاع اور

حبیب تھا - اور ساتھ اسکے نہایت سخت مزاج اور خونریز تھا چنانچہ لوگ اسکو

سفاح ثانی کہتے تھے مگر اس سخت مزاجی کا نتیجہ اچھا ہوا کہ تمام مفسد

فرو ہوگئے - ممالک فرنگ کی طرف سے بھی امن رہا بلکہ فتوحات تازہ ہوئیں

سکوریہ بلاد روم سے فتح کیا - البتہ قرامطہ نے بہت ندر مچایا

خمارویہ طولونی نے اپنی بیٹی خلیفہ کو دی - کہ زر و مال اور لونڈی غلام

سنہ ۹۰۲ — سنہ ۲۸۹

کے علاوہ تین صندوق جواہرات کے بھرے ہوئے تھے آخر سنہ ۹۰۲ میں مرگیا

المکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد

باپ کی مسند پر بیٹھکر حسن انتظام سے سب کو خوش کیا - اور جو جو مکان اور باغ لوگوں

سے اپنے محلوں کے لئے لیلئے تھے وہ واپس کردے - جنگ روم میں انطالیہ فتح کیا

سنہ ۹۰۸ — سنہ ۲۹۵

اور مال بے قیاس لوٹ میں پایا - مگر قرامطہ نے اسکے عہد میں بھی بڑا شور کیا آخر سنہ ۹۰۸ میں مرگیا

مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر ابن معتضد

چھوٹی سی عمر میں نمک حلال وزیر کی صلاح سے تخت نشین ہوا - امور سلطنت میں

---

* اسقدر قوی تھا کہ اکیلا شیر کا مقابلہ کرسکتا تھا ۔ ابو سعید قرامطی سنہ ۲۸۶ میں ظاہر ہوا جسنے البحرین

اس پاس میں خلیفہ کے لشکر کو کئی بار شکست دی مکتفی باللہ کے عہد میں یحییٰ بن زکرویہ قرامطی نے خروج پایا اور کئی دفعہ خلیفہ کو شکست دی

سو ہزار آدمی سنہ ۔۔۔ میں مارا گیا اور اسکی جگہ اوسکا بھائی حسین کھڑا ہوا *

* معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ نے خلفائے عباسیہ میں سے اپنا نام ۔۔۔ سے ۔۔۔ کے ساتھ مشہور کیا *

حاکم کرنا چاہیئے جسمین ہمین ہی کچھہ اختیار رہے ۔ چنانچہ القاہر باللہ باتفاق
رای تخت نشین ہوا مگر افسوس کہ مقتدر کی اولاد کو قتل کیا ۔ مال مصر
استقصا مین ناپلاتہی اسپر سخت جرمانہ ڈالا ابن مقلہ واضع خط نسخ جسکو خود بلا کر
وزیر کیا تہا اُسنے اور مونس اور اکثرون نے متنفر ہوکر ارادہ فساد کا کیا قاہر
قہر الہی کی طرح انکے پیچھے پڑا انکی فوج ہوئے ۔ کئی دیوارون مین چنے گئے
ابن مقلہ کا گھر جلا دیا اور وہ خود بھاگ گیا اسنے یہہ دانائی کی کہ مفسدون کو
تو اسطرح ڈرا کر بٹھا دیا اور فوج کی تنخواہ بانٹ دی ۔ مگر ابن مقلہ نے نجومی سے
سازش کرکے ترک سردارون کے ذہن نشین کیا کہ اِسکو سال قاہر مقہور ہوجائیگا
انجام اسکا یہہ ہوا کہ سنہ ۳۲۲ھ مین امرا پھر باغی ہوگئے اُسے اندہا کرکے نکالدیا اور
راضی باللہ کو خلیفہ کیا ۔ عبرۃ نامہ جمعہ کو اندہے فقیرون مین بیٹہکر بہیک
مانگتا ہوا مسجدون مین پڑا پھرتا تہا اور مصیبت کے دن بھرتا تہا

۳۲۲

راضی باللہ ابو العباس

مقتدر کے بیٹے کو سب نے ملکر تخت پر بٹہایا ۔ اور راضی باللہ لقب ہوا ابن مقلہ
وزیر ہوا ۔ مگر اخیر کو ایک سازش کی تحریر ابن مقلہ کے ہاتھہ کی دیکھی گرفتار ہوکر ہاتھہ کاٹے
گئے ۔ علم تاریخ و انساب و شعر مین راضی باللہ کو کمال تہا بلکہ اسکے بعد
پھر کسی خلیفہ کا کلام تدوین نہین ہوا نہ کسینے ممبر پر اپنا خطبہ پڑہا ۔
اسکے عہد مین اول ابن رائق وزیر نے اختیار کلی بہم پہنچا کر راضی کو ایک
تصویر بے کار کردیا پھر بجکم ماکانی غلام نے اپنی قوت سے امیر الامرا کے
خطاب حاصل کرکے مسند حکومت پر جلوس کیا ۔ اسکے علاوہ تمام شہرون مین

ابو علی محمد بن علی بن حسن بن عبداللہ معروف ابن مقلہ ماہ شوال ۲۷۲ھ مین پیدا ہوا ۔ اور سنہ ۳۲۸ھ
مین مرگیا اتفاق [illegible]

ملوک طوائف کا عالم ہو گیا۔ اور راضی کے پاس سوائے بغداد کے اور کچھ نہ تھا
فاطمیہ مصر مین ناصر الدین اللہ اندلس مین کمال اولوالعزمی سے فتوحات
حاصل کرتے تھے اور اپنے نام کے سکے اور خطبے جاری کرتے تھے سامانیہ۔ فارس
و ماوراء النہر مین نشان شاہی اڑا رہے تھے۔ دیالمہ کا بھی ستارہ چمکنے کا موصل
دیار بکر وغیرہ بنی ال حمدان تھے۔ آخر سنہ ۳۲۹ھ مین راضی باللہ فوت ہوا

۹۴۰ء

المتقی باللہ ابواسحق (ابراہیم ابن مقتدر)

خلیفہ وقت کو ملک گیری سے کچھ غرض نہ تھی۔ امرا کہ تمام غلام ترک تھے آپس مین
کٹتے مرتے تھے کہ خلیفہ ہمارے قابو مین رہے متقی حقیقت مین ایک متقی
پرہیزگار رہتا۔ اوسکا قول تھا کہ میرا مصاحب مصحف مجید ہے پہلے ہی سال مین
قبۃ الخضراء ایک عالیشان عمارت کثرت بارش سے گر پڑی۔ یہہ مکان کہ
عباسیہ کی عظمت و شوکت کا نمونہ تھا منصور کا بنا یا تھا۔ اٹھ ہاتھ ارتفاع
اور نیچے ۲۰ × ۲۰ گز کا ایوان تھا۔ گنبد پر ایک سوار کی مورت بنی تھی
اسکے ہاتھ مین نیزہ تھا آل حمدان نے بریدیہ وغیرہ اکثر مفسدون کو مار
کر ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کے خطاب حاصل کئے

۹۴۲ء

سنہ ۳۳۱ھ مین اہل روم نے ارزن اور میافارقین وغیرہ پر فوج کشی کر کے
ہزارون آدمیون کو قید کر لیا۔ آخر یہہ پیغام بھیجا کہ وہ رومال جس سے حضرت
عیسیٰ نے منہہ کا پسینہ پونچھا تھا اور چہرہ کا نشان اوسپر پڑ گیا تھا۔ وہ
خلیفہ کے پاس ہے اگر ہمین دیدین تو ہم قیدیونکو چھوڑدین۔ چنانچہ فقہا نے
پہلے تو اسکے بھیجنے مین تامل کی مگر آخر کو بھیجا گیا اور ہزارون قیدی رہا ہوئے

آل حمدان اسکے عہد مین صاحب قوت رہی مگر دارالخلافہ سے منحرف تہین

۳۳۳ھ — ۹۴۴ء

آخر سنہ ۳۳۳ (۹۴۴) مین ایک دفعہ خلیفہ بغداد کو آتا تہا۔ توزون امیر استقبال کو نکلا سامنے آکر پیادہ ہوا اور سلام کرکے قید کر لیا۔ انگوٹھی اور چادر اور چھڑی خلافت کی لے لی اور اندہا کرکے بغداد مین داخل کر دیا

المستکفی باللہ ابو القاسم عبداللہ

۳۳۴ھ — ۹۴۵ء

مستکفی کو توزون نے تخت خلافت پر بٹھایا مگر بیس دن ہی گذرے تھے کہ سنہ ۳۳۴ (۹۴۵) مین احمد بن بویہ نے جو اهواز وغیرہ مین قوت پکڑ رہا تھا بغداد پر یورش کی۔ تمام ترک اِدہر اُدہر بہاگ گئے۔ ناچار خلیفہ خود نکلا اور اوس سے ملکر اظہار خورسندی کیا کہ تمہاری بدولت ترکان [illegible] سے خلاصی ہوئی۔ چنانچہ دونون ساتھ بغداد مین داخل ہوے۔ احمد کو امیر الامرا معز الدولہ کا لقب مل گیا اسنے تمام خزاین و دفاتر پہ قبضہ کرکے اپنے نام کا سکہ جاری کر دیا اور خلیفہ کے اخراجات ضروری کے لئے ۵۰۰۰ دینار روزانہ مقرر کر دئے۔ بداقبالی یہہ ہوئی کہ محل کی عورتون کا پہلے سے زور چلا آتا تہا قہرمانہ ایک عورت نے خلیفہ کے لئے جشن منعقد کیا اور اسمین معز الدولہ کو بھی بلایا۔ وہان اسے وہم ہوا کہ شاید میری گرفتاری کا ارادہ ہے۔ اسلئے دوسرے بار خلیفہ کو پکڑ کے اندہا کر دیا اور قہرمانہ کی زبان کاٹ دی۔

المطیع للہ ابو القاسم فضل (بن جعفر المقتدر)

۳۳۴ھ — ۹۴۶ء

سنہ ۳۳۴ (۹۴۵) مین معز الدولہ نے مقتدر کے بیٹے ابو القاسم کو المطیع للہ لقب دیا اور خود کل امورات کا بندوبست کیا ابو منصور [illegible]

ہو کر فاطمیہ نے بڑی بڑی ترقیاں کین ۔ مگر حاکم خراسان
نے خود بخود اسکا خطبہ پڑھا مطیع نے خوش ہو کر
(سنہ ۳۴۶) فرمان اور نشان بھیجا سنہ ۳۴۶ھ مین جزیرہ اقریطش اہل روم (سنہ ۹۵۷)
(سنہ ۳۵۴) نے لے لیا اور حدود کے علاقہ دبا لئے سنہ ۳۵۴ھ مین بادشاہ (سنہ ۹۶۵)
روم نے حدود اسلام کے پاس قیساریہ تعمیر کیا کہ فوج کشی
کے وقت کام آئے ⁂

(سنہ ۳۵۷) سنہ ۳۵۷ھ مین کافور اخشیدی کے مرنے سے دیار مغرب مین فاطمیہ (سنہ ۹۶۷)
کی دولت نے بہت قوت پکڑی چنانچہ ادھر لباس سیاہ اور خطبہ مین عباسیہ
کا نام تبدیل ہو گیا ۔ بلکہ اہل بیت کی نام داخل ہو گئے ۔ ساتھ اسکے انتظام مملکت
اور کاروبار تجارت و زراعت بھی ادھر خوب رونق پر آئے ۔ ادھر اسیقدر عباسیہ
کا زوال ہوتا گیا ۔ مطیع باللہ آخر آل بویہ کے زیر سایہ ۲۹ برس بسر کر کے
(سنہ ۳۶۳) فالج مین مبتلا ہوا اور سنہ ۳۶۳ھ مین اسکا بیٹا جانشین ہوا (سنہ ۹۷۴)

الطائع للہ ابو بکر عبد الکریم (بن المطیع)

اسکے عہد مین آل بویہ کے امرا کا زور و شور رہا اور آخر کی جھگڑے و دشمن کشت و خون
ہوتی رہی عضد الدولہ کی خطاب پھر تاج الملۃ کا طرہ زیادہ ہوا ۔ اکثر سرگروہ
اسنے چند سال کے عرصہ مین بہ قضائے الٰہی فوت ہوئے ۔ اولاد انکی [illegible]
پہ آئی ۔ اور آل عباس کی عظمت لوگو کے دلو مین بہت کم
ہو گئی ۔ آخر طائع کو بھی مسند سے اوترنا پڑا ۔ اور شعرا نے اسکی ہجو مین
(سنہ ۳۸۱) ہین آخر سنہ ۳۸۱ھ مین چند سال قادر باللہ خلیفہ کے پاس بسر کر کے سنہ ۳۹۳ھ (سنہ ۹۹۱)

مین مرگیا

قادر باللہ ابو العباس احمد ابن اسحاق

سنہ ۳۸۱ھ سنہ ۹۹۱ء سنہ ۳۸۱ھ مین آل بویہ کی تجویز سے مسند خلافت پہ بیٹھا۔ مگر انتظام کیطرف اسطرح
سنہ ۴۲۲ھ سنہ ۱۰۳۲ء متوجہ ہوا کہ ان لوگون کو اسقدر اختیار نرہا آخر سنہ ۴۲۲ھ مین فوت ہوا

القائم بامر اللہ ابو جعفر عبد اللہ (بن القادر باللہ)

سنہ ۱۰۳۲ء سنہ ۴۲۲ھ مین تخت نشین ہوا اور اسکے عہد مین دولت دیالمہ کا تو خاتمہ ہوا۔ مگر خلفا کے
سایہ کے لئے طغرل بیک سلجوقی کی دولت کا چتر فارس و ترکستان پر چھایا تھا چنانچہ
ارسلان ترکی بساسیری ایک سردار وار الخلافہ مین ایسا اوٹھا کہ تمام امرا و
حکام اوس سے ڈرتے تھے اور خطبون مین اوسکے لئے دعائین ہوتی تھین
خلیفہ نے اسکی نیت خراب دیکھ کر ابو طالب محمد ابن میکائیل طغرل بیک
کو لکھا۔ قائم بساسیری کے قبضہ مین آگیا۔ آخر جنگ عظیم کے بعد بساسیری
مارا گیا۔ اور طغرل بیک نے تمام فسادون کا انتظام کر کے رکن الدین
سنہ ۱۰۶۲ء کا خطاب حاصل کیا سنہ ۴۵۵ھ مین قائم نے اپنی بیٹی اسے دی
اور اب ان فتحیاب اقبال مندون کے لئے خطاب اور القاب عطا ہونے لگے
چنانچہ پہلے سلطان کے لقب سے الپ ارسلان کے لئے خطبہ مین دعا ہوئی
اسنے روم کیطرف بھی فتوحات عظیم حاصل کین قائم کی سلطنت بغداد ہی پر
قائم تھی دیالمہ اور بساسیری سے خلاصی پاکر بھی کچھ آزادی کا مزہ پایا
سنہ ۴۶۷ھ یہی معلوم ہوا کہ گویا اپنے سر کی تبدیلی کی ہے۔ آخر سنہ ۴۶۷ھ مین فوت ہوا

المقتدی بامر اللہ ابو القاسم عبد اللہ

* ترکمان مین سیئر کو کہتے ہین

سنہ ۴۶۷ھ — سنہ ۱۰۷۵ء

سنہ ۱۰۷۵ء (۴۶۷) مین جب یہہ صاحب اقبال مسند نشین ہوا تو شرایع حنیفہ کی تعمیل کے لئے تاکید کی مگر اب اُن خلفا کی خلافت اتنی ہی تھی کہ جس ملک مین کوئی صاحب اقبال پیدا ہوتا اُسے کلاہ - گلوبند - کپڑے اور خلعت وغیرہ تبرک کے طور پہ بھیج دیتے اور اپنی بزرگی قایم رکھتے -

جزیرہ انطاکیہ مین بھی رُوم پر فتحیابی اور یوسف تاشفین نے مراکش سے اظہار اطاعت کرکے فرمان طلب کیا - چنانچہ مقتدی نے خلعت فرمان اور نشان امیر المسلمین کا خطاب بھیجا سنہ ۱۰۹۱ء (۴۸۴) مین کل جزایر صقلیہ فرنگیون نے لیئے ملک شاہ سلجوقی نے اپنی بیٹی کا نکاح مقتدی سے کیا تھا چنانچہ سنہ ۱۰۸۷ء (۴۸۰) مین بیحد خزانے کے ساتھ روانہ کیا - اور اِس دہوم دہام سے شادی ہوئی کہ تمام بغداد کے لوگ حیران ہو گئے - مگر دولہا دولہن مین کچھہ ایسی ناموافقت ہوئی کہ دولہن اپنے باپ کے دارالملک مین آن بیٹھی سنہ ۱۰۹۲ء (۴۸۵) مین ملک شاہ خود آیا اور مقتدی کو بہت سختی سے پیغام بھیجا کہ بغداد سے نکلو اور جہان چاہو چلے جاؤ - خلیفہ نے کہا کہ ایک مہینے کی مہلت دو اُسنے کہا ایک ساعت کی بھی نہین - غرض خلیفۂ وقت نے بڑی مشکل سے دس دن کی مہلت لی مگر اتفاق تقدیر سے اسی عرصہ مین سنہ ۱۰۹۲ء کے اندر ملک شاہ مرگیا - اور یہہ بات خلیفۂ وقت کی کرامت مین شمار ہوئی

سنہ ۱۰۹۴ء (۴۸۷) مین مقتدی بھی دفعتہً مرگیا

مستظہر باللہ ابو العباس احمد (ابن مقتدی باللہ)

اب سلجوقیون کے ہاتھ تخت خلافت تھا چنانچہ سلطان برکیارق سلجوقی کی تجویز سے مستظہر خلیفہ ہوا اِسکی خلافت بسبب کثرت ہنگامون کے عہد خلفا

مین داخل نہین ہو سکے۔ اہل روم نے بلنسیہ (والینشیا) لیلیا۔ ۱۰۹۵ء سنہ ۴۸۹ھ مین ۶ سیارے برج حوت مین جمع ہو گئے تمام نجومیون نے حکم لگایا کہ طوفان ہو گا سیارے برج مین جمع ہوئے تھے غالب ہے کہ یہی طوفان آئے مگر انکا حکم ہوائی ہی گیا

۱۰۹۶ء سنہ ۴۸۹ھ مین اہل فرنگ نے قسطنطنیہ سے لیکر شام تک طوفان مچا دیا اور مشہور ہوا کہ سلجوقیون کی قوت سے گھبرا کر فاطمیہ نے انہین اشارہ کیا تھا

۱۰۹۹ء سنہ ۴۹۲ھ مین فرنگ نے بیت المقدس لیلیا اور ۱۱۰۲ء سنہ ۴۹۵ھ مین شروج حیفا۔ ارسوف۔ قیساریہ وغیرہ فتح کیا ۱۱۰۹ء سنہ ۵۰۳ھ مین فرنگ نے کئی برس کے محاصرہ کے بعد طرابلس کو بھی لے لیا ۱۱۱۰ء سنہ ۵۰۴ھ مین زرہ کثیر و بجبر اسلام نے صلح چاہی مگر پھر ملتوی رہی۔ اسکے عہد مین عراق عرب کی طرف باطنیہ کا بھی کئی دفعہ غلغلہ ہوا۔ ۱۱۱۸ء سنہ ۵۱۲ھ مین مستظہر مر گیا

مسترشد باللہ ابو منصور فضل (ابن مستظہر)

اس خلیفہ نے کچھ اور ڈھنگ نکالا یعنی آپ مہمات خلافت کا انتظام کیا اور بذات خود فسادون کے دبانے اور لڑائیون کے سرانجام مین معروف ہوا اسی باعث عامہ خلائق کے دلون مین محبت پیدا کی۔ سرگروہ مفسد نکلے اس سے بہت گھبرائے سلجوقیونکو بھی خاطر مین نہ لایا جب نوبت پہنچی کہ خطاب سلطان لینا چاہا تو اسنے صاف جواب دیا مسعود سلجوقی سلطان ملکشاہ کے پوتے نے فدائی ملحدون سے سازش کر کے

۱۱۳۴ء سنہ ۵۲۹ھ مین مروا ڈالا اور نعش کو مراغہ کے مدرسہ اتابکی مین جو اتابکون کے نام سے موسوم ہے مدفون کیا *

+ دیکھو حال ملاحدہ کا فاطمیہ اور اسماعیلیہ مین *

یہہ خلیفہ نہایت فصیح و بلیغ شاعر تہا چنانچہ اسیری کے وقت بہی اسنے چند شعر
کہے جو اسکی شجاعت اور استقلال طبیعت پر گواہی دیتے ہین متحمل استقدر
تہا کہ ایکدفعہ بعض غلامان اہل دربار نے بیہودہ دیوان آکر اسکو برا بہلا کہا اور اسنے حسن تفہیم
مین ٹال دیا اسکی تمکنت جلال اہل خدمت نے کہا کہ اس سے زیادہ بیغیرتی اوٹہانیکی ہمین تاب
نہین شرف الدین انوشیروان اسکے وزیر نے کہا کہ مین ۳۰ برس سے اسی
بیغیرتی کے زیر سایہ وزارت کرتا رہا ہون تم ایک بات مین گہبرا گئے
یہہ وزیر اکثر علوم و فنون خصوصاً انشای عرب مین یگانہ روزگار تہا۔ چنانچہ ہر
فن مین ایک کتاب بہی مرتب کی اور ابو القاسم نے مقامات حریری اوسی کے
نام پر تصنیف کی۔

راشد باللہ ابو جعفر منصور (ابن مسترشد)

باپ کے بعد سریر خلافت پر بیٹہا۔ مگر مسترشد نے جو روپیہ دینے کا وعدہ کیا
وہ سلجوقیون نے طلب کیا۔ اودہر مسعود سلجوقی نے سلجوقیون سے ملکر جمعیت
بہم پہونچائی اور اپنے رعب وداب سے راشد کو دبانا چاہا اور خواستگار
اطاعت و بیعت کا ہوا لیکن راشد کی غیرت نے گوارا نہ کیا اور لشکر کی
تیاری کا حکم دیا مسعود نے بغداد پر حملہ کیا اور اس ہنگامہ مین ۵۳۲ھ ۱۱۳۷ء کے اندر راشد
مقتول ہوا۔

سنہ ۵۳۲ — ۱۱۳۷ء

المقتفی لامر اللہ ابو عبد اللہ (ابن مستظہر)

اگرچہ یہ [illegible] نام خلیفہ کا [illegible] المقتفی لامر اللہ اختیار کرو یا کہ ایک بیدار [illegible]
مین تہا نہ ایک بات کا اچہا تہا [illegible] اصلاح کر سکے [illegible] فتنہ زمانہ۔ سے

رنگ بدلا مسترشد بھی مر گیا اور سلجوقیوں میں آپسکے فسادنے ضعف پیدا کیا ادہر فاطمیہ کا آفتاب ڈہلنے لگا ۔ ادہر مقتفی کا اقبال چمکا ۔ وقت کو غنیمت جانکر عراق عرب جو بنام نہاد الجزیرہ مابین الخضا دجلہ و فرات واقع ہے اوسپر قابض ہوگیا اور خلیفہ بنا ۔ سب نے اوسکی اطاعت منظور کی اور اوسنے بھی اسقدر اجازت دی کہ خطبہ میں میرے نام کے بعد سلطان کا نام بھی پڑہا جاوے اور تمام امورات کا انتظام شروع کیا

اہل تاریخ کہتے ہیں کہ بہادری اور شجاعت اور ظاہری وجاہت میں معتصم کے بعد ایسا خلیفہ کوئی نہیں ہوا ۔ ابن جوزی کہتا ہے کہ اسسے پہلے خلفاء فقط نام کے خلیفہ رہ گئے تھے اسکے قدم سے گویا خلافت پہر پہیلا میں ماہ ربیع الاول سنہ ۵۵۵ھ / ۱۱۶۰ء میں فوت ہوا

سنہ ۵۵۵ | ۱۱۶۰ء

اَلْمُسْتَنْجِدُ بِاللّٰهِ اَبُو الْمُظَفَّر (ابن المقتفی)

جب مسند خلافت پر بیٹھا تو تمام مفسدوں کو سزائیں دیں اور قید کر دیا ۔ اسی مخبروں اور چغلخوروں سے دلی عداوت تھی ۔ ایک دفعہ کسی نامی مخبر کو قید کیا ۔ اسکے دوست نے عرضی دی کہ اگر آپ اوسے رہا کردیں تو ۱۰ ہزار دینار حضور میں داخل کردوں ۔ مستنجد نے کہا اگر ویسا مخبر تو اور لے آوے تو دس ہزار دینار میں انعام دیتا ہوں ۔

---

* تمام ملک جو مابین دجلہ اور فرات کے واقع ہیں اونکا الجزیرہ کہتے ہیں اور اوسکے جنوبی حصہ کو عراق عرب بولتے ہیں ۔ دریائے کیسپین کے جنوبی جانب عراق عجم ہے ۔ اصفہان و طہران و ہمدان وغیرہ بڑے بڑے شہر اسکے مشہور سمجھے جاتے ہیں ۔

لغات: لغت میں عراق کے معنی کنارہ کے ہیں چونکہ عراق عرب اور عراق عجم دونوں دریا کے کنارہ پر واقع ہیں اسلئے عراق کہے جاتے ہیں

یہہ خلیفہ علم انشا اور نظم و نثر مین مہارت کامل رکہتا تہا اور آلات ریاضی
کا عامل تہا۔ امیر اسد الدین شیر کوہ نے ۵۶۲ھ (۱۱۶۶) مین مصر پر فوج کشی کی
حاکم مصر نے فرنگ سے مدد منگا کر اُسے ہٹا دیا دوسرے برس فرنگ
نے آکر قاہرہ کو گہیر لیا۔ حاکم مذکور کی مدد کو اسد الدین پہر پہنچا اور کامیاب
ہوکر وزیر مصر ہوا مگر ۵۶۴ھ (۱۱۶۸) مین مرگیا۔ اور صلاح الدین جسکا ذکر عنقریب آنیوالا
ہے اسکی جگہ مسندنشین ہوا ۵۶۶ھ (۱۱۷۰) مین مستنجد بہی مرگیا۔

المستضیٔ بالله ابو محمد حسن (ابن یوسف المستنجد)

۵۶۷ھ (۱۱۷۱) مین اسکے ضیای اقبال سے صلاح الدین کی بدولت فاطمیہ کا
چراغ اقبال گل ہوگیا اور تمام بلاد مصریہ مین اسی کے نام کے خطبے پڑہے
گئے وجہہ اسکی یہہ ہوئی کہ ملک مصر جس مین کئی سو برس سے فاطمی خاندان
اس قوم و نام سے حکومت کرگذرا اور شہر قاہرہ جسکی بنیاد اسکے قدم سے
قایم ہوئی اسمین ایک بیگانے آدمی کا گہس آنا کچہہ آسان بات نہین تہی
اسلیے صلاح الدین نے مصلحت اسمین دیکہی کہ تمام فاطمیون کے زور سے یہان
نکل جاسکے۔ چنانچہ یہی مفہوم اسکا ٹہیک بیٹہا۔ کہ خلیفہ کے نام اور
سمت و انتظام سے کام بنگیا ۵۷۵ھ (۱۱۷۹) مین مستضیٔ بالله کا خاتمہ ہوا ایک بیٹا

الناصر لدین الله احمد ابو العباس (ابن المستضیٔ)

یہہ خلیفہ ساتہہ حسن تدبیر اور شجاعت کے بڑا صاحب اقبال تہا۔ تمام ملوک الطوائف
استیصال کردیا جو مزاحم ہوا اسے گرایا۔ [illegible] ان کی کوبا اسکے

[illegible] دولت السلجوقیہ کا [illegible] اسمٰعیل نے [illegible] مین بنایا تہا۔

ہوا باندہ وہی ۔ رعایا مین چہوٹے سے لیکر بڑے تک سب کا حال اُسے معلوم
رہتا تہا ۔ یہانتک کہ لوگ کہتے تہے اسے علم غیب ہے ۔ یا جنّات کی امداد ہے
ملک ملک مین اُسکے جاسوس موجود تہے ۔ اور ڈہنگ اُسکے ایسے یاد تہے کہ مخالف
بادشاہون کو ملا دیتا تہا اور وہ نہ سمجہتے تہے ۔ مخالف سلطنتون کو لڑا دیتا تہا اور
لوگ نہ جانتے تہے ۔ خوارزم شاہ کا ایلچی جب آیا اور سربمہر مراسلہ پیش کیا
تو اُسنے بے کہولے سب مطالب کے جواب دیئے ۔ ایک معاملہ ایلچی مازندران سفارت
کے ساتہہ گذرا کہ اُسکو بہی یہی یقین ہوگیا ۔ ترکستان کی رعایا نے دور دراز کی
سمجہکر بغاوت کی اور وہ بغاوت فقط اِسکی باتون سے فرو ہوگئی جب صدرِ جہان
فاضل جلیل سمرقند سے روانہ ہوئے تو اُنکے ساتہہ بہت سے فقیہہ بہی چلے
ایک ایک کے پاس نہایت گران بہا گہوڑا تہا ۔ لوگون نے کہا کہ اسے نہ لیجاؤ خلیفہ لے
لیگا اسنے کہا کہ مجہسے کوئی نہین لے سکتا ۔ خلیفہ کو خبر لگی ۔ اسنے فوت اشارہ کیا عیارون نے
رستہ مین سے گہوڑا اوڑا لیا جب وہ علما بغداد مین آئے اور ملازمت کیوقت
خلعت اور انعام و اکرام ہوئی تو اُس فقیہہ کو خلعت کے ساتہہ وہی گہوڑا اُسنے دیا
فقیہہ مذکور رونے لگا اور بیہوش ہوکر گر پڑا ایسی ایسی باتونسے لوگونکے دلونپر
اِسکی ہیبت اِسقدر چہائی ہوئی تہی کہ اہل ہند اور مصر اس سے اتنا ہی ڈرتے تہے
جتنا اہل بغداد ۔ اندلس اور اندلس کے بڑے بڑے شہرونسے لیکر سرحد چین تک
اِسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا ۔ باوجود اِسکے خوش خلق اور ظریف تہا ۔ اِسکے
احکام اور تحریرون کے لطف لوگون مین ضرب المثل تہے ۔ مگر نتیجہ اُن تدبیرونکا
یہہ ہوگیا کہ اِسکے مخالف اور پریشان احکام سے لوگ تنگ آکر جلا وطن ہوگئے

اور اسکو ظالم سمجھنے لگے - مذہب امامیہ کی طرف مایل تہا - یہانتک کہ اسکے سامنے ابن جوزی سے سوال ہوا کہ بعد پیغمبر صاحب کے افضل کون تہا - ناصر کی ہیبت کے مارے بجز اسکے کچہہ نہ کہہ سکا مَن کَانَ بِنتُہٗ فِی بَیتِہٖ +

۱۱۸۶ — سنہ ۵۸۲ھ میں نجومیوں نے حکم لگایا کہ حضرت نوح کے وقت میں ۶ سیارے برج سرطان میں جمع آئے تہے تو طوفان آب آیا تہا - اِس سال ۶ سیارے میزان میں آئے ہیں کہ برج بادی ہے - ابکی دفعہ کرہ خاک بربادہو جائیگا لوگوں نے مارے ڈر کے زمین میں غار اور تہ خانے بنالیے اور کئی کئی ہفتہ کی خوراک کہہ لی مگر جس رات کا وعدہ تہا اُس رات ہوا سے چراغ تک بہی گل نہ ہوا

۱۱۸۷ — سنہ ۵۸۳ھ میں صلاح الدین نے بہت سے بلاد شام فرنگ سے واپس لیئے او مشہد مُقدّس جو ۹۱ برس سے اُنکے قبضہ میں تہا وہ بہی لے لیا

سنہ ۵۸۹ھ میں صَلَاحُ الدّین سلطان مصر مرگیا اور بیٹا اوسکا تخت نشین ہوا اسی سنہ میں سلطان طُغرل بیگ کے مرنے سے دولت سلجوقی کا بہی خاتمہ ہوا

۱۱۹۴ — سنہ ۶۰۱ھ میں اہل فرنگ نے قُسطنطنیہ پر قابض ہو کر اہل روم کو نکالدیا ۵۸ سال سے اِس ملک میں سلطنت کرتے تہے اور بعد اسکے سنہ ۶۶۰ھ [۱۲۶۱] تک اُنکے پاس رہی -

۱۲۶۱ —

۱۱۹۹ و ۱۲۱۸ — سنہ ۶۰۶ھ میں تتار کا فساد شروع ہوا سنہ ۶۱۸ھ [۱۲۱۸] میں فرنگ نے پہر حملے کیئے اور دمیاط اور اِسکی نواحی کے بہت سے شہر نیل کے کنارے کے جہے سے سلطنت اسلامیہ اسطرف ضعیف ہوگئی سُلطان کامل بادشاہ مصر

+ اِس فقرہ کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہہ کہ جسکے گہر میں اسکی بیٹی ہو - دوسرے یہہ کہ جسکے بیٹی اُسکے گہر میں ہو -

تو مجبور ہوکر اُنکے روکنے کے لیئے منصورہ شہر آباد کیا اور فصیل قایم کر کے چھاونی ڈالی - دوسرے سال دمیاط پھر واپس لے لیا ۔ سنہ ۱۲۲۰ھ میں قاہرہ کا مصر میں ایک مدرسہ مسمّٰی بہ دار الحدیث قایم ہوکر مدرس بٹھائے گئے

سنہ ۱۲۲۰

سنہ ۱۲۲۱ مامون کے عہد سے کعبہ پر دیبا کی پوشش ہوتی تھی سنہ ۱۲۲۲ھ میں ناصر نے دیباے سبز کا غلاف چڑھا کر سیاہ کیا چنانچہ اب تک وہی رسم جاری ہے

سنہ ۱۲۲۲

محمد خوارزم شاہ ناصر کی سختیوں سے بگڑا اور خوارزم سے ۳ لاکھ سوار خنجر گذار لیکر چلا - مطلب اسکا یہ تھا کہ سلجوقیوں کی طرح میں بھی خلافت پر قابض ہو جاؤن - ناصر نے شیخ شہاب الدین سہروردی کو بطور ایلچی کے فہمایش کے لئے بھیجا وہ ہمدان میں آکر شامل لشکر ہوئے اور اُس بادشاہ جلیل الشان کی بارگاہ تک بڑی مشکل سے باریابی دیکھا تو شاہ تکیہ سے پیٹھ لگائے بیٹھا تھا مگر شیخ کو نہ جواب سلام دیا نہ بیٹھنے کی اجازت دی - شیخ نے کھڑے کھڑے ایک خطبہ ادا کیا اور آل عباس کے فضایل میں بہت سی حدیثیں پڑھیں اور ناصر کے بھی بہت سے اوصاف بیان کئے خوارزم شاہ نے کہا کہ ناصر ان صفات سے بالکل عاری ہے بغداد میں پہونچکر ایسے صاحب اوصاف کو خلیفہ کیا جائیگا شیخ واپس ناکام پھرے - مگر راہ میں خوارزم شاہ کے لشکر نے برف سے اسقدر نقصان اوٹھایا تھا کہ سوائے الٹا پھرنے کے کچھہ نہ بن آیا وہ پھر خود چنگیزخان کی بلا میں گرفتار ہو گیا - غرض اسیطرح ۴۷ برس زور طالع سے خلافت کا نقارہ بجا کر سنہ ۱۲۲۵ھ میں ناصر فوت ہوا -

سنہ ۶۲۲   سنہ ۱۲۲۵

ظاہر بامر اللہ ابو نصر محمد (ابن ناصر الدین اللہ)

۵۲ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا کسی عالم نے اسکی عمر پر اشارہ کر کے کہا کہ الا تنقیس یعنی تم نہ پہلو گے۔ یہ سنکر بولا کہ گر بگڑ گیا اسنے کہا خدا عمر کو برکت دی۔ جواب دیا کہ عصر کے بعد دوکان جو کہولی وہ کیا کمائیگا۔ مگر منصف اور خدا ترس ایسا تہا کہ عمر ابن عبد العزیز کے بعد پہر کوئی خلیفہ ایسا نہین ہوا لاکہون روپیہ نقد و جنس اور املاک حقداروں کو واپس کر دیے اکثر کہا کرتا تہا کہ عصر بعد دوکان کہولی ہے کچہہ نیک کمائی کر لینے دو۔ ہزارون خط لفافے بند اسکے حجرہ مین پڑے تہے کسینے پوچہا کہ انہین کیون نہین کہولتے کہا کہ کیا دیکہون چغل خوریان ہونگی۔ ایک دن خزانہ مین گیا۔ داروغہ نے کہا کہ تمہارے بزرگونکے وقت مین یہہ خزانے بہرتے تہے۔ جواب دیا کہ خزانے خالی کرنے کو لئے ہین بہرنے کو لئے نہین۔ جمع کرنا سوداگرون کا کام ہے آخر سنہ ۶۲۳ ہجری مین فوت ہوا

سنہ ۱۲۲۶ — سنہ ۶۲۳

مستنصر باللہ ابو جعفر منصور (ابن ظاہر بامر اللہ)

یہہ خلیفہ اپنے باپ کا خلف الرشید تہا۔ اوصاف نیک کے علاوہ یہہ کارنامہ اسکا ہمیشہ عالم مین یادگار رہے گا کہ ایک مدرسہ عظیم الشان بنایا کہ مستنصریہ اسکا نام رکہا جسکا خرچ سالانہ ۳۴ ہزار سونا تہا جسکی قیمت ۶۲۵۴۴۴ روپے سنہ ۶۲۵ ہجری مین تعمیر شروع ہوئی۔ اور سنہ ۶۳۳ مین تمام ہوئی ۱۶۰ بوجہہ کتب تحفہ کے خلیفہ کی طرف سے آئے۔ ۲۲۸ فقیہہ مذاہب اربعہ کے داخل ہوئے اور ۴ مدرس ایک شیخ حدیث۔ ایک شیخ نحو۔ ایک شیخ طب۔ ایک شیخ ذوالیقین تہا۔ [illegible] بڑی خانہ بہی مدرسے کے ساتہ تہا کہ ہر قسم کا کہانا اور مٹہائیان اور میوے

مدرسین اور طلبا کو ملتے تھے اور بہت سی زمین اور املاک اسکی اخراجات کے لئے
وقف تھے متولی اسکا مؤید الدین ابو طالب علقمی تھا ؀

سنہ ۶۳۴ھ

سنہ ۶۳۴ تک درہم یعنی چاندی کا سکہ نہ تھا - ویسا ہی کم اگر کبھی کو دینا ہوتا تھا تو
چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ دیتے تھے مستنصر نے درہموں پر سکہ لگایا چنانچہ
تاجروں اور سوداگروں اور جوہریوں کو جمع کرکے بٹھایا اول ایک خطبہ
پڑھا اور بعد اسکے دعا سے خیر کرکے حکم عام جاری کردیا - ایک دن
مستنصر خزانہ میں گیا اور اشرفیوں کے خزانہ پہ کھڑا ہوا - ایک شخص
مصاحبوں میں سے متبسم ہوا اسنے سبب پوچھا عرض کی کہ آپ کے دادا کے وقت
میں ایک دفعہ آیا تھا تو اسکو بھرا ہوا پایا تھا بعد اسکے آپکے باپ کے وقت میں ویسا ہی
خالی دیکھا اب دیکھتا ہوں کہ خالی ہوا چلا جاتا ہے مستنصر نے کہا کہ خدا مجھے اتنی
مہلت دے کہ بالکل صاف کردوں

ایک دن کوٹھے پر کھڑا تھا کہ لوگوں کے کوٹھوں پر کپڑے پھیلے ہوئے ہیں سبب
پوچھا تو عرض کی کہ کل عید ہے لوگوں نے کپڑے دھو دھو کر سکھائے ہیں افسوس
کرکے کہا کہ اہل بغداد اب ایسے مفلس ہوگئے کہ نئے کپڑے بھی انکے پاس نہیں رہے
اور بہت سے سونے کے غلّے بنوائے اور حکم دیا کہ غلیل میں رکھکر لوگوں کے گھروں
میں پھینکو تاکہ انکے ہاتھ آجائیں - ساتھ اسکے بڑا بہادر تھا کہ جیسی فوج اسنے جمع
کی تھی ایسی سوا ایک دو خلیفوں کے اور کسی کو نصیب نہیں ہوئی تھی
جب تاتاریوں کے لشکر نے ادھر کا رخ کیا تو یہ مقابلہ پیش آیا اور شکست فاش دی
[illegible] نے مہلت دی [illegible] ان [illegible] میں دفن کرگئے

سنہ ۱۲۴۲ھ تا سنہ ۱۲۵۶ھ (مستعصم باللہ)

سنہ ۱۲۴۲ھ میں تیرا جلی کا نشانہ ہوا **مستعصم باللہ ابو احمد عبداللہ** خلافت اور خلافت کی شان وشوکت کا اسپر خاتمہ ہوا ہم غلام زرین کمر اسکے سامنے دست بستہ حاضر رہتے تھے۔ اور ۲۴ ہزار سوار اسکے باورچی خانے سے کہانا کہاتا تھا۔ ایک پتھر جبر اسود کے رنگ کا دار الخلافت کے آستانہ پر رکہا رہتا تہا جسکو لوگ چومتے چاٹتے تھے اور نشستگاہ کے جھروکے میں سے ایک اطلس سیاہ کی آستین لٹکتی رہتی تہی کہ غلاف کعبہ کی طرح اسی آنکھوں سے لگاتے تہے اگرچہ نمایش کے سب سامان بہی ہوتے تہے مگر اندر کچھہ نہ تہا۔ کیونکہ حقیقت میں ارکین دربار نے فقط اسکی شہزادہ مزاجی اور سادہ لوحی کے سبب سے اسی خلیفہ کیا تہا کہ یہ اپنے خیالوں میں مبتلا رہے ہم جو چاہینگے سو کرینگے مؤید الدین علقمی اسکا وزیر اختیار رکہی رکہتا تھا اور جو چاہتا تہا سو کرتا تہا کہی ایک باتوں پر ناراض ہوا ہلاکو خان چنگیز خان کے پوتے کو اشارہ کیا جسنے آکر نہ فقط بغداد کو برباد کیا بلکہ خاندان عباسیہ کا بالکل استیصال کردیا۔ اسکے عہد میں سنہ ۱۲۴۹ھ میں اہل فرنگ نے پہر دمیاط فتح کرلیا مگر سنہ ۱۲۵۲ھ میں عز الدین ملقب بہ معز مصر کا حاکم ہوا اور دمیاط کو دوبارہ حاصل کیا۔

سنہ ۱۲۴۹ھ

سنہ ۱۲۵۴ھ

---

* عز الدین مملوک ملک صالح کے غلاموں میں تہا جب کہ سنہ ۱۲۵۳ھ میں لشکر مملوک نے فساد کرکے ملک معظم غیاث الدین آخری شاہزادہ خاندان ایوبی کو قتل کیا تو اوسکی جگہہ یہہ تخت نشین ہوا اور معز کا خطاب اسنے حاصل کیا۔ اسے کثرت ازدواج کا زیادہ شوق تہا دوسری شادی کا ارادہ کیا مگر سنہ ۱۲۵۵ھ میں پہلی بیوی نے رشک سے مروا ڈالا ✣

ترکتازِ اہلِ تتار کی بغداد پر

مُستعصِم کے باپ کی نگاہ ہمیشہ تتار پر تہی اگرچہ اپنی فوجکو بہت بڑہایا تہا
اور لشکر کو قوت بخشی تہی مگر اہلِ تتار سے صلح مصلحت آمیز کے رستہ چلتا تہا
مُستعصِم سادہ مزاج کے وزیر بے تدبیر نے فوج کو کم کیا اور ایسی طرح ڈالی کہ
کوئی خبر خلیفہ تک نہ آنے دیتا تہا اور ارکانِ دربار کو کہتا تہا کہ وحشت ناک خبرین
سنا کر خلیفہ کو پریشان خاطر نہ کرو - غرض ۶۵۵ھ مین خوارزم شاہ کو خوار
اور تمام خراسان و ایران کو ویران کرکے لوٹتے کوٹتے مارتے دہاڑتے
بغداد تک آ گئے چنانچہ فوج خلافت نے شکست کہائی اور عین یوم عاشورا کو
شہر کا محاصرہ ہوگیا - وزیر بدتدبیر نے مُستعصِم سے کہا کہ آپ کچھہ فکر نہ کرین
مین نے صلح کا بندوبست کرلیا ہے ہلاکو خان آپکی خدمتگذاری کو اپنا فخر سمجھتا ہے
اب مصالحت یہہ ٹہہری ہے کہ خلیفہ اپنے فرزند سے اسکی بیٹی کی شادی کرلے
سلطنت اور خلافت گہر کی گہر مین رہیگی اور شاہان تتار سلاطین سلجوقیہ کیطرح
خدمتگذار رہینگے غرض اسی طرح رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہونچی کہ مُستعصِم کو
ارکانِ دولت اور بزرگانِ آلِ عباس کے ہمراہ ہلاکو کے لشکر مین لے گیا
اور الگ خیمہ مین اوتارا - پہر علما اور فقہا کو مجلس عقد کے شمول کے بہانہ وہان طلب
کیا - یہہ لوگ جوق جوق جاتے تہے اور قتل ہوتے تہے بعد اسکے پل باندہ کر
لشکر بغداد مین داخل ہوا - دار السلام بغداد جسکا دروازہ صدہا سال تک
بوسہ گاہ خلائق رہا وہان بانگ شمشیر کے سوا کسی زبان آور کو دم مارنے
کی جگہہ باقی نہ رہی - ترکون نے سب قرباد ... کتب خانے اسقدر دریا برد

۶۵۶ھ

۱۲۵۸ء

کے کر دجلہ کا پانی لال ہو گیا۔ مستعصم پہلے ہی گلا گھونٹ کر مارا گیا تھا
اور لاش اسکی تشہیر ہوئی تھی۔ اس شہادت سے زیادہ کون شاہد حال ہوگا
سلطنت کی شان و شوکت تو درکنار عظمت خلافت بھی خاک میں ملگئی
اس عالم میں کیا معلوم ہو کہ ۴۰ دن کی قتل عام میں کشتگان بیگناہ
کا کشتہ کیا ہوا ہوگا

غرض تخت خلافت اور دار الخلافہ کو برباد کرکے تتار نے مصر کا رخ کیا وہاں
منصور علی ابن المعز المملوک خورد سال صرف ایک نام کا بادشاہ تھا
اور امیر سیف الدین قطز معزی اسکے باپ کا غلام اتابک* کے طور پر حکومت
کرتا تھا۔ سب نے ملکر قطز مذکور کو بادشاہ مستقل ٹھیرایا اور مظفر
کا خطاب دیا۔ لشکر سب طرف سے مقابلہ کے
لئے جمع ہوا۔

۱۲۵۹ء ۶۵۸ھ

سنہ ۱۲۵۹ ۶۵۷ میں تاتاری فرات سے اوترکر حلب کو قتل کرتے ہوئے
دمشق میں پہونچے اور شاہ مصر کا ارادہ کیا کہ لشکر مملوک** بھی آپہونچا

* اتابک اتالیق اور سپہ سالار کو کہتے ہیں کیونکہ ترکی میں اتا معنی باپ اور بک معنی صاحب کے

** سنہ ۱۲۱۵ میں سیف الدین کے پوتے ملک صالح نے لشکر مملوک کو غلامان زرخرید سے بنایا چنانچہ جب [illegible]
چنگیز خان کی لڑائیوں سے بازار بردہ فروشی کا خوب گرم ہوا تو صلاح الدین یوسف کے پوتے نے بھی کئی ہزار غلام
نو عمر بیش بہا مول خرید لئے خصوصاً چرکس کے گورے گورے نوجوان کوہ کاکس کے رہنے والے اور بہت سے
لئے چنانچہ اونمیں سے ۱۲ ہزار کو فوج میں بھرتی کرکے مملوک کے نام سے نامزد کیا
اور یہ صلاح الدین حقیقی بھائی سیف الدین اور بانی مبانی خاندان سلاطین
ایوبی کا تھا جسکا خاندان فاطمیہ کے بعد مصر پر بھی تسلط ہوا +

اور اس گھمسان کی لڑائی ہوئی کہ ترکان تاتاری کو بھاگتے کے
سوا آگا پیچھا نہ سوجھا۔ بے تعداد مارے گئے اور بے انتہا لوٹے
گئے۔ آخر الامر مظفر اپنے نام کی برکت سے مصر
پہنچ کر مظفر ہوا۔

۱۲۶۰ ۔ ۶۵۸ھ

سنہ ۱۲ ۔ ھ میں بعض امراء کی مخالفت کی سازش سے تیر کے زخم سے
مارا گیا اور اوسکی جگہ بیبرس مملوک بانی مبانی خاندان
بحاریہ جو لشکر مصر میں سردار تھا تخت نشین ہوا اور لقب
ملک ظاہر کا اختیار کیا۔

اسکا زمانہ خلیفہ سے خالی تھا مگر احمد ابن الظاہر جو اس
حل قتل میں بھاگا ہوا تھا کہیں سے آ پہونچا۔ جونہی کہ
ملک ظاہر بیبرس کو خبر ہوئی تو ارکان دولت کے ساتھ
آپ اوسکی خدمت میں پہونچا۔ چنانچہ علماء کے سامنے خاندان
کی تحقیق ہوئی اور خلیفہ ہو کر مستنصر کا لقب ملا بعد اسکے
اسے مصر میں لائے اور سب لوازمات خلفا نوکر چاکر رکھکر
ایک بزرگ زادہ یا پیر زادہ کی طرح مسند پہ بیٹھا یا مگر چھ مہینے کے بعد
انتشار پھیلی باہمی اور قتل بغداد پیش واقع ہوا۔ اس طوفان
بے تمیزی میں مستنصر تو ایسا غائب ہوا کہ پتا بھی نہ لگا
مگر حاکم بامر اللہ جو مستنصر نمو کے سامنے
اپنا چراغ نہ جلا سکا تھا اب اوسکی شمع امید روشن ہوئی۔

اسی کی نسل سے سنہ ۹۲۳ء تک مملوک چرکسی* کے خاندان کے زیر دامن ۱۵ پشت تک برائے نام خلیفہ کہلاتے رہے - یہانتک کہ مُتَوَکِّلْ نامی خلیفہ کو سُلطانِ سَلیم عُثمانی اپنے ساتھہ اِسْتَنبُول مین لے آیا اور چند روز کے بعد پھر مِصْر جانے کی اجازت دی مُتَوَکِّلْ مذکور بھی سنہ ۹۴۵ھ مین فوت ہوا - اور خلفاے عباسیہ کے ساتھہ خلافت کا نام و نشان نیست و نابود ہو گیا - *

تمت

*سنہ ۱۳۸۲ مین دولت الملوک چرکسیہ نے خاندان بہاریہ کو نیست و نابود کرکے خاندان چرکسیہ کو بنایا اوسکی حکومت اور شان و شوکت سنہ ۱۵۱۷ء تک مصر مین قایم رہی بعد ازان سلطان روم عثمانیہ نے مصر پر فوج کشی کرکے لشکر مملوک کو شکست دی قاہرہ فتح کیا اور راتمان بی کو جو آخری سردار خاندان چرکسیہ سے تہا قاہرہ مین پہانسی دیا - جو فتوحات ایشیا مین خاندان بہاریہ نے حاصل کی تہین سب سلطان سلیم عثمانی کے قبضۂ اقتدار مین آگیئن *

سرداران لشکر مملوک سے عہد و پیمان کرکے انتظام مصر کا ۲۴ بیگ [illegible] اختیار [illegible] اور انکو بدستور اپنے اپنے رتبہ پر بحال رکہا اور یہہ تجویز ہوا کہ ایک پاشا [illegible]

کی طرف سے باب عالیہ سے مقرر ہو کر قاہرہ مین رہے اور مملوکون کی طرف سے
شیخ البلاد بمنزلہ سفیر کے سمجھا جاوے جب کوئی مفسدہ یا ہنگامہ برپا ہو تو ہر ایک گفتگو
اسی کے وساطت سے بارگاہ سلطانی مین ہوا کرے ؎

سنہ ۱۷۹۸ء مین بوناپارٹ نپولین اول فرانسیس نے بڑی شکست فوج مملوک کو دی
اسکے بعد سنہ ۱۸۱۱ء مین میر محمد علی پاشا نے مصر کے مملوکون کو جلسہ کے بہانہ بلوا کر
مروا ڈالا اور اکثر نام ونشان فوج مملوک کا صفحہ دنیا سے محو کر دیا۔

فہرست سلسلہ وار اُن خلفا کی جو بعد وفات حضرت محمد مصطفیٰؐ کے سنہ ۱۱ ہجری سنہ ۶۳۲ عیسوی سے خلافت کرتے رہے

نمبر شمار	اسامی خلفاء	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	سنہ ۱۱	سنہ ۶۳۲
۲	حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ	۱۳	۶۳۴
۳	حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ	۲۳	۶۴۴
۴	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۳۵	۶۵۶
۵	حضرت حسن ابن حضرت علی رضی اللہ عنہما	۴۰	۶۶۱

خاندان امیہ جنکی حکومت دمشق میں قائم رہی

نمبر شمار	اسامی خلفاء	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	امیر معاویہ اوّل	۴۲	۶۶۱ و ۶۶۲
۲	یزید ابن معاویہ	۶۰	۶۷۹ و ۶۸۰
۳	معاویہ دوم ابن یزید	۶۴	۶۸۳ و ۶۸۴
۴	عبد اللہ ابن زبیر	۶۴	۶۸۴
۵	مروان ابن حکم	۶۴	۶۸۴
۶	عبد الملک ابن مروان	۶۵	۶۸۴ و ۶۸۵
۷	ولید ابن عبد الملک	۸۶	۷۰۵
۸	سلیمان ابن عبد الملک	۹۶	۷۱۴ و ۷۱۵

۹	عمر ابن عبد العزیز	۹۹	۷۱۷ و ۷۱۸ء
۱۰	یزید دوم ابن عبد الملک	۱۰۱	۷۱۹ و ۷۲۰ء
۱۱	ہشام ابن عبد الملک	۱۰۵	۷۲۳ و ۷۲۴ء
۱۲	ولید دوم ابن یزید ابن عبد الملک	۱۲۵	۷۴۲ و ۷۴۳ء
۱۳	یزید ناقص ابن ولید	۱۲۶	۷۴۳ و ۷۴۴ء
۱۴	ابراہیم ابن ولید	۱۲۶	۷۴۴ء
۱۵	مروان حمار بن محمد جو تخت سے اوتارا گیا اور قتل ہوا	۱۲۷	۷۴۴ و ۷۴۵ء

خاندان عباسیہ جنکا دار الخلافہ بغداد تھا

۱	ابو العباس سفاح	۱۳۲	۷۴۹ و ۷۵۰ء
۲	منصور دوانیقی	۱۳۶	۷۵۴ و ۷۷۵ء
۳	المہدی ابن المنصور	۱۵۸	۷۷۴ و ۷۷۵ء
۴	الہادی ابن المہدی	۱۶۹	۷۸۵ و ۷۸۶ء
۵	ہارون الرشید ابن المہدی	۱۷۰	۷۸۶ و ۷۸۷ء
۶	امین ابن الرشید	۱۹۳	۸۰۹ و ۸۱۰ء
۷	مامون ابن الرشید	۱۹۸	۸۱۳ و ۸۱۴ء
۸	ابراہیم ابن المہدی	۲۰۲ و ۲۰۳	۸۱۷ و ۸۱۹ء
۹	المعتصم باللہ ابن الرشید	۲۱۸	۸۳۳ و ۸۳۴ء
۱۰	الواثق باللہ ابن المعتصم	۲۲۷	۸۴۱ و ۸۴۲ء
۱۱	المتوکل علی اللہ ابن المعتصم	۲۳۲	۸۴۶ و ۸۴۷ء

۱۲	المستنصر باللہ ابن المتوکل	۲۴۷	۸۶۱ و ۸۶۲
۱۳	المستعین باللہ ابن محمد ابن معتصم	۲۴۸	۸۶۲ و ۸۶۳
۱۴	المعتز باللہ ابن متوکل	۲۵۲	۸۶۶ و ۸۶۷
۱۵	المہتدی باللہ ابن واثق	۲۵۵	۸۶۸ و ۸۶۹
۱۶	المعتمد علی اللہ ابن متوکل	۲۵۶	۸۶۹ و ۸۷۰
	موفق باللہ ابن المتوکل	۲۵۸ تا ۲۷۸	۸۷۱ تا ۸۹۱
۱۷	المعتضد باللہ ابن موفق	۲۷۹	۸۹۲ و ۸۹۳
۱۸	المکتفی باللہ ابن معتضد	۲۸۹	۹۰۱ و ۹۰۲
۱۹	المقتدر باللہ ابن معتضد	۲۹۵	۹۰۷ و ۹۰۸
۲۰	القاہر باللہ ابن معتضد	۳۲۰	۹۳۲
۲۱	الراضی باللہ ابن مقتدر	۳۲۲	۹۳۳ و ۹۳۴
۲۲	المتقی باللہ ابن مقتدر	۳۲۹	۹۴۰ و ۹۴۱
۲۳	المستکفی باللہ ابن متقی	۳۳۳	۹۴۴ و ۹۴۵
۲۴	المطیع للہ ابن مقتدر	۳۳۴	۹۴۵ و ۹۴۶
۲۵	الطائع للہ ابن مطیع	۳۶۳	۹۷۳ و ۹۷۴
۲۶	القادر باللہ اسحاق ابن مقتدر	۳۸۱	۹۹۱ و ۹۹۲
۲۷	القائم بامر اللہ ابو جعفر عبداللہ ابن قادر	۴۲۲	۱۰۳۰ و ۱۰۳۱
۲۸	المقتدی باللہ ابو القاسم عبداللہ ابن محمد ابن قائم بامر اللہ	۴۶۷	۱۰۷۴ و ۱۰۷۵

۲۹	المستظہر باللہ ابن مقتدی	۴۸۷	۱۰۹۴و۱۰۹۵
۳۰	المسترشد باللہ ابن مستظہر	۵۱۲	۱۱۱۸و۱۱۱۹
۳۱	الراشد باللہ ابن مسترشد	۵۲۹	۱۱۳۴و۱۱۳۵
۳۲	المقتفی بامر اللہ ابن مستظہر	۵۳۰	۱۱۳۵و۱۱۳۶
۳۳	المستنجد باللہ ابن مقتفی	۵۵۵	۱۱۶۰
۳۴	المستضی بامر اللہ ابن مستنجد	۵۶۶	۱۱۷۰و۱۱۷۱
۳۵	الناصر الدین اللہ ابن مستنجد	۵۷۵	۱۱۷۹و۱۱۸۰
۳۶	الظاہر بامر اللہ محمد ابن ناصر	۶۲۲	۱۲۲۵
۳۷	المستنصر باللہ ابو جعفر ابن ظاہر	۶۲۳	۱۲۲۶
۳۸	المستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ	۶۴۰	۱۲۴۲و۱۲۴۳

سنہ ۱۲۵۸ء سنہ ۶۵۶ھ میں ہلاکو خان مغل چنگیز خان کے پوتے نے بغداد کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور مستعصم کو قتل کیا ۔

تبصرہ

سال ہجری کا پندرہویں یا سولہویں تاریخ ماہ جولائی سنہ ۶۲۲ء سے شروع ہوتا ہے اور شمار اسکا چاند کی حرکتوں پر منحصر ہے اور سال عیسوی کا حساب سورج کی حرکتوں پر منحصر ہے اگر سنہ ہجری سے سنہ عیسوی معلوم کرنا چاہو تو طریق اسکا یہہ ہے کہ سنہ ہجری میں سے فیصدی ۳ عدد منہا کرکے باقی ماندہ کو ۶۲۱،۵۴ میں جمع کرو یا سنہ ہجری کو ۰،۹۷ میں ضرب دیکر حاصل ضرب کو ۶۲۱،۵۴ میں ملاؤ - ان دونوں صورتوں میں جو حاصل جمع آوے وہ سنہ عیسوی متصور ہوگا -

his version—his test being a satisfactory answer to the question: "would a native, acquainted with the subject and desirous of teaching it in the most simple manner to those natives to whom it was quite new, express himself in this way?" Unless this is the adapter's practice, he will teach *sounds* but not *ideas*. Of course, in *scientific* terminology, whose words represent *facts* or *things*, it is practically immaterial by what combination of sounds the fact or thing is made known. Still, without some imagination and power of assimilation, no one, however great his purely linguistic attainments, can hope to write either "science" or "literature" for the Native of India, so as to be really understood.

In conclusion, I venture to express a hope that this treatise may also prove of some use to those European Students of the History and Literature of Muhammadanism, who may be acquainted with Urdu. As far as I know, no brief summary of these subjects has as yet been written in any Language. I also trust that this small work will commend itself to those aspirants for "honors" in Urdu who may require a reading-book in that Language, in addition to those already prescribed.

Notice regarding Second Edition.

The first edition of 700 copies of Part I. having long been exhausted and there being a considerable demand for this treatise, a second edition has been prepared with the assistance of Maulvi Faiz-ul-Hasan and of Maulvi Ghulam Mustafa, to whom my best thanks are due.

A second edition of Part II., of which 1,000 copies were printed, is also in course of preparation.

13*th December* 1879.

---

or Dickens into Italian. In the case of Oriental languages, the difficulties are increased to such an extent as almost to justify the assertion that most European books cannot be translated at all into them —but that they have to be *re-written.* Even in the translation of the New Testament, whose language and spirit is so very "Eastern," into such Oriental Languages as Arabic, Turkish and Urdu, the full meaning of the original (or *our* interpretation of it or the association which has grown up with it) is rarely rendered. As an instance, I would refer to the 24th Chapter of the Gospel of St. Matthew, in the Turkish version of Turabi, which, I believe, contains 108 mistakes against grammar and sense.

In Urdu we do not want translations; we want "adaptations." We do not, for instance, require Mill's Political Economy translated, but the *subject* of Political Economy introduced into Urdu in a popular form. The same view holds good with regard to History, Metaphysics and Literature generally, where we want the *subjects* treated in a simple and idiomatic manner, and not the translations of writers *on* these subjects.

What I venture to propose is, I believe, a more useful task than mere translation. Translations, such as have hitherto appeared, seem, as a rule, only to require a Dictionary and a docile Munshi; versions, so intelligible that a lad of fourteen could thoroughly understand them, require the Author to know the subject on, and the language in, which he writes thoroughly. Indeed, whenever words represent ***thoughts,*** as may be said to be the case with *Literature,* it is necessary to examine the associations with which either the one or the other are connected, and, if no exact equivalent can be found in the foreign language, then the translator should himself *narrate* these associations and, as it were, build up their history, in

fulfilled, which was to impress the Maulvi with the conviction that the history of his country, creed or literature was merely a part of the *Universal History* of human events and thoughts. I, therefore, became anxious to point out how Arabian History had grown into that of Muhammadanism, and how its Literature had influenced the various populations professing that creed. I also endeavoured to show what place the History of Muhammadanism has in the Universal History of civilization. The result of these attempts is the present treatise.

I am fully aware that the literary value of this production is small, but its aim will be fully answered if it inspires any of the Maulvis who may read it with a wish to learn more about, and to examine critically, the great events of his own or foreign History and Literature, which are here so hastily and sketchily referred to. I also hope that this treatise may induce other and more able writers to prepare books in Urdu on useful subjects, on a somewhat similar plan.

I have to express my thanks for the assistance which Maulvi Muhammad Hussain has given me in the preparation of this work. It owes to him any elegance which its Urdu style may possess.

I take this opportunity of pointing out that approved books on Science and Literature, written in any of the European languages, should not be translated, but "ADAPTED" into Urdu. European writers, more especially perhaps those of our own times, appear to delight in generalizing and in the abstract and impersonal, whilst the genius of almost all the "Oriental Languages" is personal, particular, concrete and dramatic. The ordinary difficulties of translation are sufficiently great, even in the case of translation from one European language to another, to render it doubtful whether Shakespeare can be adequately translated into French, Béranger into English,

PREFACE TO THE FIRST EDITION.

THIS treatise has been published for the following reasons. In July 1870 I examined a number of Maulvis in Arabic, who were Candidates for Scholarships in the Panjab University College. I found that in the Panjab, as elsewhere, whilst some of the Maulvis were profound in matters of verbal and grammatical detail to an extent and in a manner scarcely sufficiently recognized by European Orientalists, all were, more or less, ignorant of some of the most prominent facts of Arabian History and Literature. To supply somewhat this defect in their instruction, I first wrote a chronological sketch of Arabian History, then another of Arabian Literature. This, however, was treating an important Branch of Universal History in a somewhat fragmentary and unphilosophical manner. It, no doubt, was necessary to inform the Maulvis that the History of Arabia had a chronological and well-ascertained sequence which did not allow them to consign it to the age of fable, however advantageous such a course might be in stimulating the sense of reverence for the distant or unknown. It was something to point out that Arabian Literature was not confined to commentaries on the Qurán, to a few Law treatises, erotic poems, or to grammars, but that it also embraced numerous and admirable works on Mathematics, History, Medicine, &c., &c. Still the main object of my Sketches would have remained un-

SININ-I-ISLAM,

BEING

A SKETCH OF

THE

HISTORY AND LITERATURE

OF

MUHAMMADANISM,

AND THEIR PLACE IN

UNIVERSAL HISTORY.

FOR THE USE

OF

MAULVIS.

BY

G. W. LEITNER.

PART I.

(The Early History of Arabia to the fall of the Abbasides.)

SECOND EDITION.

LAHORE:

PRINTED AT THE ALBERT PRESS.

18[illegible].